کلام الشیوخ شیوخ الکلام

بفضل حافظ حقیقی دیوان مبارک ارشادی زبان ولایت بیان پناہ عالمیان شاہ جہانیان
عارف باللہ معشوق اللہ الولی الہادی حضرت صاحب قبلہ خواجہ حافظ محمد حبیب علیشاہ چشتی رضوی
المدنی الحیدرآبادی ادام اللہ تعالی برکاتہم وفیوضاتہم علینا الی یوم الدین

دیوان مبارک ثانی

بجہد تمام وسعی مالا کلام المتوکل الی ربہ المعین شیخ حاجی برہان الدین المتوطن بدالاوجہ
سلمہ الغفور کہ غلام حضرت پیر حافظ حبیب دام برکاتہم درسنہ ۱۳۱ ہجریہ المقدسہ در
معمورۂ بمبئی طبع شد

در مطبع محمدی المرتضوی واقع بمبئی طبع شد

باب الالف

رب یسر ولا تعسر وتمم بالخیر وبہ نستعین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مین تری در کا گدا ہون میرے خواجہ بابا
نام پر تیرے فدا ہون میرے خواجہ بابا

طالب وصل ہون دیدار کا ارمان ہے مجھے
دام الفت مین پہنسا ہون میرے خواجہ بابا

جلد دلوادو مجھی خواجہ عثمان کے لئے
تمسے جو چاہ رہا ہون میرے خواجہ بابا

بادشاہ چھوڑکے مادرکو پدرکو اپنی
مین تری در پہ پڑا ہون میرے خواجہ بابا

شہ سلیمان کے لئے میری ہو تقصیر معاف
سر بسر جرم و خطا ہون میرے خواجہ بابا

مجکو اجمیر ہے کعبہ میرا قبلہ اجمیر
تیرا دیوانہ بنا ہون میرے خواجہ بابا

۱۰

اس حبیبِ دلخستہ کو عنایت کیجے
مانگتا در پہ کھڑا ہون میرے خواجہ بابا

۲

یا نظام الحق والدّین اولیا
چشم رحمت سے ادہر دیکھو ذرا

اپنی اپنی حاجتین لیکے سب
در پہ حاضر ہین تیری شاہ و گدا

ہے نہین تیرے سوا میرا کوئی
چھوڑکر یہ در کہان جاؤن بھلا

شیخنا اُنظُر اِلی اَحوالِنا
اس ضعیفِ خستہ کی کیجے دوا

تیرا سلطان السلاطین نام ہے
کر میری بہرِ خدا حاجت روا

عاجز و مسکین تری در کا غریب
کیا ترا دربار ہے صلی علی

شَیخُنَا اُمّی اَبی رُوحی فِدَاک
مَرحبا یا نُورِ عَینِی مَرحبا

در پہ پڑے کی دستگیری کیجئے
آبرو و عزت میری رکہئے ذرا

رحمۃ للعلمین مجہپر رحم
جلد کیجیگا برائے مصطفےٰ

۹ — ۳

عاجز و مسکین حبیب خستہ کا
دو جہان مین کون ہے تیری سوا

نہ کچہہ پروا ستایش کی نہ طالب نیکنامی کا
بہروسا ہے دو عالم مین مجہے انکی غلامی کا

ازل سے حق کیا ہی خاکروب خواجگان چشت
فلک کو رشک آتا ہی مری عالیمقامی کا

خدا خود پاس ہے بیشک رگ جانسی قریب اپنے
اوسی کو دور سمجہون تو سبب ہے اپنی خامی کا

قیامت تک نہ پورا ہو جو چہیڑون ذکر مین انکا
ہمیشہ روز و شب انکی عنایات تمامی کا

کیا خود رفتہ مجکو آج تیری لن ترانی نے
فسونگر تو نی کیسا ڈہنگ ڈالا ہمکلامی کا

اٹھا کر آنکھ ہمسی یار نے ہنسکر یہ فرمایا
رکھا ہی عین کعبہ مین یہ خط تیری غلامی کا

نکچھ ہے پرواہ شاہو کی نکچھ مطلب امیرون سے
ہون کتا حافظی فخری نصیری اور نظامی کا

میرے یہ آرزو اللہ بر لائی قیامت مین
کہ اپنی ہاتھہ سے دامن پکڑ لون اپنی جامی کا

۱۰ ۱۴

خداوندا حبیب جامی کے اوپر رحم ہو تیرا
مین عاجز ہون کمینہ خواجہ ابو اسحاق شامی کا

جہانمین کچھ ن ہے کہئے مثال حافظ کا
کہ بے مثال ہے عزّ و جلال حافظ کا

یہ لن ترانی کی آتی ہے پے بہ پی آواز
جو لینے چاہا کہ دیکھون جمال حافظ کا

نصیب ہوئیگی تب اتحاد کی نسبت
مدام کہئے تو دلمین خیال حافظ کا

تمام جسم مین ہے اونکی آنکھ کے تاثیر
کہ محو دیدہ ہی بس بال بال حافظ کا

ملا ہے جنکے تئین تبہ فنافی الشیخ
وصال حق ہے او نہین بس وصال حافظ کا

کدہر ہے تو دلِ وحشی کہا ہمارا مان
جمالی دلمین تو اپنی جمال حافظ کا

ہزاروں طائرِ دل دم میں صید ہونے لگے
بچہا یا کونسا صیاد جال حافظ کا

او چاٹ ہو دل جاکے باغ جنت مین
جو یاد آنے لگا خط و خال حافظ کا

کسی بشر کے تئین اسقدر کہان رتبہ
خدا سو انہین معلوم حال حافظ کا

۴
فقط حبیب خطاوار ہے تو کیا پروا
ہر اک غلام ہی صاحب کمال حافظ کا
۵

جو ہے اسم حافظ محمد علی کا
وہ ہی نام اللہ محمد علی کا

نحو صرف اس مدرسہ مین نہین ہے
یہان ذکر ہے فعل اور فاعلی کا

یہان طالب علمِ حق کا سبق ہے
سدا ہو رہا عارفی کاملی کا

۹
حبیب علی ہے غلامِ کمینہ
وصی کے وصی کا خدا کے ولی کا
۶

دلا تو نام لیا کر مدام حافظ کا
ہے تیرے خانۂ دل مین مقام حافظ کا

ہوا جو اوسکی گہر انہیں داخل بعیت
عزیزو اوسکو کہو تم سلام حافظ کا

یہ بعد مرگ کے جنت میں حوریں کہتی ہیں
یہ کون آتا ہی دیکھو غلام حافظ کا

اگر ہی طالب معالی جمالی برزخ شیخ
خیال دلمیں تو رکہہ صبح و شام حافظ کا

برائے دفع مہمات کے دلا ہر شب
ہزار بار پڑہا کر تو نام حافظ کا

جلا نا مردونکو ڈبونکی تین تیر الیا
سنبہال کر تو کی کرنا ہی کام حافظ کا

ہی دنیا دار یہان کا فقیر سے بہتر
ہزار ریختہ سے بہتر ہے خام حافظ کا

یہ اتصال کہ مین جسم ہون تو وہ ہی سچ
یہ میری جان ہے تمین قیام حافظ کا

خدا کے حکم سے وقت سوال بولونگا
حبیب بندہ عاجز غلام حافظ کا

یا میری حافظ یا میرے مولیٰ انظر الینا ارحم علینا

تیرے سوا ہی کون میرا انظر الینا ارحم علینا

حاجت روائی اوسکی ہوئی ہی مشکلکشائی اوسکی ہوئی

جو وقت مشکل ورد کے بولا انظر الینا ارحم علینا

تیرے سوائے یا شیخ عالم ہی کون میرا دو نو جہانمین

کونین مین ہی تیرا بھروسا انظر الینا ارحم علینا

اپنی حبیب خستہ کی اوپر رہے عنایت تیری شفقت

مین ہون تمہارا مین ہون تمہارا انظر الینا ارحم علینا

غزل
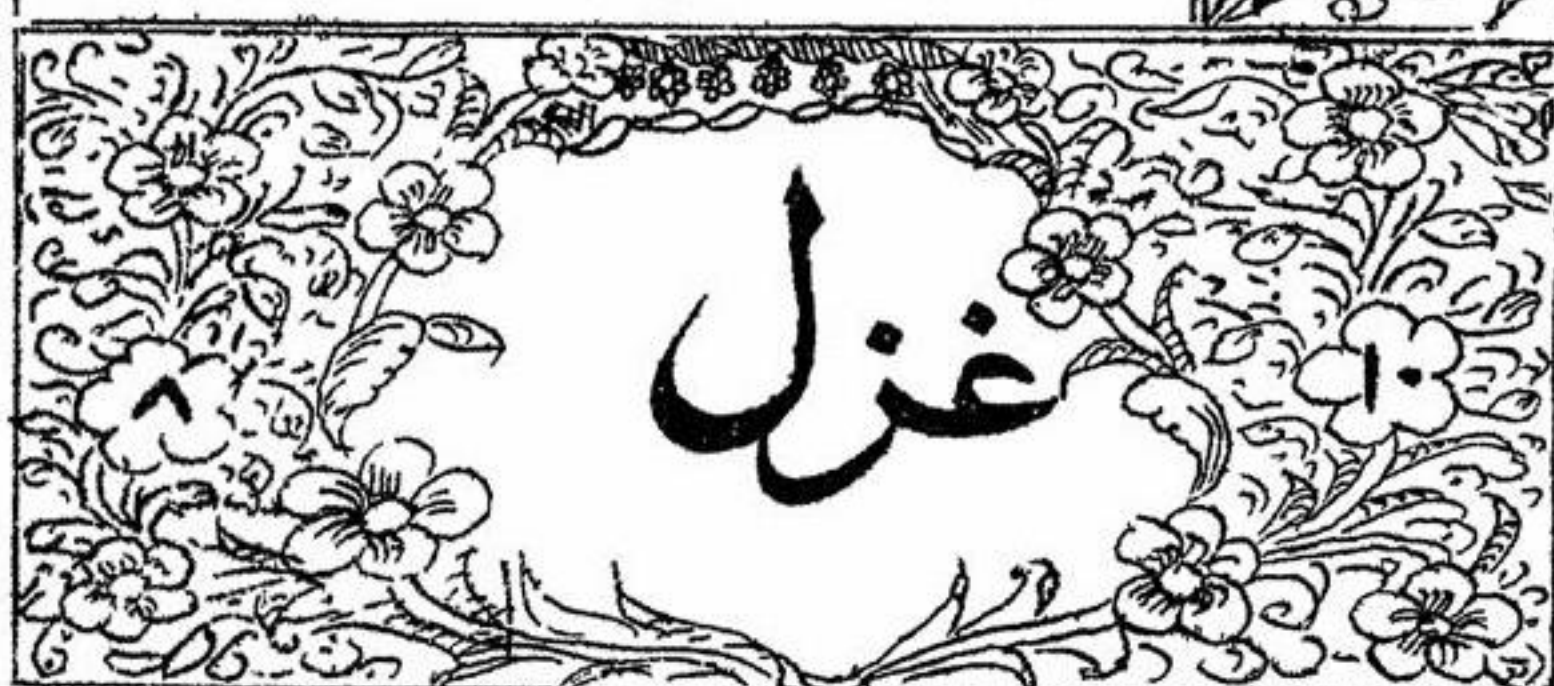
اگر دیکھ لیوے پیارا ہمارا
چمک جا دم مین ستارا ہمارا

مجھے بولتے ہین سگ گوہی حافظ
دلا اوج پر ہے ستارا ہمارا

غضب ناز و انداز غمزے بلا کے
یہ معشوق ہے رشک لیلی ہمارا

اگر تم نہ دیوو تو پہر کون دیوے
بہلا کون ہے بولو شیدا ہمارا

مجھے دیکھ ہنس ہنس کے وہ شوخ بولا
ہے گردن مین الفت کا رشتا ہمارا

مجھے اپنے یاروں کا دلوا دے صدقہ
تو ہندالولی ہے شہنشا ہمارا

بہکاری ہوں کچھ بہیک دلوادو در سے
کہ تو پیر حافظ ہے مولا ہمارا

خیالی ہے ہین خیال صنم مین
بڑہا اسقدر اب تو سودا ہمارا

ق

مین صدقے زبان سے ذرا اتنا بولو
حبیب علی ہے یہ کتا ہمارا

دیا مین اوسے اپنے یاروں کا صدقہ
کدہر جائے اب یہ بیچارا ہمارا

۴ غزل ۹

ہوں سگ مین اونکی گلی کا
خواجہ حافظ محمد علی کا

مین نے مانگا وہ مجکو دلایا
کام اوسکا تہا عاقلی کا

یار و نعمت یہاں لٹ رہی ہے
وقت اب یہ نہیں غافلی کا

ہے حبیب کمین نام لیوا
آل احمد خدا کے ولی کا

۱۰

یا نظام الحق والدین اولیا
چشم رحمت سے ادہر دیکھو ذرا

اپنی اپنی حاجتیں لیکر کے سب
در پہ حاضر ہیں تیری شاہ و گدا

ہے نہیں تیرے سوا میرا کوئی
چھوڑ کر یہ در کہاں جاؤں بھلا

شیخنا انظر الی احوالنا
اس ضعیف خستہ کی کیجئے دوا

تیرا سلطان السلاطین نام ہے
کر میری بہر خدا حاجت روا

عاجز و مسکین تیری در کا غریب
کیا تیرا دربار ہے صل علی

شیخنا امی ابی روحی فداک
مرحبا یا نور عینی مرحبا

در پڑے کی دستگیری کیجئے
آبرو عزت میری رکھئے ذرا

رحمۃ للعلمین مجھپر رحم | جلد کیجیگا برائے مصطفیٰ
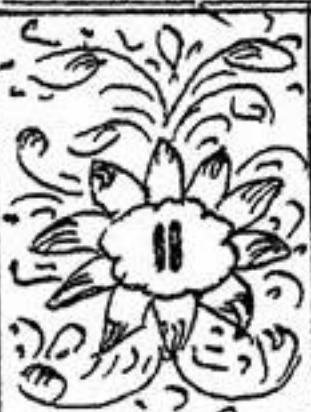
۱۳ عاجز و مسکین حبیب خستہ کا ۱۱
دو جہان مین کون ہی تیرے سوا

رحم کیجئے مجھپہ یا شاہ مینا
کہ دیکھو نڈوبے ہمارا سفینہ

کرون کیا مین لیکے باغ ارم کو
مجھے رشک جنت ہی اسدرگاہ دینہ

یہ دیکھو بیڑ ہی اب سخت مشکل
مدد شاہ مینا مدد شاہ مینہ

خدا کے سوا غیر کو مین ندیکھون
غبار دوئی سی رہے صاف سینہ

نکالو میرے دلسے زنگ دوئی کو
چمک جائے اب میرے دل کا نگینہ

غریبونکی دیجئے مراد دلی
جو ہوتی ہین حاضر بروز ادینہ

مجھے گنج مخفی سے کچھہ دیجئے
ہون محتاج بہر دیجئے میرا خزینہ

میرے دلمین دیجئے محبت خدا کی
نکلجائے سب مجھسے یہ حرص و کینہ

مین نادان ہون مجھکو آتا نہین
سکہادو مجھے اپنے گھر کا قرینہ

یہ مفلس جو کچھہ مانگتا ہے ملے
مرے سجدہ گاہ ہی تیری در کا زینہ

ہی اللہ جمیل یحب الجمال
کھڑی ہین تیری در پہ سارے حسینہ

معطر کرو جسم خاکی کو مرے
عوض عطر کے اپنا دیجے پسینہ

۸
رہے حشر تک میرا روشن چراغ
مدد شہ صفی شہ سعد شاہ مینا
۱۲

مین تیرا ہون تو میرا اُنْظُرْ اِلَیْنَا یا مولٰی

بحر سے کب ہے قطرہ جدا اُنْظُرْ اِلَیْنَا یا مولٰی

دیکھو میرا خستہ حال ہجر کے غمسے دلپہ ملال

آپ سوا ہے کون میرا اُنْظُرْ اِلَیْنَا یا مولٰی

عرض ہی تمسے عالیجناب میری مدد کو پہونچو شتاب

حق نے حکومت تمکو دیا اُنظُر اِلینا یا مولیٰ

جلدی سن میری فریاد شاہا کر میری امداد

پھر امام علی رضا اُنظُر اِلینا یا مولیٰ

اپنا صدقہ دلوا دے جام وصلت پلوا دے
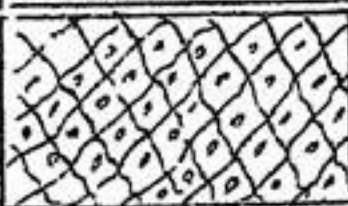
یہ سایل ہے در پہ کھڑا اُنظُر اِلینا یا مولیٰ

شاہ خیر آباد کرو یہ دل غمگین شاد کرو

آپکے در کا مین ہون گدا اُنظُر اِلینا یا مولیٰ

شکل دکھا دے اپنی ذرا تڑپ رہا ہے دل میرا

نقاب رخ سے کرکے وا اُنظُر اِلینا یا مولیٰ

ہے یہ بہکاری خستہ حبیب مانگ رہا ہے تجھسے غریب

صدقہ اپنا اسکو دلا اُنظُر اِلینا یا مولیٰ

ردیف بائے موحدہ

۱۴

۱۳

دیوانہ پن پیدا ہوا مخدوم سید خورداب
مری طرف دیکھو ذرہ مخدوم سید خورداب

جو ہے نواسا آپ کا وہ پیر و مرشد ہے میرا
جسپر ہوا ہون مبتلا مخدوم سید خورداب

طفلی مین آیا اونکی دراب ہے ضعیفی سربسر
سن لیجے میرا ماجرا مخدوم سید خورداب

خویش و برادر چھوڑ کر جو آپڑا ہون اوسکے در
کچھہ خیر ملجائے بھلا مخدوم سید خورداب

باقر امام پنجتن جو اونکے پوتے آپ ہو
مری کرو حاجت روا مخدوم سید خورداب

مخدوم سید ماہ کی خاطر سے اب سن لیجیے
ملجائے میرا بادشاہ مخدوم سید خورد اب

حافظ محمد اور علی چشتی نظامی کہیروے
ہون نام پر اونکے فدا مخدوم سید خورد اب

میری سفارش کیجیے اپنے نواسے ذرہ
در کا ہون اونکے مانگتا مخدوم سید خورد اب

حافظ ہمارے پیر ہین حافظ ہمارے رہنما
حافظ کے ہون در کا گدا مخدوم سید خورد اب

صدقہ نواسے کا تیرے کچھہ بہیک مجکو اب ملے
سائل ہون ہین در پر کہڑا مخدوم سید خورد اب

اب اندنون لاچار ہون اور عشق کا بیمار ہون

میرے کرو جلدی دوا مخدوم سید خورداب

تیرے نواسے کا گدا جائے کدہر وہ بے نوا
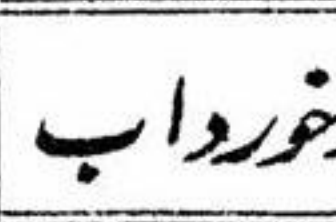
دیکھو ادہر بھر خدا مخدوم سید خورداب

ملجائے میرا بادشاہ ملجائے میرا پیشوا
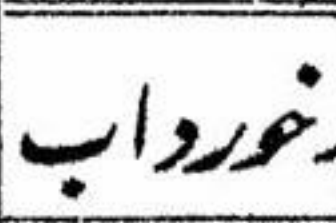
ملجائے میرا رہنما مخدوم سید خورداب

عاشق حبیب خستہ پر حافظ کی ہووے ایک نظر
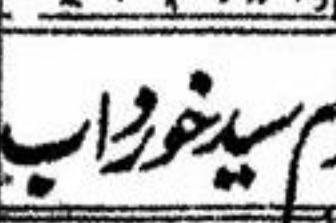
ہون جان و دل سے مین فدا مخدوم سید خورداب

۱۰ ردیف تاء فوقانی ۱۴

میرے حافظ کی ہے جسپر شفقت
خدا کی ہے بہت اوسپر عنایت
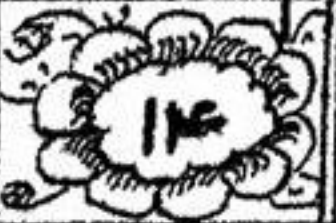
میرے حافظ سے ہے جسکو محبت
اوسیکی واسطے ہے دین کی ثروت
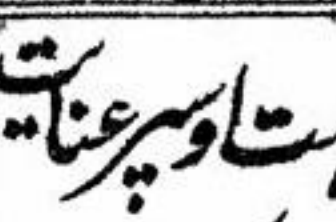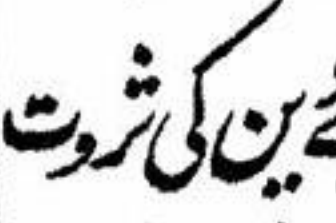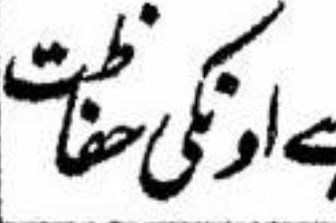
محمد اور علی حافظ ہین میرے
مجھے درکار ہے اونکی حفاظت

میرے حافظ کا جو کوئی گدا ہے
اوسی دونون جہان مین ہوگی عزت

میرے حافظ کا جو ہے نام لیوا
ہے دائم اوسکے اوپر حقکی رحمت

محمد اور علیؓ کا جو ہے کُتا
اوسی ہے شیر سے بڑکے شرافت

یہی ایمان یہ ہے ایمان ہمارا
محمد اور علیؓ کی دلسے الفت

بھری ہے خانۂ دل مین ہمارے
محمد اور علیؓ کی ہے جو دولت

غلامونکو اونھوکے روز محشر
محمد اور علیؓ کی ہے حمایت

جبیب خستہ پر یا رب زدنی
محمد اور علیؓ کی ہووے اُلفت

۸ ۱۵

ردیف دال مہملہ

اگرچہ نہین ہین خدا پیر و مرشد
خدا سے نہین ہین جدا پیر و مرشد

فنا اسقدر ہو گئی ذاتِ حقمین
ہے شانِ فنا مین بقا پیر و مرشد

چلا جائیگا باغ جنت مین بیشک
جو دل مین ہو تیری دلا پیر و مرشد

مجھے فخر دین شہ سلیمان کی خاطر
ذرا اپنی صورت دکھا پیر و مرشد

پیاسا کھڑا ہون تیری سامنے
شراب محبت پلا پیر و مرشد

نہین لیلئ عقل کا مین ہون مجنون
کہ دیوانہ اپنا بنا پیر و مرشد

نظر مین نہ آوے کوئی غیر تیرا
مجھے ایسا عاشق بنا پیر و مرشد

حبیبا نکر خوف حافظ ہین تیرے
محمد علی رہنما پیر و مرشد

ردیف راء مہملہ

سمجھیو جاوے اگر اہل فنا کی تاثیر
ہو عدم تشکل فنا آوے بقا کی تاثیر

اسلئے چھوڑ دے سلطنت شاہی کو
بادشاہو نپہ پڑہی ہے جو گدا کی تاثیر

جان دے ہستی موہوم کو مطلق معدوم
دیکھ پھر اپنے مین تو نام خدا کی تاثیر

حلِ مشکل کے لیئے بھیج محمدؐ پہ درود
تا نظر آوے تجھے صلِّ علےٰ کی تاثیر

وجد مین آکے انا الشیخ انا یار کہو
مجھمین آجاوے اگر راہنما کی تاثیر

تیری ہر دم مین ہی موجود جلال او جمال
ہر نفس مین ہے فنا اور بقا کی تاثیر

اولیاؤنسے ڈرو بے ادبی تم نکرو
جان لو اونکی زبانمین ہی قضا کی تاثیر

محتسب قاضی و مفتی تیرے دیوانے بنے
کیا تیری حسن مین ہی یار بلا کی تاثیر

یار ہو باغ ہو بادہ ہو مغنی بھی ہو
جمع عشاق مین ہو شور و نوا کی تاثیر

دے مٹا نقش دوئی دیدۂ دل سے تو حبیب
تا نظر آئے تجھے اہل صفا کی تاثیر

مجھکو جو درد و غم ہے حافظ پیر
اورنج و الم ہے حافظ پیر

پر کسی سے بھی کچھ نہین ہوتا
تیرا لطف و کرم ہے حافظ پیر

جب سے عاشق بنا ہون مین تیرا
ابتلک چشم نم ہے حافظ پیر

مجھکو جنت ہے آپ کا کوچہ
یا کہ باغِ ارم ہے حافظ پیر

ہجر کی آفتین سہون کب تک
کیا یہ ظلم و ستم ہے حافظ پیر

کیا کرون لیکے چتر شاہی کو
سر پہ تیرا قدم ہے حافظ پیر

سگِ در تیرے آستانے کا
مجھکو فغفور و جم ہے حافظ پیر

سجدہ گہ اس حبیب عاشق کی
طاقِ ابرو کا خم ہے حافظ پیر

خدا کا ولی ہے نبیؐ کا وزیر
محمد علی شاہِ روشن ضمیر

تو سلطان ہے ابن سلطان ہے
کھڑے ہین تیرے در پہ شاہ و امیر

فقط ایک مجنون تھا لیلیٰ پہ شیدا
ہین تیری محبت کے کتنے اسیر

طفیل شکر گنج گنجشکر۔
نکیجیے گا مجھکو ذلیل و حقیر

کوئی حسنِ خوبی مین اے شاہِ خوبان
نہین تیرا ثانی نہ کوئی نظیر

نقط میں نہیں سارے عشاق کو
ثنا محمد علی دلپذیر

مدد سیدی مرشدی مایکے -
حبیب علی ہے تمہارا فقیر

۷
ہے یہ قندیل شیخ باتدبیر
مجیا مینو پار لگا -
لاکھوں تیرے دیوانے
دونوں جہان مین کوئی نہین
روشن کیجے میرا چراغ
اپنی اپنی حاجت لیکے

۱۹
خواجہ سلیمان چشتی پیر
تونسے والی مینڈی پیر
دام محبت کے ہین اسیر
تیرا ثانی تیرا نظیر
چراغ دہلی خواجہ نصیر
در پہ کھڑے ہین شاہ وزیر

ارحم ارحم یا مولا
حبیب علی ہے تیرا فقیر

مدد کیجئے میری پیران پیر
بحق محمد علیؓ دستگیر

توئی غوث اعظم ہی محبوب سبحان
نہین تیرا ثانی نہ کوئی نظیر

دو عالم کا حاکم تجھے حق کیا
تیرے در کے گتے ہین شاہ و وزیر

میری یہ تمنا یہی آرزو ہے
محبت مین اپنے کرو تم اسیر

خدا نے دیا ہے وہ رتبہ تمھین
ابھی چاہین مفلس کو کردین امیر

میری ناؤ طوفان مین آئی نکالو
نبیؐ کے نواسے علیؓ کے وزیر

مجھے اپنی دولت سے بھر دیجیے گنج
طفیل شکر گنج و خواجہ نصیر

مین ہنستا ہوا دیون اونکو جواب
لحد مین جب آوینگے منکر نکیر

عاشقوں کا پیشوا ہے خواجہ بندہ نواز
عارفوں کا مقتدا ہے خواجہ بندہ نواز

واقف و راجع نہو سالک تیری دربار کا
طالبوں کا رہنما ہے خواجہ بندہ نواز

پلتے ہیں یہاں آنکر سب اپنی اپنی حاجتیں
منبع جود و سخا ہے خواجہ بندہ نواز

ہاں مگر اوس وقت میں عمکا نہ تہا ثانی کوئی
فیض بخش اولیا ہے خواجہ بندہ نواز

عفو تقصیرات کو حاضر ہوا ہے یہ حبیب
جو ہوئی اوس سے خطا ہے خواجہ بندہ نواز

ردیف طاء مہملہ

مرحبا صلِّ علی دیکھیو کس شان کا خط
آیا حافظ کے تئیں خواجہ سلیمان کا خط

لکھا محبوب الٰہی نے نصیر الدین کو
ہے عجب ذوق بھرا عشق کے سامان کا خط

حضرت شیخ کلیم اللہ نظام الدین کو
لکھ کے بھیجے ہیں کئی بار جو احسان کا خط

فخر دین نور محمد کو جو لکھ بھیجے
اپنے الطاف سے کچھ اور ہی سامان کا خط

بسنخ شیخ کا رکھو دلمین ہمیشہ تو خیال
مصحف رو پہ نمودار ہو قران کا خط

شرف مین افضل مخلوق ہے ذات انسان
ہیگا انسان سے بڑھکے نہ ابو الجان کا خط

دیکھو خط اُسکی عجب ڈہب کی ہے اہل دلکی
ہے یہ کیا ہوش ربا صاحب عرفان کا خط

بدر سا جبکہ چمک جاے ستارا اپنا
آے ذرہ مین نظر مہر درخشان کا خط

دلکی کملا گئی تہی خط کی نہ آنیسے کلی
دل ہوا رشک چمن دیکھ مہربان کا خط

شیخ کی خدمت عالیمین ذرا تو پوچھا
نامہ بر جلد لیجا عاشق ہیجان کا خط

شکر کیا اسکا بجا لاے حبیب عاصی
ہو گیا پیش نظر پہ سگ دربان کا خط

ردیف ظاء معجمہ

رحم کیجیے طفیل احمد مختار یا حافظ
کرم کیجیے بحق حیدر کرار یا حافظ

خدا کیواسطے اپنے غلامونپر رحم کیجی
ہوے ہم اندنونمین اسبب لاچار یا حافظ

ہماری ہاتھہ پکڑ کی شرم ہی آپکو شاہا
تمہین آسان ہے میرے تئین دشوار یا حافظ

بہکاری ہون سلیمان کا تصدق مجکو دلوادو
میرے مرشد میرے مولا میرے سردار یا حافظ

حبیب کمترین عاجز کمینہ کی ہر گیا گنتی
بہت سے ہین تمہاری چشم کے بیمار یا حافظ

دو جہا نمین ہی مجھے تیری حمایت حافظ
اور ہر دم میرے اوپر ہی عنایت حافظ

تجسے جو مانگ رہا تھا وہ مجھی تونے دیا
حبذا اصل سے علے تیری سخاوت حافظ

کچھ فقط ساتون زمینون پہ نہین مولا
آسمانون پہ بھی ہی تیری حکومت حافظ

سگ مرسان بنایا مجھے اپنے در کا
خاکروبی کی دیا میرے کو خدمت حافظ

کوئی سائل تیری سرکار سی خالی نہ گیا
تیری مشہور ہے عالم مین سخاوت حافظ

ہی حفاظت تیری ہر وقت و میری شامل حال
روز میثاق سی ہے تیری حفاظت حافظ

کچھ فقط ہند دکن کو کن و مدراس نہین
کل عرب جملہ عجم تیری ریاست حافظ

کب زبان سے ہوا ادا شکر تیرا یا خواجہ
ہمکو سب کچھ ہی ملا تیری بدولت حافظ

اوسکی تئین مین نے بڑا صاحب قسمت پایا
جس مشیر کے تئین ہی تجھے اپنے اوت حافظ

بارہا دست مبارک سے جو کچھ تم نے دیا
آجتک ہے وہ زبان پر میرے لذت حافظ

خوب تقسیم کیا اپنے غلامون کے تئین
ہاتھ آئی جو تیری حشیت کی نعمت حافظ

کیا کرون شکر ادا بندۂ احسان ہون تیرا
کوئی طرح کی نہین مجھ مین لیاقت حافظ

شکر کیا تیرا بجالائے حبیب عاصی
زندگی اوسکی ہی بس تیری کرامت حافظ

دل ہے دیوانہ روئے حافظ
جان ہے پروانہ کوئے حافظ

جسکو حاصل ہے ارادت کامل
اوسمین پیدا ہوئی بوئے حافظ

دیر و کعبہ سے ہمین کیا مطلب
سجدہ گاہ اپنی ہی سوئے حافظ

خیر آباد مین پہونچا دو مجھے

٦ ہون حبیب سگ کوئے حافظ ٢٦

دو نو جہا مین تیری سوا حافظ میری حافظ
کون ہمارا ہی بتلا حافظ میرے حافظ

مین ہون پریشان گردان ہجر کے غمسے ہون نالان
دل کو نہین ہی چین ذرا حافظ میری حافظ

کام مین میرے مست گرو میر سائین ٹنڈے سری خیر
مجہیا مینو پار لنگا حافظ حافظ میری حافظ

جلدی مقصد کو سُنلے صدقہ پیر پٹھان کا دیے
مین ہون تیری در کا گدا حافظ میری حافظ

وصل کی مجھ مجھکو بلاؤ صدقہ اپنا کچھ ڈالو
یہ سائل ہے در پہ کھڑا حافظ میری حافظ

١٠ عاجز و مسکین خستہ حبیب تیرے در پہ کھڑا ہی غریب ٢٧
فانظُر الینا یا مولا حافظ حافظ میرے حافظ

نبولون مین ہرگز خدا تم کو حافظ
نہ سمجھون خدا سے جدا تمکو حافظ

فقیرون کو کچھ بھیک دلواؤ بابا
سناتا ہون اپنی صدا تم کو حافظ

فنا کیجئے ذات مین مجھکو اپنے
ہو منظور میری بقا تم کو حافظ

اگر چاہین ذرہ کو خورشید کردین
وہ رتبہ خدا اسنے دیا تم کو حافظ

کوئی اپنا قبلہ کوئی اپنا کعبہ
سمجھتے ہین اہل صفا تم کو حافظ

غلامون کو اپنی بہت آپ بانٹے
جو دریا یہ حق سے ملا تمکو حافظ

نظر سے بناتے ہو پتھر کو پارس
یہ کیسی ملی کیمیا تم کو حافظ

یہ کہتے محمد علی قطب عالم
ہین سب صوفئ با صفا تمکو حافظ

سمجھتے ہین انسان جن و ملائک
یہ سب مرشد رہنما تم کو حافظ

حبیب علی پر کرم کیجیے گا
خدا نے کیا پیشوا تم کو حافظ

مرشد و راہنما حضرت حافظ حافظ
رہبر و عقدہ کشا حضرت حافظ حافظ

تو سخی ابن سخی اور کریم ابن کریم
مین ہون محتاج ترا حضرت حافظ حافظ

منتظر دید کا ہون وصل کی عید کا ہون
اپنی صورت کو دکھا حضرت حافظ حافظ

ہون خطاوار شرمسار گرفتار گنہ
حال ابتر ہے مرا حضرت حافظ حافظ

اپنی دربار سے کچھ بہیک لادی مجھکو
دیکھ سائل ہی کہڑا حضرت حافظ حافظ

دیکھ کشتی میری اب آگئی گرداب مین ہے
پار جلدی سے لگا حضرت حافظ حافظ

دو جہانین یہ حبیب دلخستہ کے تئین
کون ہے تیرے سوا حضرت حافظ حافظ

بیان کیا کرون لطف و احسان حافظ
مین خود جان و دل سے ہون قربان حافظ

جو دیکھا نظر بہر کے چوگان حافظ
ہوا مثل گو وہ تو غلطان حافظ

حکومت دیا ہے خدا اونکو ایسی
ہین جن و ملک سب پہ فرمان حافظ

کرون کونسے منہ سے تعریف اونکی
نہین کوئی تعریف شایان حافظ

خدا کی محبت ہے اونکی محبت
ہے عرفان حق عین عرفان حافظ

بفضل خدا بعد مدت کے آج
میرے ہاتہہ آیا ہے دامان حافظ

تجلی برستی ہے حق کی سدا | ہے شان خدا روئے خندان حافظ
اندھیرا شب ہجر کا کب رہے | چراغ ہدایت ہے دندان حافظ
بھلا کیون نہو عید عشاق کی | ہے ماہ دو ہفتہ گریبان حافظ
دم واپسین قبر مین حشر مین | مرے پاس ہے روئے تابان حافظ
خدا اونسے راضی نبیؐ اونسے راضی | ہین کیا نیک قسمت غلامان حافظ
ہے لیلی کا مداح بیچارہ مجنون | مجھے حق بنایا ثنا خوان حافظ
فقیرونسے بہتر مرے اہل دنیا | غلامونکے حق مین ہے فرمان حافظ
خدایا بحق بنی فاطمہؓ | رہے تا قیامت یہ فیضان حافظ

خیر آباد کا صدقہ مجھے دلوا حافظ | جام الفت کا مجھے اپنے تو پلوا حافظ

دلکو اب چین نہین جسم کو آرام نہین
مانگنے بہیک تیری در پہ سوا ہون حاضر
اے سخی سوختہ جان تشنہ دہن آیا ہون

اپنے یارونکا تصدق مجہے لوا حافظ
شہ سلیمانکا تصدق مجہے لوا حافظ
جام وصلت کے مجہے بہر بہر کے تو پلوا حافظ

۶

بہو کا پیاسا تیری سرکار مین آیا ہے حبیب
اپنے تو خوان کرم سی اوسے کہلوا حافظ

۲۴

بہت ہون اندنون دلگیر حافظ
سدا آنکہونمین ہو صورت تمہاری
مین تمسے مانگتا ہون شاہ تمکو
مری حاجت روائی کیجے جلدی

مدد بہر خدا یا پیر حافظ
ہے دلمین تیری تصویر حافظ
زبانمین ہو مرے تاثیر حافظ
بحق حضرت شبیر حافظ

۱۲

حبیب کمترین ہے نام جسکا
سگ کوئے جناب پیر حافظ

۲۵

مانگنے بھیک تیرے در پہ مین آیا حافظ — جو مین مانگا تیری دربار سے پایا حافظ

اپنی دربار کا صدقہ مجھے دینے کے لئے — خیرآباد مین تو مجکو بلایا حافظ

خالی مت پھیر مجھے اپنے تو دروازے سے — کوئی خالی تیری کوچہ سے نہ آیا حافظ

کون ہے تیرے سوا دونو جہا مین میرا — اسقدر آنکھ مین میری تو سمایا حافظ

کیون مرے حال پہ اب رحم نہین آتا ہے — اتنا رو رو کے تمہین حال سنایا حافظ

دیکھو جی جاؤنگا مین مارے خوشی کے اسدم — اتنا دیکھون کہ میری لاش پہ آیا حافظ

شاد کر دلکو مرے خواجہ سلیمان کے طفیل — کئی روتو کئی تئین تو نے ہنسایا حافظ

کسقدر دیر ہے میرے کام مین اے شاہ شہان — میرے ہادی میرے مرشد میرے مولا حافظ

شکر کیا مجھ سے ادا ہووے کہ فضل رب سے — تیرا دامن سرے اب ہاتھ مین آیا حافظ

جو طلب مین نے کیا تھا وہ مجھے تو نے دیا — تیرے دربار سے مین مانگ کے لایا حافظ

برق تو بس جس قدم عشق کے کوچہ مین کہا — آپکو بھول گیا تیرے کو پایا حافظ

یہ گنہگار نمک خوار حبیب عاصی
اوسے سب کچھ تیری سرکار سے پایا حافظ

ردیف لام مہملہ

٢٦ — ١٤

مہر کرامت ماہ کمال خواجہ مشیر خواجہ اقبال

صبح شرافت شام وصال خواجہ مشیر خواجہ اقبال

مشکلیں آسان مری ہوں دل کی مرادیں پوری ہوں

آپکو آسان مجکو محال خواجہ مشیر خواجہ اقبال

جاؤن دہلی سب کو لیکر محبوب الٰہی کے در پر

عرس مبارک مین ہر سال خواجہ مشیر خواجہ اقبال

مانگ رہا ہون کچھہ ہر دم آپکے در سے مین پیہم

دیجے مرے حسب حال خواجہ مشیر خواجہ اقبال

بندۂ ناقص جب جاوے خالی نہ پھر کچھہ لے آئے

یہان در پہ ہین حاضر اہل کمال خواجہ مشیر خواجہ اقبال
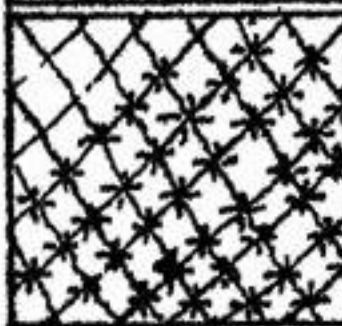
سلطان سلاطین غوث عالم ہے اونکی عنایت مجھپر دایم

مرے حال حزین پر ہون افضال خواجہ مشیر خواجہ اقبال

سلطان مشایخ سے بولو فرزند رسالت سے بولو

اس سائل کا جو کچھ ہے سوال خواجہ مشیر خواجہ اقبال

مری صفات ضمیمہ کو کیجے بدل حمیدہ سے

تاکہ مبدل ہون افعال خواجہ مشیر خواجہ اقبال

ملک الفقرا ساکین سی مری طرف سی عرض کرو

ہی آپکو روشن میرا احوال خواجہ مشیر خواجہ اقبال

سلطان مشایخ سی بولو فرزند رسالت سی بولو

اس سائل کا جو ہی سوال خواجہ مشیر خواجہ اقبال
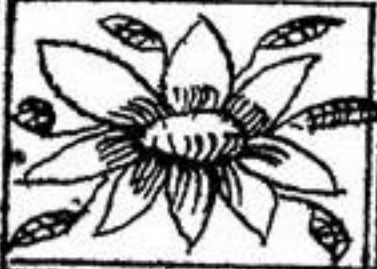
نظام الدین محبوب الٰہ کچھہ اپنا صدقہ جلد دلا

میرا بہت ہی خستہ حال خواجہ مشیر خواجہ اقبال

نظام الدین محبوب الٰہ رحم کرو مجھہ پہ للہ

میرا بہت ہی خستہ حال خواجہ مشیر خواجہ اقبال

سارے مشائخ اور صوفی آپکے در پہ حاضر ہو
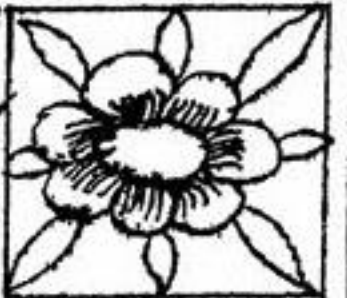
کرتے ہین آکر وجد و حال خواجہ مشیر خواجہ اقبال
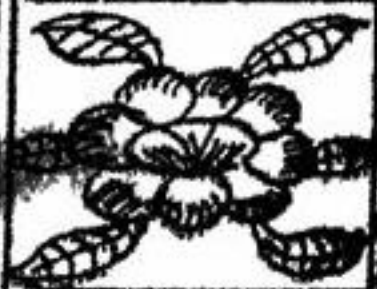
بندہ عاجز خستہ حبیب محبوب کے در پہ پڑا ہی غریب

اوسکو دکھاؤ اپنا جمال خواجہ مشیر خواجہ اقبال

برق اوسکے نور سے اب ہی خجل
دل ہین دل ہر دو لمبین دل ہر دو مین دل

گر فنا اپنے کو فانی ہو رہو
چھوڑ دے یہان باد و آتش آب و گل

ظل حق ہے ظل حق ہے تیری ذات
ذات تیری بیشبہہ ہے حق کا ظل

ہے تجھے گر خواہش وصل خدا
ڈھونڈتا جا مرشد کامل سے مل

یَا اِلٰہَ الْعَالَمِیْنَ مَالِیْ سِوَاکَ
ہون مین اپنے فعل سے خود منفعل

ڈوب کر دریائے بے پایان مین
آپ فانی ہو گیا اور مضمحل

گاہ فانی گاہ باقی ہو رہو
اسمین ہر دم اب رہا کر مشتغل

جب تجھے ملجائے کوچہ یار کا
سیری سُن لے پھر وہان سے تو نہ ہل

جان کو جانا پہ اپنی کر فدا
بیٹھ جا کوچہ مین اسکے مستقل

گر جیبا عاشق صادق ہے تو
چھوڑ دے سارے جہانکو حق سے مل

ہمارا کردے خدائے عالم چراغ روشن مراد حاصل

طفیل حضرت رسول اکرم چراغ روشن مراد حاصل

ہے سر مین جسکے تمہارا سودا تمہارا عاشق بنا سراپا

ہے نور عرفان سے وہ مجسم چراغ روشن مراد حاصل

نصیر دین ہین چراغ دہلی کرین عنایت وہ جسپہ پوری

یہ دل ہوا اسرار سے اوسکا محرم چراغ روشن مراد حاصل

اونھوں کا کوچہ ہی جائے امن جو آگیا اونکے زیر دامن

حبیب ہونگے اوسکے ہمدم چراغ روشن مراد حاصل

ردیف میم مہملہ

غزل

دربان مجھے بنایا اب شیخ ہر دو عالم — در پر مجھے بٹھایا اب شیخ ہر دو عالم

دربار حافظی مین جس نے ادب سے آیا — سب کچھ اوس نے پایا اب شیخ ہر دو عالم

مین بھی بھٹک رہا تھا وہ رہبر نے مجکو — بس راستا بتایا اب شیخ ہر دو عالم

مین ان پڑھا تھا لیکن العلم نکتہ لکھے — معنی مجھے پڑھایا اب شیخ ہر دو عالم

فضل خدا کہ مین نے دربار سے تمہارے — کچھ بھیک مانگ لایا اب شیخ ہر دو عالم

مدہوش مست بیخود یہان سب کو رہتے ہین — جلوہ تو جو دکھایا اب شیخ ہر دو عالم

ہر شش جہت مین پیارے جس کی طرف مین دیکھا — تو ہی نظر مین آیا اب شیخ ہر دو عالم

ہر اہل معرفت کو تم سے خدا ملا ہے — مین حق سے تمکو پایا اب شیخ ہر دو عالم

دونون جہان کا حافظ حامی سب سمجھکے تجکو — مین در پہ تیرے آیا اب شیخ ہر دو عالم

نادان تھا و لیکن فضل و کرم سے اپنے — سب کچھ مجھے سکھایا اب شیخ ہر دو عالم

تیرے سوائے ہمکو آتا نہین نظر ہے — آنکھون مین تو سمایا اب شیخ ہر دو عالم

گرداب مین کشتی بس آ گئی تہی میری — تونے مجھے ترایا اب شیخ ہر دو عالم

احسان کا تمہارے کیا شکر اب کرون مین — بگڑے دنکے تئین بنایا اب شیخ ہر دو عالم

محتاج تیرے در سے خالی نہین پہرا ہے — مانگا سو تو دلایا اب شیخ ہر دو عالم

شبلی جنید بیکر مدہوش ہو گئے تہے — وہ جام تو پلایا اب شیخ ہر دو عالم

سوتے پڑے تہے کب سے غفلت کے خواب مین ہم — تو آنکر جگایا اب شیخ ہر دو عالم

پڑہا پیر اسم حی کا تجہمین اثر ہے سارے — مردونکو تو جلایا اب شیخ ہر دو عالم

مردہ دلونکو کتنے فرماکے قم باذنی — ٹہوکر سے تو اٹہایا اب شیخ ہر دو عالم

جو کچھہ کہ تجھسے مانگا عاجز حبیب کمتر
تونے ادسے دلایا اب شیخ ہر دو عالم

تماشا گاہ عالم مین رکہین کیون منہ یہ دامن ہم
وہی ساکن وہی مسکن نہ ساکن ہم نہ مسکن ہم

نہ سر رکھتے ہین اپنے دوش پہ قاتل نہ گردن ہم

قیامت تک نہ چھوڑا ہے نہ چھوڑینگے یہ دامن ہم

گدائے خواجگانِ چشت ہین ہم روزِ اوّل سے
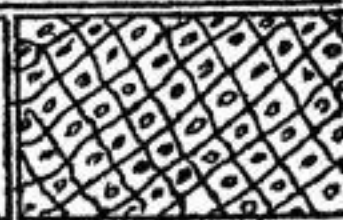
عجب کیا ہے جو شاخِ سدرہ پر رکھین نشیمن ہم

فریدالدین کا صدقہ الٰہی کچھ دلا ہمکو

نظام الدین کے در پر مارکر بیٹھے ہین آسن ہم

ادہروہ یار راضی ہو ادہر اغیار راضی ہون

بنا کر اپنی آنکھون مین لگائین ایسا انجن ہم
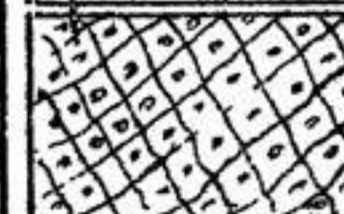
شفیع المذنبین کی ہمکو است مین کیا حق نے

چلے جائینگے جنت مین پکڑ کر اونکا دامن ہم

سیاہی نور ظلمت کی ہماری روشنائی ہے

وجود عالم سفلی ہے سانپ اور سانپ کے من ہم

بکثرت دیکھتے ہین شان وحدت کی تجلی کو

موحد ہم مقلد ہم مسلمان ہم برہمن ہم

ہمارا یار ہے آغوش مین اپنی قدامت سے

بفضل اللہ تعالے ہین ہمیشہ کی سوہاگن ہم

یہ تن ہے آئینہ خانہ تو جان ہے جلوۂ جانان

لباس مختلف پہنے ہوے کرتے ہین اپنا آپ درشن ہم

حبیب ہم تو ہمیشہ سے رہا کرتے تھے پردہ نشین

نکل آئے ہین باہر اپنا دکھلانیکو جوبن ہم -

اکینما کی شان کے ناظر ہین ہم
آپ غائب آپ خود حاضر ہین ہم

خود صراحی خود ہین شیشہ خود شراب
آپ خم اور آپ خود ساغر ہین ہم

خود ہین لڑکا خود جوان خود ہین ضعیف
خود قوی ہین اور خود لاغر ہین ہم

خود ہین مادر خود پدر خود ہین پسر
خود برادر اور خود خواہر ہین ہم

خود ہین دریا خود ہین قطرہ خود ہین موج
خود ہین اندر اور خود باہر ہین ہم

عالم علوی سے لے سفلی تلک
جلوہ گر خود اندر و باہر ہین ہم

خود تجلی خود فنا خود ہین بقا
ذکر ہین مذکور ہین ذاکر ہین ہم

ہم ہمین ہین غیب و شہادت آشکا
آپ مخفی آپ خود ظاہر ہین ہم

خود ارادت خود مرید تشنہ لب
خود حبیبا مرشد ماہر ہین ہم

مین ہون تیرا گدا یا غوث اعظمؒ
مجھے صورت دکھا یا غوث اعظمؒ

بچا رنج و الم اور درد و غم سے
بپئے شاہ دنی یا غوث اعظمؒ

بپئے خواجہ معین الدین چشتیؒ
مجھے اب کچھ دلا یا غوث اعظمؒ

نظام الدینؒ سلطان المشایخ
ہوں مجھپر خفا یا غوثِ اعظمؒ

حفاظت مین ہوں حافظ کی ہردم
یہی ہے مدعا یا غوثِ اعظمؒ

مدد اوسکی کئیے دو نو جہانمین
ادب ہے جو کہا یا غوثِ اعظمؒ

پریشان حال ہوں وقت مدد ہے
کرو حاجت روا یا غوثِ اعظمؒ

حبیب ناتوان خستہ جگر کی۔
کرو عفو خطا یا غوثِ اعظمؒ

ردیف نون معجمہ

مین ہون ناچار یا معین الدینؒ
سب مین ہون خوار یا معین الدینؒ

آکے در پر تیرے پڑا ہون مین
زیر دیوار یا معین الدینؒ

سجدا بھی تمھاری آنکھون کا
دل ہے بیمار یا معین الدینؒ

ہند کے جملہ اولیاؤن کا
تو ہے سردار یا معین الدینؒ

میری کشتی کو غم کے دریا سے — کیجئے پار یا معین الدین رح

ہون برا یا بہلا جو ہون تیرا — اور خطاوار یا معین الدین رح

مجھسے خستہ ضعیف کو ہووے — تیرا دیدار یا معین الدین رح

خواجہ ہند الولی عطائے رسول — تیرا دربار یا معین الدین رح

اپنے افعال پر ذمیمہ سے — ہون شرمسار یا معین الدین رح

تجھسے پھر بھیک مانگنے آیا — یہ گنہگار یا معین الدین رح

تو سخی اور کریم ابن کریم — مین ہون بدکار یا معین الدین رح

اپنا در کا دلاسے مجھے صدقہ — ہون مین ناچار یا معین الدین رح

حال دل عرض کیا کرون تم کو — سب ہے اظہار یا معین الدین رح

تمکو آسان ہے میرا مطلب دل — مجھکو دشوار یا معین الدین رح

گرم ہے ہر شہر مین قریہ مین — تیرا بازار یا معین الدین رح

سو رہا ہون مین خواب غفلت مین
کیجیے بیدار یا معین الدین رح

یہ حبیب کمین تیرے در کا
ہے نمکخوار یا معین الدین رح

شراب وصلت پلا چکے ہین
کباب الفت کہلا چکے ہین

مجھے وہ آئینہ رو نظر سے
یہ دیکھو حیران بنا چکے ہین

ہوئے ہین وہ تو خدا کے واصل
جو اپنی ہستی مٹا چکے ہین

کسیکا کب ہے خیال ہم کو
وہ اپنی صورت جما چکے ہین

ہزار لیلی ہے اوسکی مجنون
وہ آنکھ جس سے لڑا چکے ہین

یہ دوست اپنے وہ دلربا سے
مری کہانی سنا چکے ہین

نقاب رخسے اٹھا کے اپنے
غضب کے غمزہ دکھا چکے ہین

مجھے وہ محبوب حق کرم سے

حبیب اپنا بنا چکے ہین

وہ تو کس ناز سے ہر آن بنے بیٹھے ہین
کُلَّ یَوْمٍ ہُوَ فِی شَان بنے بیٹھے ہین

باوجود یکہ رہے لاکھون برس تک یکجا
کیا سبب آج جو انجان بنے بیٹھے ہین

یہان آئے ہین جو وہ حضرت حافظ کا لباس
اسلئے کل کے نگہبان بنے بیٹھے ہین

آسمان ساتون زمین اپنی حکومت مین لیے
آپ اسوقت کے سلطان بنے بیٹھے ہین

موج طوفان کی آفت سے بچانیکے لئے
میری کشتی کے نگہبان بنے بیٹھے ہین

ہم تمہین جان لئے پردۂ امکان کا لباس
پہنکر حضرت انسان بنے بیٹھے ہین

وہ تو اجمیر مین خواجہ بنے دہلی مین قطب
تونسہ مین خواجہ سلیمان بنے بیٹھے ہین

کل وہ دنیا مین حکومت حبیب کیا کرتے تہے
آج کیا بے سر و سامان بنے بیٹھے ہین

اب تصدق یہ حبیب دل خستہ کو ملے
تیری در کے سگ دربان بنے بیٹھے ہین

یاغوث زمان یاقطب زمین یاحضرت خواجہ معین الدینؒ

میرا تیری سوائے کوئی نہین یاحضرت خواجہ معین الدینؒ
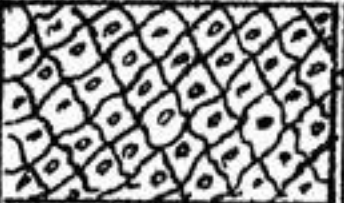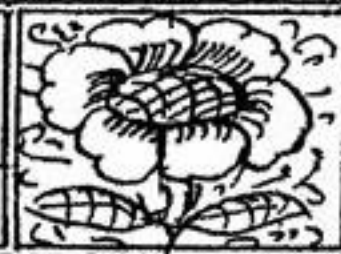
ذرا اپنے جمال سے شاد کر مرا خانۂ دل آباد کرد

تپ دوری سے دل ہی میرا حزین یاحضرت خواجہ معین الدینؒ

تیرے پاؤن پہ اپنا رکھون مین سر مجھی آٹھہ پہر توہی آئے نظر
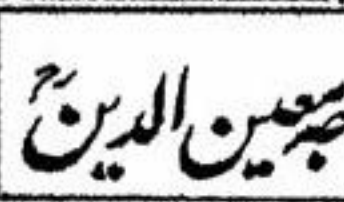
اے قطب مشایخ قدوۂ دین یاحضرت خواجہ معین الدینؒ

سارے فخری نظامی سلیمانی کیا کرتے ہین آپکی دربانی
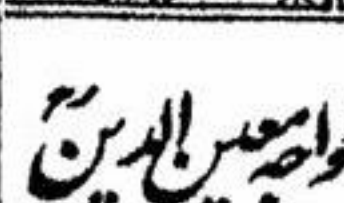
تو نبیؐ و علیؓ کا ہی جانشین یاحضرت خواجہ معین الدینؒ

مجھے اپنے کرم سی کرو مقبول یا والی ہند عطائے رسول
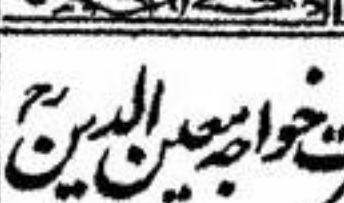
سگ در ہے تمہارا حبیب کمین یاحضرت خواجہ معین الدینؒ

ہو رہی ہین جا بجا میخواریان — وصل حق کی ہین یہ سب تیاریان

فخر یونکا ہے عجائب وجد و حال
ہر جگہ ہر دیس مین نہ تھیں مین
آپ لیلی آپ ہین مجنون مزاج
لے معین الدین چشتی کا لباس
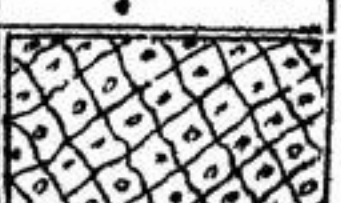
بادہ نوشی مین بہی ہے ہشیاریان
غمزدونکی کرتے ہو غمخواریان
جانتا ہون آپ کی مکاریان
بیدلونکی کرتے ہین دلداریان

ای حبیب حقکی یہ سب محبوب ہین
کُبرویان چشتیان شطاریان

ادہر دیکھتا ہون اودہر دیکھتا ہون
ہر ایک فعل کا آپ مختار ہے
تصدّق سے خواجہ محمّد علی کے
نہ موقوف انسان جن و ملک پر
بغیر از تیرے چین یکدم نہین ہے

تجہے دیکھتا ہون جدہر دیکھتا ہون
مین کسکی طرف خیر و شر دیکھتا ہون
ہر ایکجاے اپنا گذر دیکھتا ہون
مین گل مین تجہے جلوہ گر دیکھتا ہون
مین تیریکو شام و سحر دیکھتا ہون

نگیں کو میں خود دیکھتا ہوں مکاں میں — بھلا کب میں دیوار و در دیکھتا ہوں

لگی ٹکٹکی مجکو آٹھوں پہر ہے — محبت کا تیرے ثمر دیکھتا ہوں

یہ خود جائے حیرت کہ دیکھوں کسیکو — جو اپنے کو خود بے خبر دیکھتا ہوں

سمجھتا ہوں لیلی سے مجنوں جدا ہے — جب اپنی خودی کا اثر دیکھتا ہوں

وصال صنم کو میں کہتا ہوں جنت — جدائی کو نار سقر دیکھتا ہوں

تو نور خدا ہے تو نور خدا — بظاہر میں شکل بشر دیکھتا ہوں

میں عاشق ہوں تیرا دلم جان سے — بھلا تجھ سوائے کدھر دیکھتا ہوں

۹ — ۱۴۱

جبیبا فنا کر خودی کو میں خود میں

تجھے مرشد رہبر دیکھتا ہوں

جان ہے میری فدائے فخر الدین — دل سے ہوں مبتلائے فخر الدین

ہو یہ صورت دلا دم مردن — اپنی صورت دکھائے فخر الدین

نہ نظر آئے دوسرا اک پل — چشم دل مین سمائے فخر الدین

کشف ہو معنی اَنَا اَنْتَ — سینہ سے جب لگائے فخر الدین

کیون نہ کشتہ ہو تیر مژگان کا — جس سے آنکھین لڑائے فخر الدین

مست و مدہوش ہووین تا بہ ابد — جام جسکو پلائے فخر الدین

ہادی ما سوے دلیل ہُدا — کون ہی اب سوائے فخر الدین

ذوق رکھتا ہے شاہ اعلیٰ پہ — ایک ادنیٰ گدائے فخر الدین

بخشدے اس **حبیب** عاجز کو
یا خدا از برائے فخر الدین

وہ آئینہ رو تجھسے غائب نہین — تجھے شانہ پیچ مناسب نہین

سمجھ لو ہے درپیش روز حساب — سمجا تو کہ اپنا محاسب نہین

گنہ کرتلے ہے حق سے ڈرتا نہین — ارے دل یہ تجکو مناسب نہین

نہ نظر آے دوسرا اک پل
چشم دل مین سمائے فخر الدین

کشف ہو معنی اَنَا اَنتَ
سینہ سے جب لگائے فخر الدین

کیون نہ کشتہ ہو تیر مژگان کا
جس سے آنکھین لڑائے فخر الدین

مست و مدہوش ہو وین تا بہ ابد
جام جسکو پلائے فخر الدین

ہادی ما سوے دلیل ہُدا
کون ہی اب سوائے فخر الدین

فوق رکھتا ہے شاہ اعلیٰ پر
ایک ادنی گدائے فخر الدین

بخشدے اس حبیب عاجز کو
یا خدا از برائے فخر الدین

وہ آئینہ رو تجھسے غائب نہین
تجھے شانہ پیچ مناسب نہین

سمجھ لو ہے در پیش روز حساب
سنجا لو کہ اپنا محاسب نہین

گنہ کرتا ہے حق سے ڈرتا نہین
ارے دل یہ تجکو مناسب نہین

نہ سمجھو کہ آنکھین لڑائے ہوئے ہین — مرے دلمین صورت جمائے ہوئے ہین

نہ جانو کہ اُمّی لقب ہے اونہونکا — وہ خود آپ سیکھے سکہائے ہوئے ہین

تجلی اول ہی بس شان اونکی — وہ کسکے سکہائے پڑھائے ہوئے ہین

ہمیشہ سے رہتے ہین ہم پاس اونکے — یہان آکے کیسی پرائے ہوئے ہین

جلاہی دیا یک تجلی مین کوہ کو — یہ کسکے لگائے بجہائے ہوئے ہین

نکیون رب ارنی کی مانگین دعا — شراب محبت پلائے ہوئے ہین

بنے جسکے عاشق ہین وہ ازل سے — اونہین کے جلائے بہنائے ہوئے ہین

ذرا دیکھ پھر خدا اسطرف کو — تیرے در پہ دھونی لگائے ہوئے ہین

اُنہین آنکھ سے یہان نے دیکھا تو کیا — مری چشم دل مین سمائے ہوئے ہین

جلاؤ مٹاؤ ڈوباؤ تراؤ — یہ پتلے خدا کے بنائے ہوئے ہین

یہ دنیا مین ممکن نہین چشم سر سے — نظر کے وسے جلوہ دکھائے ہوئے ہین

تجھے عاشق نہ تہی تاب دیدار کی
صدا لن ترانی کی پائی ہوئے ہین

نبی کو میری عادت وصل تھی
تو جا قاب قوسین آئے ہوئے ہین

تو آئینہ احمدی کے سیوائی
دکھائی دیئے نہ دکھائی دئے ہین

جسے دہونڈہتے تہے ہر اک کو و بنمین
اوسی آج اپنے مین پائے ہوئے ہین

ہر ایک خانوادہ کے ہین جو فقیر
وہ کچھہ اپنے مرشد سی پائے ہوئے ہین

کئے زاہدونکو کئے واعظون کو
وہ ترچھی نگہہ سے گرائے ہوئے ہین

مجھے جسکی تالاش تہی مدتون سے
مری گھر مین تشریف لائے ہوئے ہین

۱۴

بگڑنے ندیوے پئے شاہ توسہ
حبیب ہم تمہارے بنائے ہوئے ہین

نمک پروردہ شبیر ہون مین
جو پایا چشت سے جاگیر ہون مین

تصور اسقدر دل مین جما ہے
کسیکی صورت تصویر ہون مین

دل عشاق کو اب قید کرنے — سراسر صورت زنجیر ہو نمین

سگ دربان حافظ حق بنایا — بحمداللہ کہ خوش تقدیر ہو نمین

لڑکپن سے بنا ہون دیکھ عاشق — ہوا اور پر تمہاری پیر ہو نمین

فَانظُر حَالَنَا یَا شَیخ عَالَم — نہایت اندنون دلگیر ہو نمین

مجھے کھ اپنے در عہد عنایت — کہ طفل ناتوان بے شیر ہو نمین

کمان ابرو کا ہون تیر نشانہ — تمہارے سامنے نخچیر ہو نمین

اثر دے اب میری آہ و فغان مین — اے جانان دیکھ بے تاثیر ہو نمین

ہوا تن کا مکان ایسا پرانا — سراپا لایق تعمیر ہو نمین

ذرا صورت دکھا دے ماہ طلعت — جدائی سے تیری دلگیر ہو نمین

اگر خاک قدم ملجائے اونکی — تو جانو کیمیا اکسیر ہون مین

ہماری بات بہاتی ہے اونہو کو — اگرچہ دیکھو بد تقریر ہو نمین

بَدَدُ اَلعِشقُ فِی حَالِ حبیب

کر تیرے در پہ بے توقیر ہون مین

ازل سی عاشق ہوا تمہارا کہانمین جاؤن کسے مین بولون

تمہاری فرقت کا مین ہون مارا کہانمین جاؤن کسی مین بولون

ہے ہاتھہ پکڑے کی لاج تمکو ای پیر و مرشد سنبھالو مجکو

ہے دو جہانمین تیرا سہارا کہانمین جاؤن کسی مین بولون

مین دیکھہ تمکو ہوا ہون حیران کبہی ہون گریان کبہی ہون خندان

بجز تمہارے نہین ہے یارا کہانمین جاؤن کسی مین بولون

مین حال اپنا کسی سناؤن مین درد دل کا کسی دکہاؤن

تپ جدائی سی دل ہی پارا کہانمین جاؤن کسے مین بولون

مین سبکی نظرون سی گر رہا ہون یہ عرض تمسی مین کر رہا ہون

کہ اوج پر ہو میرا ستارا کہانمین جاؤن کسے مین بولون

نڈوبی دیکھو ہماری کشتی پڑے سلیمان پیر چشتی

سنبہال لیجو مجھے خدارا کہانمین جاؤن کسی مین بولون

حبیب عاجز یہ ہی عنایت بیان کرون کیا تیری شفقت

جو ہمسے بگڑو نکو تو سدہارا کہانمین جاؤن کسی مین بولون

۴۰

محبت کا تیری صلا چاہتا ہون
مین تجکو خلا بر ملا چاہتا ہون

نہ کچہہ پارس و کیمیا چاہتا ہون
مین اپنے کو حق مین فنا چاہتا ہون

مجھے کام کیا ہے عزیز مصر سے
تیرے ہاتہہ پر مین بکا چاہتا ہون

نہ دنیا کا طالب نہ عقبیٰ کا خواہان
خدا سے مین ہر دم ملا چاہتا ہون

تجلی جمالی جلالی ہے مجھہ مین
کہ ہر دم فنا اور بقا چاہتا ہون

عداوت ہے مجکو بہت مین ہی سے
میان مین تو تیری رضا چاہتا ہون

مجھے کام کیا مسند مخملی سے
تیری در کا مین بوریا چاہتا ہون

مین عاشق ہون کب مجہ مین ہوش و خرد ہے
تجہے دیکہنا برملا چاہتا ہون

ہون بیہوش مجہمین نہین ہوش باقی
مین خود آپ مین کب رہا چاہتا ہون

یہ ممکن نہین دیکہنا چشم سر سے
جہروکے سے دیکہا کیا چاہتا ہون

۵۱

حبیبا یہ ہی آرزو میرے رب سے
سگ در مین تیرا بنا چاہتا ہون

خواجہ نظام الدین ہے محبوب رب العالمین

مالک ملک ولایت مصطفےٰ کے جانشین

آسمانو نپر حکومت آپ کو حق نے دیا

کچہہ فقط تابع نہین ہے آپکی ساتون زمین

بعد رحلت کے یہہ خدمت آپکو حقنے دیا

اب ہزارون عاصیونکو دیتے ہین خلد برین

جملہ مخلوقات ہین زیر حکومت آپ کے

ملتجی دیو و پری سب جن و انسان حور عین

حقتعالی نے بنایا غوث عالم آپ کے

شان عالی کے تئین ای مالک روئے زمین

کیجے سلطان السلاطین حال پر اوسکے کرم

آپکے در کا کمینہ ہے **حبیب** کمترین

۸ ۵۲

آپ اپنے کو اگر جانا نہین — من عرف کا رمز پہچانا نہین

جو کمر باندھا ہو حقکی راہ مین — ایسا جانا لوٹ کر آنا نہین

عشقکے کوچے مین رہ ثابت قدم — سختیونسے اوسکے گھبرانا نہین

مست ہو واقف سالک فرخندہ خو — چلتے چلتے تھک کے رہجانا نہین

ذاتمین خالق کے جو فانی ہوے
اون فقیرونکو تو آزمانا نہین

گر گیا کعبہ کو زاہد کیا ہوا
گہر ملا پر صاحب خانہ نہین

پاؤن اپنے توڑ اوسکے در پہ بیٹھ
دیکھ گھبرا کے تو ہٹ جاتا نہین

۴

بحر وحدت مین حبیب تشنہ لب
ڈوب جانا آپ کو پانا نہین

۵۳

وہ دلمین میرے رہتا ہے دل اوسکے ہاتھ مین

مین آئینہ مین بیٹھا ہون آئینہ ہاتھ مین

شکر خدا کہ از مدد بخت کامیاب

آیا ہے دست مرشد دیرینہ ہاتھ مین

قطرے مین دریا ذرہ مین خورشید ہے عیان

سینہ مین یار یار کے ہے سینہ ہاتھ مین

ہمکو بغیر محنت و منت کے یار نے
بیٹھے بٹھائے دیدیا گنجینہ ہاتھہ مین

جلوۂ حق نما معین الدین ۷
رحمت کبریا معین الدین ۵۴

خلف مصطفےٰ معین الدین
قوّت مرتضےٰ معین الدین

حاجتین کل روا ہوئین اوسکی
وِرد جسنے کیا معین الدین

آپکے در سواے یا خواجہ
نہین کوئی میرا معین الدین

مین بھکاری ہون تجھسے ہے یہ سوال
اپنا صدقہ دلا معین الدین

اپنے دریائے فیض سے مجکو
کیجئے آشنا معین الدین

۷ دو جہان مین حبیب عاجز کو
ہے تیرا آسرا معین الدین ۵۴

اوسکی صورت دیکھہ کے ہم مست ہوجایا کرین

بے حجابانہ اگر وہ سامنے آیا کرین

ہورگ جانسے قرین کیون سامنے آتے نہین

بے تمہارے دلکو ہم کسطرح بہلایا کرین

اسقدر ہر دم حضوری ہو تمہاری ذات کی

تم ہمین دیکہا کرو ہم بہی تمہین دیکہا کرین

مدرسہ مین عشق کے جا دہونڈہتا اوستاد کو

جس کو اوستاد معانی تو سکہلایا کرین

قطرہ دریا ہون کہین ذرہ کہین خورشید ہون
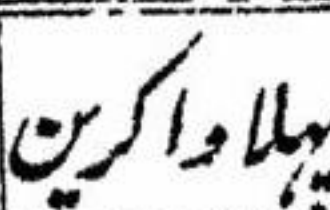
آپ جب اَنفُسکو کا جگ مین پہلاوا کرین

کیا ہوئی ہم سے خطا جو تم ہوئے پردہ نشین
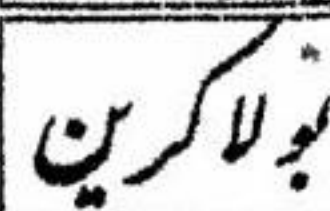
اپنا حال دل کہو ہم کس سے جا بولا کرین

غیر سے ملتا ہون کب مین اگذرا ہو لو حبیب ۵۵

۱۱ کسکی صورت دیکھہ کے ہم دلکو سمجھایا کرین

مین ہر دم فنا اور بقا چاہتا ہون
یہ اہل فنا سے دعا چاہتا ہون

جو ہستی کو اپنی فنا چاہتا ہون
تو بعد از فنا کے بقا چاہتا ہون

تیری خاک در مجکو اکسیر ہے
نہ کچھہ پارس و کیمیا چاہتا ہون

ذرا شکل دکھلا دے او ماہ طلعت
مین تیری بلائین لیا چاہتا ہون

خدا سے خدا کو مین خود مانگتا ہون
خودی سے مین بیخود ہوا چاہتا ہون

مبارک ہو عید الضحیٰ مومنونکو
مین تیری یہ قربان ہوا چاہتا ہون

جدہر دیکھتا ہون تو ہی آئے نظر مین
فقط شش جہت ایسا چاہتا ہون

سمجھتا ہون ہے علم نقطہ کے اندر
نہ عالم نہ ملا بنا چاہتا ہون

صنم جان و دل تجھہ پہ قربان کر
محبت کا اپنے صلا چاہتا ہون

نہ جنت کی خواہش نہ باغ ارم کی
فقط ایک تجھسے ملا چاہتا ہون

لگا یا ہون غوطہ اسی آرزو مین
۱۷ جبیبا دُرِ بے بہا چاہتا ہون ۵۶

نقاب جسنے اُٹھا خواجہ معین الدین
جمال پاک دکھا خواجہ معین الدین

درِ جناب سا خواجہ معین الدین
نہیں ہر کوئی میرا خواجہ معین الدین

پریشان حال ہون مضطر ہون بے سرپا ہون
کرم کرو سجدا خواجہ معین الدین

علیؓ کے لخت جگر فاطمہؓ کے نور بصر
لقب حبیب خدا خواجہ معین الدین

تو ہی ہے قطب مشائخ نبیؐ ہند ہے تو
مین تیرے در کا گدا خواجہ معین الدین

کسی امیر و شہنشاہ کا ملتجی مت کر
تو اپنے در پہ بٹھا خواجہ معین الدین

تمہاری زیر حکومت ہین آدم عالم
تمام ارض و سما خواجہ معین الدین

ہماری ناؤ کو آفت سے کر بچ وطوفان کے
لگا دے پار ذرا خواجہ معین الدین

سنبھال لیجیے مجھے اب سنبھال لیجیے مجھے	خدا کے واسطے یا خواجہ معین الدین
بہت غریب ہوں یا مرشدی و مولائے	جو مانگتا ہوں دلا خواجہ معین الدین
جو مانگا تو نے دیا پھر بھی مانگتا ہوں میں	یہی ہے کام میرا خواجہ معین الدین
وہ حشر تک کے مریدوں کو بخشوا لینگے	خدا سے روز جزا خواجہ معین الدین
نبیؐ کا خاص نواسہ علیؓ کا پوتا ہے	یہ بادشاہ میرا خواجہ معین الدین
نظر غریب پہ یا خواجہ غریب نواز	کدھر میں جاؤں بھلا خواجہ معین الدین
فقیر ہوں میں ہر وقت تجھ سے ہے یہ سوال	کچھ اپنے گھر سے دلا خواجہ معین الدین
کریم مجھ پہ کرم کر رحیم مجھ پہ رحم	دے درد دل کی دوا خواجہ معین الدین

۱۴

امیدوار سگ در حبیب دیوانہ
تیرے جمال کا یا خواجہ معین الدین

۵۷

وہ مرتبہ تجھے حق نے دیا معین الدینؒ	خدا کی شان ہے شان خدا معین الدین

فقیر ہون تیری در پر سوال کرتا ہون — تو اپنے گہر سے مجھے کچھ دے لا معین الدین

تمام ہند کے خوش ہو گئے اولیا بولے — یہ آیا ہند کا اب بادشاہ معین الدین

یہ آیا ہند کا سلطان یہ آیا والی ہند — نصیبہ ہند کا جب تجھسے کھلا معین الدین

تمہاری آنسے اجمیر تا بمطلع شمس — خدا کے نام کا ڈنکا بجا معین الدین

نبی نہین ہو و لیکن نبیؐ کے نائب ہو — نبی ہند کہین تو بجا معین الدین

ہوا قدم سے تمہارے یہ ہند صدآباد — جو مردہ دل ہین انہونکی دوا معین الدین

یہانکا راج گیا کفر ہو گیا تاراج — تجھی کو ہے یہین کا ڈنکا بجا معین الدین

کہینگا ہند کے نکیرین تم ٹھہر جاؤ — ابھی تو آتا ہے مولی میرا معین الدین

نبیؐ کے خاص نواسی علیؑ کے نور العین — لقب حبیب خدا آپکا معین الدین

جو پوچھا کون ہی معشوق حق حبیب اللہ — تو ہر طرف سے یہ آئی صدا معین الدین

علاج اپنا نہو گا کبھی ارسطو سے — ہی حملہ درد کے اپنی دوا معین الدین

برا ہون نیک ہوں جو کچھ ہون تیرا ہون | نہین ہے کوئی میرا تجھ سوا معین الدین

۱۳

گنہگار سگ در حبیب عاشق کو
خدا کیواسطے صورت دکھا معین الدین

۵۸

حضرت مخدوم سید مشتاق علی صاحب المشہور بہ شاہ چہید امیا انصاحب قدس سرہ العزیز المبارک ہمارے قبلہ عالم بڑے حضرت صاحب قبلہ خواجہ حافظ محمد علی شاہ چشتی خیرآبادی قدس سرہ الابدی کے دادا ہین مزار پرانوار قصبہ کہیرے شریف نواح لکھنو مین واقع ہے تولد مبارک حضرت مخدوم کا سنہ گیارہ سو تین ہجری المقدسہ مین ہوا اور وفات شریف اونیسوین ماہ رجب المرجب سنہ گیارہ سو ستاون ہجری نبوی ہوا گل باغ جنان مین سنہ وفات شریف نکلتا ہے المقصود مفصل احوال مبارک

حضرت مخدوم چھیدا میانصاحب قبلہ کا حبیب الاولیا شریف
مین ہمارے خواجہ اور ہمارے حضرت صاحب قبلہ قطب الاقطاب
خواجہ حافظ سید محمد حبیب علیشاہ چشتی الحیدرآبادی ادام اللہ
تعالےٰ برکاتہ العالی علےٰ سائر العالمین وجمیع المعارف
الطالبین الی یوم الدین نے تحریر کیئے ہین اور یہ غزل
مبارک حضرت مخدوم کی شان عالی مین نظم فرمائی ہے وھوھذا

غزل

۱۳ ۵۸
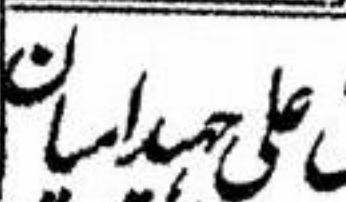
کتا تیرے پوتے کا ہون مشتاق علی چھیدامیان
کب تک یہ آفت مین رہون مشتاق علی چھیدامیان
میری سفارش کرکے تو پوتے سے اپنے کچھہ دلا
بدہون برا ہون اونکا ہون مشتاق علی چھیدامیان

اپنے برے افعال پہ خود آپ ہی روتا ہون مین
بنتی نہین اب کیا کرون مشتاق علی چہیدا میان
سب کچھہ عیان ہے آپکو جو کچھہ گذرتی مجھہ پہ ہے
ترک ادب ہرگز کہون مشتاق علی چہیدا میان
رنج و مصیبت تابکے دوریگی آفت تابکے
کس سے مین اب جا کر کہون مشتاق علی چہیدا میان
ہے آرزو میری یہم مرشد سے اپنے دمبدم
کچھہ مانگ کر لاتا رہون مشتاق علی چہیدا میان
سید ہمارے حال پر اب رحم کی کیجے نظر
دیکھو بہت دلگیر ہون مشتاق علی چہیدا میان
پوسے تکے اوپر آپکے امی ابی کو کر فدا

بیٹھا سگ در بنکے ہون مشتاق علی چہیدا میان
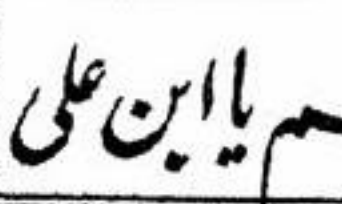
دلکو میرے ہے بیکلی کر رحم یا ابن علی

یہ رنج کب لگ مین سہون مشتاق علی چہیدا میان
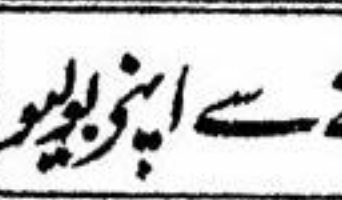
اے جد ہمارے شیخ کے پوتے سے اپنی بولیو

کچھ بھیک مین پاتا رہون مشتاق علی چہیدا میان
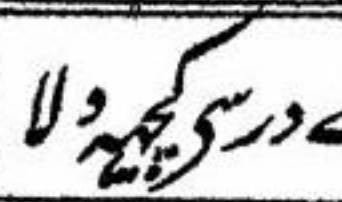
بھر خدا بھر خدا حافظ کے درسی کچھ دلا

دیکھو بہت ناچار ہون مشتاق علی چہیدا میان
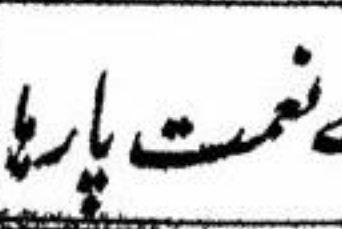
سارا زمانہ آپکے پوتے سے نعمت پا رہا

کچھ اونکی دولت مین بہی لون مشتاق علی چہیدا میان
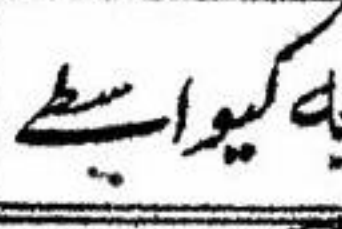
سُنئے حبیب خستہ کی الٰہدیہ کیواسطے

حافظ سے کچھ پاتا رہون مشتاق علی چہیدا میان

بار امانت اپنے سر پر اوٹھائے ہم ہین — وہ گنج معرفت کے حاصل کہان ہے ہم ہین

بولا کسی نے محمل لیلی کی آرہی ہے — مجنون نے ہنسکے بولا محمل کہان ہے ہم ہین

قطعہ

ہے نام میرا لیلی لیلی تو ہے میری مین — اس فن عاشقی کا کامل کہان ہے ہم ہین

در پر جو آئے سائل اوسکے تئین نہ جھڑکو — مسئول کون تبلا سائل کہان ہے ہم ہین

یہی مراقبہ ہے یہی ہے شغل اپنا — مشغول ہم ہین اپنے شاغل کہان ہے ہم ہین

جب دار پہ چڑہائے منصور کو اوسی دم — در پردہ یار بولا قاتل کہان ہے ہم ہین

وہ کہتا ہے مجھکو مین سنتا ہون وہ اسکو — اسرار معنوی کا قائل کہان ہے ہم ہین

عارف کا قلب و قالب جب جملہ روح ہوئے — تب یہی بولے ہم سا کامل کہان ہے ہم ہین

دل دیدئے ہین اپنا جانکو فدا کئے ہین — بتلائے کوئی ہمسا عاقل کہان ہے ہم ہین

جو شے ہے وہ ہم ہی ہین جو چیز ہے ہم ہی ہین — اس عمر خارجی مین داخل کہان ہے ہم ہین

ہم ہین حبیب اپنے محبوب نام اپنا

اوس ذات کبریا کا واصل کہاں ہے ہم ہین

ردیف واو مہملہ

علی کے پوتے نبی کے دلبر تم اپنا صدقہ مجھی دلادو
ہوا ہون حاضر تمہارے در پر تم اپنا صدقہ مجھی دلادو

نہین ہے صبر و قرار جی کو ہے بیقراری کا اور عالم
تپ جدائی سے دل ہے مضطر تم اپنا صدقہ مجھے دلادو

کریم ابن کریم تم ہو غفور تم ہو رحیم تم ہو
کیا گذرتی ہے دیکھو مجھپر تم اپنا صدقہ مجھے دلادو

تمہارے در پر گئی جوانی اب آن پہونچی ہے شام پیری
یہ عمر گذری تمہارے در پر تم اپنا صدقہ مجھے دلادو

دلادو صدقہ نظام دین کا نصیر دین اور فخر دین کا
نہین تو پھوڑونگا سر کو در پر تم اپنا صدقہ مجھے دلادو
مجھے تصدق دلادو اپنا نہین تو مارونگا چیخ ایسی -
کرونگا برپا مین شور محشر تم اپنا صدقہ مجھے دلادو
علم ہے لطف و کرم تمہارا گیا نہ محروم تمسے سائل
ہے یہ طلب میری تمسے رہبر تم اپنا صدقہ مجھے دلادو
ہوا ہے دل غم سے پارہ پارہ کہ بات کرنیکا ہے نہ یارا
بہت ہے احوال میرا ابتر تم اپنا صدقہ مجھے دلادو
یہ عرض ہے اے شہ زمانہ میرے محمد علی سے آخر
شراب صلت مجھے پلا کر تم اپنا صدقہ مجھے دلادو
حبیب عاجز کا دوجہا نین نہین ہے حافظ سوائے تیرے

یہ بوجھہ بھاری ہے میرے سر پر تم اپنا صدقہ مجھے دلا دو

٩

فریاد کر رہا ہون پیارے ادہر کو دیکھو
لاچار ہو گیا ہون پیارے ادہر کو دیکھو
دلوادو مجکو صدقہ مولانا فخر دین کا
طفلی گئی جوانی آئی ہے اب تو پیری
طالب وصال کا ہون مطلوب سے ملا دو
صدقہ جناب سید چھیدا میانکا دیجے
مجھکو تری جدائی ہرگز نہین گوارہ
آفت رسیدہ جان ہے مین ہجر کی بدولت

٦١

فرقت مین چل رہا ہون پیارے ادہر کو دیکھو
مدہوش بن گیا ہون پیارے ادہر کو دیکھو
مفلس ہون مانگتا ہون پیارے ادہر کو دیکھو
لاچار ہو گیا ہون پیارے ادہر کو دیکھو
آوارہ پھر رہا ہون پیارے ادہر کو دیکھو
سائل ہون مانگتا ہون پیارے ادہر کو دیکھو
فرقت مین سو رہا ہون پیارے ادہر کو دیکھو
خواہان وصال کا ہون پیارے ادہر کو دیکھو

حال حبیب مضطر ہے اندنون نہین ابتر
نظرون سے گر رہا ہون پیارے ادہر کو دیکھو

کسقدر ہے ناتوانی آپکے بیمار کو
بیٹھکر تکیہ لگایا سایۂ دیوار کو

واعظا ہے عاشقوں کا مذہب و ملت جدا
جانتے ہین باغ جنت کوچۂ دلدار کو

کر دیا اظہار میرا حال دل اب اشک نے
مین سمجھتا ہون قیامت چشم دریا بار کو

اشتیاق یار ہے اسطرح ہر گوای حبیب
خلد مین جا ڈھونڈھتا ہون روزن دیوار کو

مئے حب حافظ پلاکر تو دیکھو
کرمستانہ اونکا بناکر تو دیکھو

غضب مین جو آوین نہ مین کو اوٹھین
غلاموں کو اونکے ستاکر تو دیکھو

نکل جائیگی حرص دنیا کی دل سے
فقیرونکی صحبت مین آکر تو دیکھو

ابھی بھول جاؤگے باتین بنانا
ذرہ سامنے اونکے آکر تو دیکھو

یہ عاشق ابھی وجد کرنے لگینگے
کوئی راگ اونکو سناکر تو دیکھو

ابھی پھر حافظ کا آجائے اوسپر
کوئی دلکو میرے دوکھاکر تو دیکھو

فقیر و نسے حافظ محمد علی کے — ذرہ کوئی آنکہین لڑا کر تو دیکہو

حبیبا محبت ہے جنکو خدا سے
بہلا دلکو اونسے لگا کر تو دیکہو

٦ — ٦٣

سب خطا مصطفٰےؐ معاف کرو — کل گنہ مرتضٰےؓ معاف کرو

تم خطا بخش ہو غریب نواز — اب تو مری خطا معاف کرو

روز و شب غرق معصیت مین ہون — ابتو بہر خدا معاف کرو

ہون گنہ گار کر رہا ہون گنہ — جرم میرا اشہا معاف کرو

عرض خدمت یہ ہے کہ بندہ سے — جو کہ سرزد ہوا معاف کرو

سب گناہ اس حبیب بندہ کے
ہند کے بادشاہ معاف کرو

انتظاری ہے یار آجاؤ — بیقراری ہے یار آجاؤ

روز شب آپکے خباب سوا | آہ وزاری ہے یار آجاؤ

قیس و فرہاد کے سنے قصے | میری باری ہے یار آجاؤ

آپکے لطف اور عنایت کا | فیض جاری ہے یار آجاؤ

سب رقیبونکے سامنے ابتو | میری خواری ہے یار آجاؤ

اس ضعیفی مین کیا میرے سر پر | بوجھ بھاری ہے یار آجاؤ

تمسے آب تمکو مانگتا ہون مین | یہ بھکاری ہے یار آجاؤ

آپکے ہاتھ سے جو پی تھی شراب | وہ خماری ہے یار آجاؤ

لگی دوری کی وہ لمین سینے مین | اب کٹاری ہے یار آجاؤ

جسکو کہتے ہین سب حبیب | یہ بزاری ہے یار آجاؤ

آپکے ہجر مین یہہ درد والم | مجھپہ طاری ہے یار آجاؤ

آپکے عاشقون کا مجمع ہے | جان نثاری ہے یار آجاؤ

گر نہ آوین ہمارے پاس حضور | شرمساری ہے یار آجاؤ
خواہش وصل مین ہم اپنی عمر | سب گذاری ہے یار آجاؤ
آپ آملنے سے بادشہ میرے | رستگاری ہے یار آجاؤ

اپنے عاجز حبیب سے ملنا۔
یادگاری ہے یار آجاؤ۔

۶۴
مجھے یہ کیسی بلا نے گھیرا حسین میری مدد کو پہونچو
بہت ہین دشمن مین ہون اکیلا حسین میری مدد کو پہونچو
تیرے سوا نہین ہے میرا نہ کوئی ہادی نہ کوئی حامی
ہے دو جہا نمین تیرا وسیلہ حسین میری مدد کو پہونچو
مین اپنا احوال کیا بتاؤن فسانہ دل کا کسے سناؤن
بہت پریشان دل ہے میرا حسین میری مدد کو پہونچو

تمام حق کے جو اولیا ہین تمہارے در کے ہی مانگتا ہین
تم ہی ہو مرشد تم ہی ہو مولا حسین میری مدد کو پہونچو

مجھے تو آل عبا کی خاطر امام موسیٰ رضا کی خاطر
جمال اپنا تو مجھکو دکھلا حسین میری مدد کو پہونچو

تم ہی ہو استاد اہل معنی تم ہی ہو سرخیل اولیا کے
ہمین تو راہ طریق بتلا حسین میری مدد کو پہونچو

ہمارے دل کی یہ مدعا ہے ہماری تجھسے یہ التجا ہے
حبیب عاجز کمین ہے تیرا حسین میری مدد کو پہونچو

۹ الفت کا مزا تم کسی دیوانہ سے پوچھو
فرہاد کی اور قیس کے افسانہ سے پوچھو ۶۵

جبتک نہ جلے عشق مین عاشق نہ کہونگا
جلنے کا مزا دیکھ کے پروانہ سے پوچھو

صحبت مین نہ ہو حقکی بیگانہ کی ہمیشہ
ہرگز نہ کہین تم کسی بیگانہ سے پوچھو

تا اپنی حقیقت تمھین معلوم ہو پوری | ایغا فلو جا کر کسی فرزانہ سے پوچھو

اس راہ مین جب پانون کہی پیچھے نہ ہٹیو | گر باندھی کمر ہو کسی مردانہ سے پوچھو

مستونکا تمھین حال نظر آویگا او سجا | ایغا فلو ملکی کسی مستانہ سے پوچھو

آباد رہی حق کی محبت مین سدا دل | معموری یہ لگی کسی ویرانہ سے پوچھو

در ذات پرستش مین ہین ہم ایک صنم کے | اے برہمنو جا کسی بتخانہ سے پوچھو

کر سکیہا سنا ہو غم عشق کا احوال

عاشق یہ حبیب دل دیوانہ سے پوچھو

ردیف ہائے ہوز

واجب لباس امکان مین آیا الحمد للہ الحمد للہ

کثرت مین وحدت ہمکو دکھایا الحمد للہ الحمد للہ

گھر مین ہمارے وہ شوخ آیا الحمد للہ الحمد للہ

پردہ دوئی کا رخ سے اوٹھایا اَلحمدُ لِلّٰہ اَلحمدُ لِلّٰہ

وہ پاس میرے مین پاس اوسکے وہ آئینہ ہی مین روبرو ہون

کوئی نہین ہے اپنا پرایا اَلحمدُ لِلّٰہ اَلحمدُ لِلّٰہ

رہتا ہے وہ تو ملکِ قدم مین کسطو سے اب آیا عدم مین
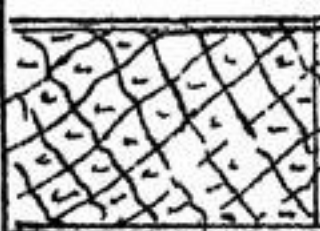
کیا غیب سے وہ تشریف لایا اَلحمدُ لِلّٰہ اَلحمدُ لِلّٰہ

اگر لباس وہ مختلف مین پہنا ہی خرقہ کس شخصیت کا

کیا خوب شکلِ انسان مین آیا اَلحمدُ لِلّٰہ اَلحمدُ لِلّٰہ
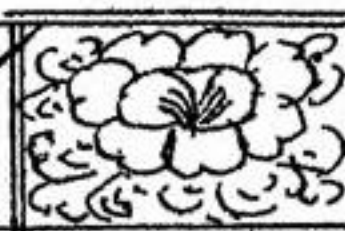
تھی وہ ہوم جسکی کون و مکانمین لولاک آیا بس جسکی شانمین

شکلِ عرب مین تشریف لایا اَلحمدُ لِلّٰہ اَلحمدُ لِلّٰہ
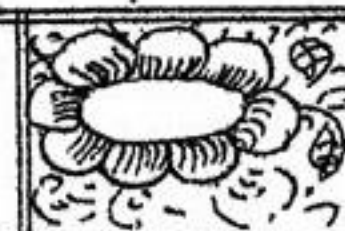
وہ قطب وحدت ہو کرکے آیا اور نام اپنا حافظ بتایا

چشتی نظامی فخری کہایا اَلحمدُ لِلّٰہ اَلحمدُ لِلّٰہ

اب تو حبیبا محبوب اپنا مقصود اپنا مطلوب اپنا

پردیمین صورت اپنی دکہایا الحمد للہ الحمد للہ

ردیف یائے تحتانی

اے تصدق تیرے اجمیر بسانیوالے
سر جہکاتے ہین تیرے در پہ زمانیوالے

ہم کہڑے ہین تیرے دروازے پہ مین پہیلائے
اک نظر اک نظر اے ملک لٹانیوالے

مے کوثر کا کوئی جام ادہر بہی ساقی
دل بہڑک اٹہا ہے اے آگ بجہانیوالے

راہ مین غول بیابان کا ہے کہٹکا مجہکو
ساتھ ہو رہبری او راہ بتانیوالے

مین بہی معذور ہون اے خواجہ معین حق و کل
مجہے مہلت نہین دیتے ہین زمانیوالے

والی ہند ہو تم قطب مشائخ ہو تم
مثل عیسی کے ہو مردونکو جلانیوالے

کوئی آتا ہے تیرے در پہ کوئی جاتا ہے
ایسے لنگر کے تو بہوکے ہین زمانیوالے

مانگنے بہیک تیرے در پہ تو آیا ہے حبیب

دی تصدق میری پگڑی کے بنانیوالے

۷ ۶۹ خواجہ سلیمان پیر کلان توسہ والے سنگڑ والے

ہمکو دکھو غوث زمان توسہ والے سنگڑ والے

حال ہمارا مضطر ہے آپکو سبکو ظاہر ہے

اُٹھ حَم اِٹھ حَم شاہ شہان توسہ والے سنگڑ والے

تم ہو میرے شیخ کبیر میرے مرشد یا مرے پیر

حال مرا ہے تمکو عیان توسہ والے سنگڑ والے

محمد علیشاہ خیرآبادی اُنظُر اِلَینا یا ھادِیْ

نورِ محمد فخر جہان توسہ والے سنگڑ والے

مجکو کچھ ارشاد کرو یہ دل غمگین شاد کرو

چمکا دیجے میری دوکان توسہ والے سنگڑ والے
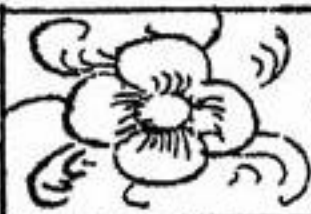
آپکے در پر آیا ہون عمر مین اپنی گزارا ہون

جاؤن مین تمکو چھوڑ کہان توسہ والے سنگڑوالے
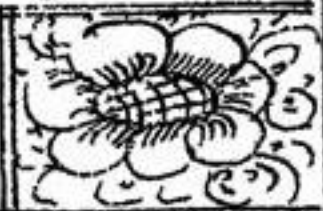
اپنے حبیب خستہ پر لطف وکرم کی کیجے نظر

رحم کرو اب قطب زمان توسہ والے سنگڑوالے

تو نور خدا ہے تو ابن علی — محمد علیشاہ چشتی ولی

تیری خاکپا مجکو اکسیر ہے — ہر اک درد کی ہے دوا آدلی

تیرا نام ہے ورد جان ہر نفس — تیری بات لگتی ہے دلکو بھلی

خدا کے لئے کیجئے جلد حاصل — یہ عاجز کمین کی مرادِ دلی

سبب کیا جو صورت دکہاتے نہین — مجھے پڑ گئی ہے بہت تلملی

کرون عرض مطلب تو حاجت نہین — ہو آگاہ راز خفیّ و جلی

کسیکو دیا آپنے تاج و تخت — کسیکو دیا عارفی کاملی

گناہ گار ہون عفو تقصیر ہو
برائے محمدؐ برائے علیؑ

تری ذات ہی گنجِ اسرارِ معنی
عیان تیرے چہرہ پہ ہے کاملی

تری بات سننے سے عشاق کی
کنول سی کہلا کرتی دل کی کلی

بصارت بصیرت ہوئی اسکو حاصل
تری پاؤن پر جسنے آنکھین ملی

مبارک ہے زاہد کو بس حور و غلمان
مجھے رشکِ جنت ہے تیری گلی

اگر بوریا تیرے در کا ملے
مین جانونگا ہے مسند مخملی

ملتی ہے گہر سے نعمت خواجہ نظام دین کے

اب جان و دل سے اونپر کیونکر نہ ہون مین قربان
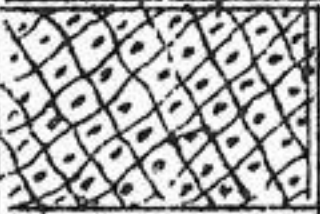
پایا ہون در سے دولت خواجہ نظام دین کے

سارے نظامی فخری حاضر ہین اونکے در پر
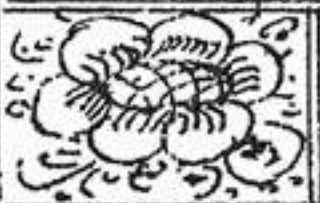
لینے کو خیر و برکت خواجہ نظام دین کے

قسمت مین جسکے ہووے وہ آکے لے ادہر سے

لٹتی ہے یان ولایت خواجہ نظام دین کے

کچھ بہیک اونکے در سے مین مانگنے کو آیا

ہوجائیگی عنایت خواجہ نظام دین کے

ہے ساتون آسمان سے ساتون زمین تلک سب

ہین زیر دست قدرت خواجہ نظام دین کے

ہژدہ ہزار عالم ہے اونکے زیر فرمان
اور تابع حکومت خواجہ نظام دین کے

محشر کے دن اوٹھینگے کہتے ہوئے لحد سے
ہم ہین غلام حضرت خواجہ نظام دین کے

جو مانگنے کو آیا ہے بھیک اونکے در سے
بس ہو گیا عنایت خواجہ نظام دین کے

خواجہ نصیر دین سے حافظ تلک یہ سبکو
در سے ملی خلافت خواجہ نظام دین کے

ہان ذات پاک اونکی ہے رحمتِ دو عالم
ملتی ہے در سے عزت خواجہ نظام دین کے

ہوجائین سیرے دسے لکے مقصد مراد حاصل

یارب برائے حضرت خواجہ نظام دین کے
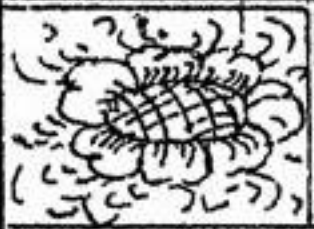
عاجز حبیب خستہ در پہ ہوا ہے حاضر ٭

کچھہ مانگنے کو حضرت خواجہ نظام دین کے

۱۰ ۷۳
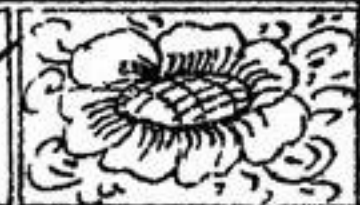
یارب دے مجھے الفت محبوب الٰہی کی ‌ ‌ ہاتھہ آئے میری دولت محبوب الٰہی کی

پامال کیا جسنے شاہونکو جو دہلی کے ‌ ‌ اللہ رے یہ طاقت محبوب الٰہی کی

سلطان مشائخ ہیں سالار ولایت ہے ‌ ‌ حق پاس ہے یہ عزت محبوب الٰہی کی

ہین سارے زمانہ مین جتنے کہ نظامیہ ‌ ‌ ملتی ہے انہین نعمت محبوب الٰہی کی

کمزور نہ جانو تم اے دوستو میرےکو ‌ ‌ ہے دلکو میری قوت محبوب الٰہی کی

فقرا و مساکین کے سلطان ہین بیشبہہ ‌ ‌ کیا جانے کوئی عظمت محبوب الٰہی کی

سب جن و ملک انسان رہتے ہین سدا لرزان ‌ ‌ ہے اونکے تئین ہیبت محبوب الٰہی کی

سرکار نظامی مین جو آیا ارادت سے ‌ ‌ حاصل ہے اوسے بیعت محبوب الٰہی کی

اب عاصی ہزاروں ہی فردوس مین جاتے ہیں | ہر روز یہ ہی عادت محبوب الٰہی کی

ناچیز حبیب اپنے محبوب کا کتا ہے
ہے اوسکو بہت الفت محبوب الٰہی کی

۸ | ۷۴

تیری در کی بس ہے مجھے دار بانی | محمد علیشاہ چشتی نظامی

ذرا آب وصلت سے سیراب کیجے | ستاتی ہے از بس یہ تشنہ دہانی

ہے فرہاد و مجنوں نکے قصے جد ہی | پڑہی ہے یہ سب نے ہماری کہانی

سمجھتے ہیں کعبہ تمہیں اپنا قبلہ | جو ہیں اہل حق اور اہل معانی

تو ہی مجکو لغزش سے گرنے نہ دیو و | سنبہالو کہ از حد ہے اب ناتوانی

روا کیجیے جملہ حاجات اپنی | جہانمیں ہو جبتک مری زندگانی

بہکاری ہوں کچھ بھیک دلواو در سے | کرم کیجیے مجھپہ اے یار جانی

گنہگار عاجز حبیب حزین پر

٨ — تم اپنے کرم سے کرو مہربانی — ٧٨

جد تیرا حیدرِ کرار ہے حافظ مولیٰ — نانا جان احمدِ مختار ہے حافظ مولیٰ

لاکھ بسمل تیری محفل میں ہزاروں ہیں شہید — شور ہے گرمیٔ بازار ہے حافظ مولیٰ

قُم باذنی کی صدا آتی ہے ٹھوکر میں تیرے — کیا قیامت تیری رفتار ہے حافظ مولیٰ

شہِ سلیمانکی تصدق سے ہو تقصیر معاف — یہ گنہ گار خطاوار ہے حافظ مولیٰ

رشکِ خورشید تیرا چہرۂ نورانی ہے — دیدِ حق آپکا دیدار ہے حافظ مولیٰ

اوسکو دکھلادے ذرا اپنا جمالِ انور — جو تیری چشم کا بیمار ہے حافظ مولیٰ

سیکڑوں مست محبت میں ہزاروں ہیں ہوشیار — گھر تیرا خانۂ خمار ہے حافظ مولیٰ

جو کہ آیا تیرے دربار سے خالی نگیا — کیا تیرے فیضکی سرکار ہے حافظ مولیٰ

بیشبہہ مرشدِ عالم ہے مگر میرے لئے — رومی و شبلی و عطار ہے حافظ مولیٰ

فخر دین نور محمد کے لئے رحم کرو — بندہ تقدیر سے لاچار ہے حافظ مولیٰ

مین تو ہون قطرۂ ناچیز تو ہے ابر کرم
تجکو آسان مجہے دشوار ہے حافظ سولی

لوگ کہتے ہین حسین بندہ مسکین حبیب
وہ تیرے در کا نمک خوار ہے حافظ سولی
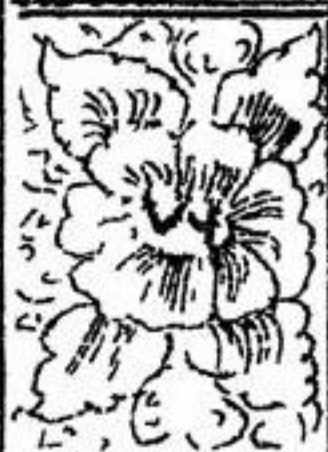
رحم کیجئے مجہپہ محبوب باری
نہو جائے دیکہو کہین میری خواری

ذرا مجہسے ملجاؤ اے شاہ خوبان
میری عمر گذری ہے فرقت مین ساری

اے سلطان مشائخ کے دیکہو گدا کو
ضعیفی کی حالت مین یہ آہ وزاری

تیری ذات ہے رحمت جملہ عالم
یہ صفتین تمہاری ہین اوصاف باری

جہکرا ہے سب عاشقانِ خدا کا
اے محبوب تیری جو نکلی سواری

چمک جائے قسمت کا اپنی ستارا
اگر دیکہہ پاؤن مین صورت تمہاری

میرا مدعا ہے میری یہ تمنا
رہے حالت وجد مین ہوشیاری

تصدق سے گنجشکر کے خدایا
رہے تا قیامت یہ فیضان جاری

اے محبوب یزدان حبیب علی کو
تمہاری عنایت کی ہے انتظاری

ہین در پہ تیرے مرشد رہبر کئے ہمسے
عاشق ہین تیری سبط پیمبر کئے ہم سے

جان نظر کی آئے ہین لیے ہاتھہ مین سر کو
بیٹھے ہین تیری در پہ دلاور کئے ہم سے

صورت کو تیری دیکھکے وہ غیرت لیلیٰ
مجنون سے بنی ہوگئی ششدر کئے ہم سے

مسجد نہین بت خانہ نہین مے کی دوکان ہے
یہان مست ہین آزاد قلندر کئے ہم سے

اے دوست سنو ایسی سخی کا یہ ہے دربار
مفلس تجھے بے آکے تونگر کئے ہمسے

کیا جانون کسے پیر مغان مست بنا دے
ہین ہاتھہ مین لیے شیشہ و ساغر کئی ہم سے

معلوم نہین کسے یہ بہت پیار ہے انکا
یہان سیکڑون بیٹھے ہین مسافر کئی ہم سے

تصویر برابر نہین کھنچتی ہے اونہنکی
حیران و پریشان ہین مصور کئی ہم سے

اسجا سے قدم دیکھو تو اوٹھتا نہین کسکا
یہان بیٹھ گئے آکے بہادر کئی ہم سے

کچھ خوف میں اپنے گناہوں کا نہیں ہے
بخشائینگے وہان شافع محشر کی ہم سے

چلتا نہیں ہے زور یہان سامنے اوسکے
رستم سے یہان ہوگئے لاغر کئی ہم سے

سب عمر گئی خواہش دیدار صنم مین
در پہ مین لگائے ہوئے بستر کئی ہم سے

زنجیر یا طوق محبت ہے گلے مین
یان بہن لئے آنکے زیور کئی ہم سے

عشقی ہون نظامی ہون سلیمانی ہون فخری
صد شکر کے یہان لائے مقدر کئی ہم سے

جب جا کے حبیب عشق کے کوچہ مین جو پہونچا
بیزار ہوئے خویش و برادر کئی ہم سے

حیدرآباد دکن مین تو ہے
نوجوان پیر کہن مین تو ہے

والی ہند معین الدین ہو
آیا اجمیر کے بن مین تو ہے

مانگتا ہون مین تجھی سے تجھکو
میرے ہر شعر و سخن مین تو ہے

ہر تعین مین نئی شان لیا
آیا ہر مرد مین زن مین تو ہے

توہی ہے مین ہون فقط وہم گمان
میرے ہر تار بدن مین تو ہے

یہ چہاتی ہے یہ کہہ کے بلبل
گل مین سنبل مین چمن مین تو ہے

تو حبیب اور تو ہی ہے محبوب
جسم مین جان مین تن مین تو ہے

پلا وہ مئے مجہے ساقی سدا حضور رہے
اور ایسا جام دے ہر دم مجہے سرور رہے

بڑا وہ اکمل کمل ہے شیخ کامل ہے
ہمیشہ قرب ہو دائم جسے حضور رہے

جو کوئی عاشق صادق ہے اپنے مرشد کا
نہ دیکہے آنکہہ اوٹہا کر اگرچہ حور رہے

جو اہل دل ہین اونہین ہوتی ہے تجلی حق
خدا کے فضل سے دل اونکا کوہ طور رہے

کسیکی نیکی بدی سے نہین ہے اونکو کام
جو بیشعور ہین کب اونکی تئین شعور رہے

ہماری رخ پہ ہے عکس جمال مصحف و
اونہین کی چشم پو نکا آنکہو نمین اپنی نور رہے

ہر ایکدم او نہین فیضان ہو رہا ہے حبیب

اگرچہ ظاہر امرشد سے اپنے دور رہے

٩٠ میری مدد کو روز محشر حافظ حافظ ہے

سایہ افگن میرے سر پر حافظ حافظ ہے

جن و انسان حور و غلمان کہتے ہین سارے گبر و مسلمان

حق کا ولی اور ابنِ حیدر حافظ حافظ ہے

جانو اوسکا کام ادا حاجت اوسکی ہو گی روا

وقتِ مشکل جسکی زبان پر حافظ حافظ ہے

شان محمدؐ اور علیؑ کی لے آئے ہین حضرت نے

جمالِ دین کے علم کا دفتر حافظ حافظ ہے

کعبۂ عالمین قبلۂ جان ہر خانۂ تن مین روح روان ہے

ہمکو تیرا روئے انور حافظ حافظ ہے۔

جنکی جد کی شان مین آیا یُطَہِّرَکُمْ تَطْہِیْرًا ہے

نور مجسّم جسم مطہّر حافظ حافظ حافظ ہے ۔

چال ہے اونکی حق کی پسند رتبہ عالی ایسا بلند

دوست خدا کا سبط پیمبرؐ حافظ حافظ حافظ ہے

پورا ہوگا اوسکا سلوک گر ہو مالک یا مملوک

جسکا حامی ہادی رہبر حافظ حافظ حافظ ہے

نفع ملیگا اوسکو خوب ہر طالب پاویگا مطلوب

جسکا حبیبا مرشد اکبر حافظ حافظ حافظ ہے

۸۰
مجھے تیری فرقت گوارا نہین ہے ۔ کوئی تجھسا مجھکو پیارا نہین ہے
۸۱

ذرا کیجے انصاف تا کے جدائی ۔ یہ دل ہی میرا سنگ خارا نہین ہے

بھلا کون ہر وقت مشکل سے دیکھو ۔ جو مرشد کو اپنے پکارا نہین ہے

بہلا حسنِ خوبی مین آیا ماہِ طلعت
کوئی اور تجھسا دل آرا نہین ہے

عرب روم بغداد اجمیر تو سہ
یہ کس جاے تیرا پکارا نہین ہے

سگِ در بنایا مگر وائی قسمت
تیرے در پہ اپنا گذارا نہین ہے

نکل آؤ پردیسے باہر نکل کے
یہ دلمین کسیکا اجارہ نہین ہے

حبیبِ علی کو میرے پیر حافظ
دو عالم مین تجھ بن سہارا نہین ہے

میری التجا ہے خدا کے ولی سے
محمد علی سے محمد علی سے

اگر قرب حق تجھکو منظور ہے
لو لا رکھ تو حافظ محمد علی سے

جسے بوریا اوسکے در سے ملیگا
اوسے کام کیا مسندِ مخملی سے

نہ خالی پہرا اونکے دربار سے کوئی
جو مانگا سو پایا مین اونکی گلی سے

محبت ہے کامل تو سب کچھ ہے حاصل
نہ ذکرِ خفی اور نہ سرِ جلی سے

مین کچھ نہ مانگ کے اونسے لے آؤنگا اب | صبا مجھکو لیجا پھر اوسکے گلی سے

حبیب علی مانگ لے دین و دنیا
محمد علی سے محمد علی سے

سخاوت کے دریا محمد علی | کرامت مین یکتا محمد علی
تمہارے سوائے تمہاری سوائے | نہین کوئی میرا محمد علے
ہون بگڑا ہوا مجھکو آکر بناؤ | پئے شاہ توسہ محمد علے
خدا کے لئے جلد کشتی کو میری | لگا دے کنارا محمد علے
ہوئی اوسکی مشکل تو یکدم مین آسان | جو تجھکو پکارا محمد علی
پریشان خاطر ہون بس اندو ہین | مدد کیجیے مولا محمد علی
رہون تلک ہجر کی آفتو مین | ذرہ شکل دکھلا محمد علی
ہوا ہے نہو گا کوئی حشر تک | شرافت مین تجھسا محمد علے

بہکتا پہرے کب تلک یہ حبیب
اسے راہ بتلا محمد علے

محمدؐ مصطفے سالار دین ہے — نبیؐ ہے رحمۃ للعالمین ہے
تمامی اولیا کل انبیا بھی — اوسی دربار کے سب خوشہ چین ہے
نبی الہاشمی مکی قریشی — کہ دربان جسکا جبرئیل امین ہے
زمین و آسمان مین مچگئی دہوم — گیا جب عرش پردہ نازنین ہے

محبت ہے حبیبِ احمد سے جسکو
اوسیکے واسطے خلد برین ہے

محمد کا سایہ محمد علی ہے — حقیقت مین دیکھو خدا کا ولی ہے
نبی کا نواسا علی کا ہے پوتا — وہ آل نبی ہے وہ حق کا ولی ہے
گنہ گار ہون کیجئے عفو تقصیر — نہایت ہے درد دلکو اب تلملی ہے

وہ ہی قطب وحدت ہی شان رحمت — وہ آل نبی ہی وہ ابن علی ہے

ولا اپنی بخشش کو روز قیامت — محمد علی ہے محمد علی ہے

ملا چین و آرام دونو جہان مین — جسے آبرو تیرے در سے ملی ہے

میرے پیر حافظ محمد علے کا

غلام کمینہ **حبیب علی** ہے

تیرے در کے سوا یا حافظ چشتی — نہین کوئی میرا یا حافظ چشتی

ہون گرچہ برا یا حافظ چشتی — پر ہون مین ترا یا حافظ چشتی

آفات سما و ایسی ہمکو — تو جلد بچا یا حافظ چشتی

ستار عیوب گنہ گاران — دربار تیرا یا حافظ چشتی

تو شاہِ ولایت کا پوتا — مین تیرا گدا یا حافظ چشتی

تیرے در پہ ضعیفی آ پہونچے — کہان جاؤن بھلا یا حافظ چشتی

کشتی ہے ہماری طوفان مین — تو پار لگا یا حافظ چشتی

کر عفو برائے فخر الدین — میری جرم و خطا یا حافظ چشتی

گر سارا زمانہ مجھسے پہرے — تو مست ہو خفا یا حافظ چشتی

دیدار کا تیرے طالب ہون — صورت کو دکہا یا حافظ چشتی

مین کس سے کہون ہماری دلکی — مری کیجے دوا یا حافظ چشتی

سب رنج و مصیبت دور ہوئی — جو در سے پڑا یا حافظ چشتی

سب مشکل اوسکی آسان ہے — جو ورد رکہا یا حافظ چشتی

کر رحم **حبیب** خستہ پر
از بہر خدا یا حافظ چشتی

فلک زیر شانِ محمد علی ہے — ملک دربانِ محمد علی ہے

خریدو یہان دین و دنیا کا سودا — یہ کیا کاروان محمد علی ہے

سنا حسن یوسف کی تعریف جیسی — تو آیا گمانِ محمد علی ہے

ملک کہتے ہین چلیو راہ ادب سے — یہ دیکھو مکان محمد علی ہے

کوئی مست مدہوش عاشق ہی اونکا — کوئی مدح خوان محمد علی ہے

مریدونکو اونکے نہین خوفِ محشر — یہ کیا عز و شان محمد علی ہے

ملایک کہینگے بروزِ قیامت — یہ آیا نشان محمد علی ہے

ہر ایک خادم حافظ دین و دنیا — گلِ بوستانِ محمد علی ہے

وہ فیضان عالی ہی اوس بادشہ کا — ہر ایک جادو کان محمد علی ہے

یہ ہندو دکن اور پنجاب و کوکن — ہر ایک خاندان محمد علی ہے

حبیب علی خلق کہتے ہین جسکو
سگ آستانِ محمد علی ہے

یہ کشتی پار کر میری معین الدین اجمیریؒ — بڑی سرکار ہی تیری معین الدین اجمیریؒ

ہکمشہ

ہمیشہ وصل ہو ہر دم مجھے تیری حضوری ہو
نہ ہووے مجھکو مہجوری معین الدین اجمیری

مجھے صدقہ دلادے خواجہ قطب الدین کاکی کا
کہ ہر دم یاد ہو تیری معین الدین اجمیری

بہت ہون اندنون مضطر اغثنا شہ میرے
خبر لیجے جلد اب میری معین الدین اجمیری

میرے خواجہ میرے مولا تمہارے پاس آسان ہے
مجھے ہے حسین مجبوری معین الدین اجمیری

ملے یک جام ایسا ساقی کوثر کے صدقہ سے
مجھے دایم ہو مخموری معین الدین اجمیری

تیرے در پر میں بیٹھا ہون ضعیفی ناتوانی مین
نہ ہووے مجھکو معذوری معین الدین اجمیری

کہاں تک انتظاری تا بکے مجھکو پریشانی
کرو حاجت میری پوری معین الدین اجمیری

حبیب اللہ بندہ کو جمال اک ذرا دکھلادے
ستاتی ہے تیری دوری معین الدین اجمیری

نظر خواجہ معین الدین چشتی
ادھر خواجہ معین الدین چشتی

عنایت ہو میری آہ و فغان مین
اثر خواجہ معین الدین چشتی

مجھے اب بھیک دینی دیر ہر گز | نگر خواجہ معین الدین چشتی رح

تصدق آپ پر ہین میرے مادر | پدر خواجہ معین الدین چشتی رح

دلادو باغ سے اپنے مجھے تم | ثمر خواجہ معین الدین چشتی رح

مجھے کعبہ مجھے قبلہ ہے تیرا | یہ در خواجہ معین الدین چشتی رح

تمامی اولیا مثلِ ستارہ | قمر خواجہ معین الدین چشتی رح

گلستان مین تمہارے ہووے میرا | شجر خواجہ معین الدین چشتی رح

میری لس راہ مین مضبوط باندھو | کمر خواجہ معین الدین چشتی رح

نبی کے نواسے علی کے پیارے | محمد علیشاہ حافظ ہمارے

تمہاری کہاکے کسی جا پکارین | بُرے ہین تمہارے بہلے ہین تمہارے

تو ہوتی ہی یکدم مین حاجت روائی
مرے پیر و مرشد جو تمکو پکارے

جوانی گئی در پہ آئی ضعیفی
یہ عاجز پڑا ہے تمہارے سہارے

ذرہ پار کر دیجے اب مری کشتی
پڑی ہے یہ دریائے غمکے کنارے

نظر کیجیے اوسپہ لطف و کرم کی
حبیب علی ہے تصدق تمہارے

اوسکے کوچہ مین جا نہین سکتے
جا کے پہر وہانسے آ نہین سکتے

کہربا پاس ہر ولی کے ہے
دلکو کیا کھینچ لا نہین سکتے

حکم حقسے یہ دوستان خدا
قبر سے کیا اوٹھا نہین سکتے

پیر کامل مرید کو اپنے
کیا خدا سے ملا نہین سکتے

شیخ خود اپنی صورت اصلی
ہر بشر کو دکھا نہین سکتے

جب تلک یہ مرید تشنہ نہو
جام مستی پلا نہین سکتے

گر کوئی آدمی امین نہو | کیمیا بہی بتا نہین سکتے
لوح محفوظ جسکے ہاتہہ مین ہو | کیا لکہے کو مٹا نہین سکتے
اہل حق اپنے کل مریدونکو | دیکہتے ہین کہا نہین سکتے
جو ہین محبوب اس زمانہ کے | کیا وہ مردے جلا نہین سکتے
بوالہوس ہر مرید کو مرشد | رب سے ہرگز ملا نہین سکتے
جو کہ مرشد کی مار مین آیا | کوئی اوسکو بچا نہین سکتے
ہووے جسپر عنایت مرشد | اوسکو کوئی ستا نہین سکتے
جز جناب حضور پاک شیخ | کوئی کامل بنا نہین سکتے
گر کوئی ہو مرید نافرمان | پیر تب بہی گرا نہین سکتے

اس حبیب کمین عاجز کے
کوئی دل کو دوکہا نہین سکتے

۹۲

مجھکو مطلب ہے، نہ اب سیات نے حسنات سے
کام ہے دونون جہانمین مجکو تیری ذات سے
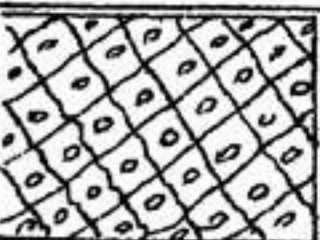
المدد شیخ دوعالم حافظ دنیا و دین
استعانت چاہتا ہون اپنی سب حضرات سے

جمع تہے ایک آئینے مین مختلف شکلون کے ساتھ
کھینچ لایا وہ سکندر نے ہمین ظلمات سے

سب تیری بر آئینگی یکدم مین امید دلی
ملتجی ہر دم رہا کر چشت کی سادات سے

دیکھ لے چشم بصیرت سے تو اپنے یار کو
دید کعبہ کی کیا کر بیٹھہ کر عرفات سے

ہو رہا ہے ہستیٔ موہوم کا دل مین خیال

رہنما جلدی بچاؤ مجھکو اس آفات سے

سات ہے میرے وہی رہتے ہین جسکے پاس ہم

کیا غرض ہے ہمکو بولو قافلہ کے سات سے

ذات مین ہے جو فنا اور دید مین جو ہے محو

بے تعلق ہوگیا ہے نفی اور اثبات سے
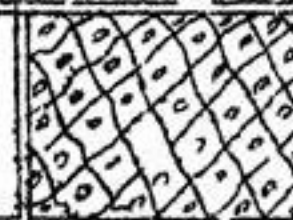
ہین پوجاری ایک بت کی جان و دلسے ای حبیب

١٠

ہی تری ابرو مین قاتل یہ کیسی جلادی

یہ طرفہ دیکھو فتنہ گری ہے یہی فسادی

٩٣

اوٹھون جہانسے جب لیکر توشۂ ایمان

مین جان لیکے نکلا اوسی روز ہے میری شادی

ہوا ہے کام ہمارا بحق خرقۂ شیخ

جو روکے بولا مین انظر الینا یا ہادی

ہین در پہ آپکی آیا ہون دادخواہی کو

اے دادرس فریاد سن لیجیے میری فریادی

ہمارے حال پہ یا شیخ اب رحم کیجے

بحق خواجہ اجمیر و شاہ بغدادی

میرے یہ سخت ہی مشکل اے پیر حاضر باش
رحم کرو میری اوپر بوقت پاک شیخ
کبھی تو راہ بھٹکنے ہوئی نہ جاوینگے
مدد جناب محمد علی ولی اللہ

اے دستگیر نہو جائے میری بربادی
کر اس غلام کی ہو جائے خانہ آبادی
ہمارا حافظ مولا ہے خیر آبادی
عدو تو کرنے لگا ہی میرے سے شدادی

تمام عمر گذاری تیری غلامی مین
حبیب عاجز و مسکین حیدرآبادی

رب عرب بنکے جو آیا مرا جی جانتا ہے
یار جب سامنے ایا میرا جی جانتا ہے
جب تصور تیرا آیا میرا جی جانتا ہی
تیرا ہی شہرہ تہا پہر کیونکہ ترے پیچھے جاییں
غیب سے آکے شہادت مین کیا اپنا ظہور

شاہِ اجمیر کہایا مرا جی جانتا ہے
اپنی صورت جو دکھایا میرا جی جانتا ہے
جو مزا دل نے اوٹھایا مرا جی جانتا ہے
میم کے پردہ مین آیا مرا جی جانتا ہے
مختلف شکل دکھایا مرا جی جانتا ہی

ہون گنہگار و لیکن نہین پروا کچہہ بہی
توہی بخشیگا خدایا مراجی جانتا ہے

خوبرو سارے زمانے کے مین دیکہا لیکن
پر نہ تجہسا نظر آیا مراجی جانتا ہے

راہ کو بہول کے بہٹکا تہا مگر کیا کہنا
جسنے یہ راہ پہ لایا مراجی جانتا ہے

دیکہو نسبت ہے میری یار کی بس صیادی
دام مین جسنے پہنسایا مراجی جانتا ہے

نہین معلوم کہ کس وجہ مین یہ کہتا ہون
پیر کامل نظر آیا مراجی جانتا ہے

دیکہکر خندۂ گل نالہ سے بلبل نے کہا
تو ہر ایک جا نظر آیا مراجی جانتا ہے

اپنا ہر تار نفس ہاتہہ مین جسکی ہے حبیب
ناچا مین جیسا نچایا مراجی جانتا ہے

جو اس جہان مین لیل و نہار باقی ہے
تو جب تلک دل عاشق مین پیار باقی ہے

خزا مین دیکہو تو کیا باغبان کا ہی یہ کرم
ہمارے واسطے باغ و بہار باقی ہے

پہر آجاو سکے لئے ای جنون بیابان مین
تو اب تلک ہی پاؤن مین خار باقی ہے

لیا ہے لاکھونکو صیاد دام مین اپنے
مجھے تو ہنس کے کہا یہ شکار باقی ہے

گیا جو موسم گل ہو گئی خزان ساری
ہمارے باغ مین اب تک بہار باقی ہے

پلایا ساقی نے ہمکو جو ایک جام شراب
کہ اب تک میرے سر مین خمار باقی ہے

تمہارے رخ و کاکل کا اے گل خوبی
مجھے تو شام و سحر انتظار باقی ہے

دم اخیر ہے حاجت روا ادہر آؤ
فقط تمہارا مجھے انتظار باقی ہے

ہم اپنے وقت کے منصور ہین بلا شبہہ
فقط ہمارے لئے ایک دار باقی ہے

تمہارے عشق نے جامہ کی دھجیان جب اوڑائین
نہ جسم زار پہ اب ایک تار باقی ہے

تمہین تو ڈھونڈہتا پھرتا رہا زمانے مین
حبیب ایک فقط کوئے یار باقی ہے
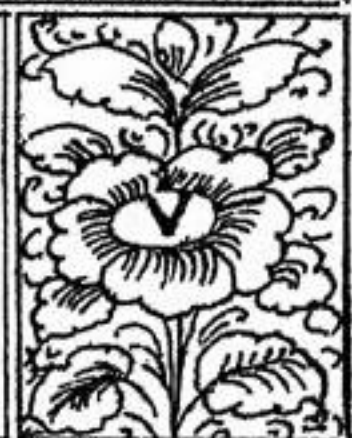
دیکھ کے اونکو ہمتو کانپ رہے
آجتک ہم رقیبو ہانپ رہے

آپ تھے مین تھا اور نہ تھا کوئی
مین ہوا گم تو آپ ہی آپ رہے

سب سے زاید ہو پیر کی الفت
نہوئے اوسکے در کی پیمایش
شاید آجائے وہ نصیبے سے
اوسمین روشن چراغ عرفان ہو

خویش و مادر ہو یا کہ باپ رہے
عمر گذری ہم اوسکو مانپ رہے
دل مین امید رکھکے ٹانپ رہے
جسم سالک کا شل چہانپ رہے

یار آغوش مین ہے اپنے حبیب
ہے یہ غفلت جو اوسکو ڈہانپ رہے

قطب المدینہ یا شیخ یحییٰ
چکر مین آیا اب پار کیجے
عطر واگر کے دیؤ عوض مین
گنج شکر کے گھر سے دلادو
چمکا دو جلدی اب تو ہمارے

مین ہون کمینہ یا شیخ یحییٰ
میرا سفینہ یا شیخ یحییٰ
اپنا پسینہ یا شیخ یحییٰ
ہمکو دفینہ یا شیخ یحییٰ
دل کا نگینہ یا شیخ یحییٰ

حرص و ہوا کو دل سے نکالو | اور کبر و کینہ یا شیخ یحییٰ

مین سر سے چلتا جا کر کہ دیکھون | بازار مینہ یا شیخ یحییٰ

۵

ارحمہ حبیب خستہ ہی تیرے

در کا کمینہ یا شیخ یحییٰ۔

۹۸

میری خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی | تمہین کل اولیاؤنکی دیا حقنی شہنشاہی

خطاب رحمۃ اللعالمین حقسے ملا تمکو | فریدالدین نے دیڈالی تمہین کل ہندکی شاہی

نظام الدین ہمنی حقتعالی سے دعا کی ہے | خداوند دو عالم سید بدہر چہ کہ تو خواہی

حکومت مین ہے تیری جن و انسان ملائک سب | ہی تیری بادشاہت ماہ گیکر کے تا ماہی

۸

حبیبا اولیا غوث و قطب جتنے ہین دنیا مین

ہی سبکے دلمین بے شبہہ تمہاری منزل و جاہی

۹۹

اپنی شکل دکھایا کرتے | اپنا دیوانہ بنایا کرتے

دل سے دل اپنا ملایا کرتے
آنکھہ سے آنکھہ لڑایا کرتے

راہ کو بہول بہٹکتا ہو کوئی
راستا اوسکو بتایا کرتے

اشک کے بدلے شب فرقت مین
آنکھہ سے خون بہایا کرتے

اپنے عشاق کو شاہ خوبان
آپ ہنس ہنس کے رولایا کرتے

جو کبہی مری کہاتی اوسکو
قصہ مجنون کا سُنایا کرتے

ایکدم مین دل پژمردہ کو
قُمْ بِاِذْنِی سے اوٹہایا کرتے
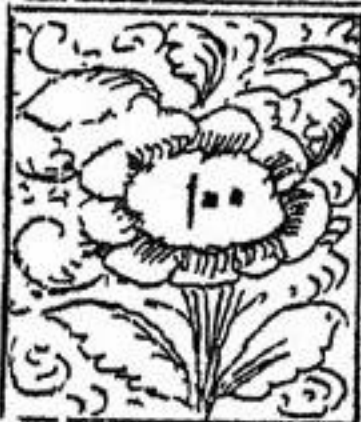
زاہد خشک کو بہی مثل حبیب
اپنا دیوانہ بنایا کرتے

ہجر کے غمسے چہڑادی جو چہڑانا ہی تجہے
وصل کا جام پلادی جو پلانا ہی تجہے

خاک خد مونکی تیری یار عوض سرمہ کے
مری آنکہوںمین لگادی جو لگانا ہی تجہے

لن ترانیکی نکرخوش سخنی ہمسے تو
اپنا دیدار دکہادی جو دکہانا ہی تجہے

غیر کی شکل سے میرے دلمین نہ آجائے کہین
کب تلک رنج و تعب مین تیری فرقت کے رہون
قبر پر آ کے ذرہ رشک مسیحا مجکو

اپنی تصویر جما دے جو جمانا ہے تجھے
اپنے رو تو نکو ہنسا دے جو ہنسانا ہی تجھے
ایک ٹھوکر سے جلا دے جو جلانا ہی تجھے

۶

اس حبیب دل آشفتہ کو اے جان جہان
اپنے کوچہ مین بٹھا دے جو بٹھانا ہی تجھے

۱۰

خواجہ سلیمان حافظ چشتی
فخر جہان اور نور محمد
اَحَدْ دَا اَحَدْ دَا اِرْحَمْ اِرْحَمْ
میرے آقا پشت و پناہ
در پر تیرے حاضر ہین

پار لگا دو میری کشتی
دیکھو میرا حال زشتی
نفس عدو سے ہوا ب گشتی
دو جہان کے میرے پشتی
ہندو مسلمان سارے گشتی

اوسکے در کا ہو نمین حبیب

(٦) کہتے ہین جسکو چشتی بہشتی (١٠٢)

رحم اب احمدِ مختار کیجیے — کرم یا حیدر کرار کیجیے

سلیمان زمان حافظ کا صدقہ — ہماری ناو جلدی پار کیجیے

جما کر دل مین طالب شکل مرشد — اوسے تو اب گلے کا ہار کیجیے

ملا کر عین و شین و قاف کو تم — یہہ نسخہ وصل کا تیار کیجیے

سوا اپنے در کے پیر حافظ — کسیکا مست مجھہ لاچار کیجیے

(٨) حبیب خفتہ کو اے ماہ خوبان — جگا کر اب اوسے ہشیار کیجیے (١٠٣)

گنجینۂ اسرار الٰہی تو ہے — اور حکم دہ امر و مناہی تو ہے

سب ارض و سما یہ ہی حکومت تیری — اور سلطنت شوکت و جاہی تو ہے

سلطان مشایخ ہے تیری ذات پاک — معشوق ہے محبوب الٰہی تو ہے

یا رحمۃ عالمین یا خواجہ نظام — ہم عاجزونکی پشت و پناہی تو ہے

سلطان سلاطین تجھکو کہتے ہین
حق پاس سے لایا بادشاہی تو ہے

یا خواجہ نظام دین محبوب الہ
بیدادو دلونکی دادخواہی تو ہے

بنتے ہین تیرے درسے قطب و افراد
بخشندہ فیض لاتناہی تو ہے

کیونکر نہ تصدق رہے تجھپہ حبیب
مرشد ہے امام و قبلہ گاہی تو ہے
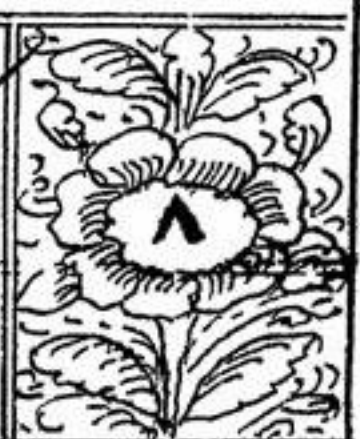
میرے پیر حافظ محمدؐ علی کی
ہے تنویر حافظ محمد علی کی

کلام خداؐ اور کلام محمدؐ
ہے تقریر حافظ محمد علی کی

مرے سینہ مین دلمین لخت جگر مین
ہے تصویر حافظ محمد علی کی

پڑے طوق گردن مین اور پاؤن مین
ہے زنجیر حافظ محمد علی کی

بفضل خدا سب مرید و دلمین
ہے تاثیر حافظ محمد علی کی

جماعت مین کل اولیا اصفیا کے
ہے توقیر حافظ محمد علی کی

محبت کی دلمین یہ عشاق کے | لگی تیر حافظ محمد علی کی

۱۲ — ۱۰۵

جو الہام حق ہے بلاشک حبیب
ہے تدبیر حافظ محمد علی کی

مین تیرے در کا گدا ہون یا نبیؐ
نام پر تیرے فدا ہون یا نبیؐ

رحمۃ اللعالمین کیجے رحم
رنج و غم مین مبتلا ہون یا نبیؐ

یا شفیع المذنبین فریادرس
معصیت مین مین بھرا ہون یا نبیؐ

دستگیری کیجئے شاہ امم
اندنون بدیست پا ہون یا نبیؐ

علم اسرار الٰہی کیجئے وا
بے لکھا اور انپڑا ہون یا نبیؐ

مجکو صدقہ فاطمہؓ کا دیجئے
مانگتا در پر کھڑا ہون یا نبیؐ

اور ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ کا
تمسی صدقہ مانگتا ہون یا نبیؐ

پار جلدی کیجئے میرا جہاز
بحر عصیان مین پڑا ہون یا نبیؐ

بادشاہان جہانسے کیا غرض
رنج و غم مین بیکسی کیحال مین
با ادب اور دست بستہ حال دل

تیرے در کا مانگتا ہون یا نبیؐ
نام تیرا پڑہ رہا ہون یا نبیؐ
عرض تمسے کر رہا ہون یا نبیؐ

اس حبیب خستہ کی لیجئے خبر
آپکے در کا گدا ہون یا نبیؐ

اب دکہا شکل دل آرا مجہے
ایسے نبیؐ کا تو مین ہون امتی
کوئی نہین ہے مرا اب دادرس
چہوڑ نجاؤ رہو نزدیک اب
قبلہ ہے کعبہ ہے میرے رہنما
روتے ہوئے لیلی سے مجنون کہا

کہ تیرے ہجر نے مارا مجہے
کانپ گیا دیکہہ نصارا مجہے
آپکے در کا ہے سہارا مجہے
تم سوا دم بہر نہین یارا مجہے
آپکی صورت کا نظارا مجہے
شکل دکہا اپنی دوبارا مجہے

مجھسا جہان مین تو نہا زشت رو
خوب وہ مشاطہ سنوارا ہے مجھے

دوڑتا ڈرتا ہوا حاضر ہوا
سنتے ہوی جب وہ پکارا ہے مجھے

یار کے سرکار کا ادنی گدا
دکھتا ہے اسکندر و دارا ہے مجھے

قتل ہوا سامنے دلدار کے
تیغ ہے ابرو کا اشارا ہے مجھے

ایک نظر آنے لگا ہر طرف
روم و حلب بلخ و بخارا ہے مجھے

حسن مقید مین ہی مطلق عیان
آیا نظر مین جو نگارا ہے مجھے

۱۰۶

قلزم وحدت مین پڑا ہون حبیب
ملتا نہین جسکا کنارا ہے مجھے

۱۰۷

پلا ساقیا مجکو وہ جام آبی
نکلجائے جس سے یہ دل کی خرابی

ہمیشہ رہون مست و مدہوش ساقی
شراب طہورا کا ہونین شرابی

یہ سائل کھڑا کر رہا ہے سوال
ملے تیرے در سے مجھکو رکابی

جو رہتی تہے مدت سے پردو نمین ہم
دل و دیدہ لخت جگر ہی کباب

نکل آئے باہر ہوئی بے حجابی
یہ سب کہہ رہے ہین شرابی کبابی

۱۳

حبیب کمین ہے تمہارا غلام
خبر لیجئے آکے اوسکی شتابی

۱۰۸

یہ اپنی دعا ہے حافظ جی سی
کوئی دنیا چھوڑ ہوا تارک
اس عاجز مسکین کمترکو
وہ انچہہ ریم کے جسنے پڑا
سب کام ہوئے ہین اوسکے روا
خالی نہ پہرا خالی نہ گیا
کچہہ اور نہ ہوا کچہہ اور بنا

ہر شام و پگاہ ہے حافظ جی سے
جب عشق ہوا ہے حافظ جی سے
سب کچہہ ہے ملا ہی حافظ جی سے
سب سیکہہ لیا ہے حافظ جی سے
جو عرض کیا ہے حافظ جی سے
جو آکے ملا ہے حافظ جی سے
کچہہ جسنے پڑا ہے حافظ جی سے

کوئی دین لیا کوئی دنیا مانگا
کوئی حق سے ملا ہے حافظ جی سے

توصیف اونہونکی کس سے ہو
جب راضی خدا ہے حافظ جی سے

کوئی عاشق صادق کو حق کا
عرفان ہوا ہے حافظ جی سے

جو دلکی مراد اونسے چاہا
سب کام ہوا ہے حافظ جی سے

سب ہند و دکن پورب کو کن
کیا شور مچا ہے حافظ جی سے

ناچیز حبیب خستہ کمین نے
کچھہ مانگ لیا ہے حافظ جی سے

نہ تنہا فقط اک مری جان ہے
ہزاروں ہی جان تجھپہ قربان ہے

نبی کا نواسا ہے پوتہ علی کا
تو سلطان ہے این سلطان ہے

دیا ہے تجھے حق نے ایسی حکومت
دو عالم تیرے زیر فرمان ہے

یہہ کہتے ہین انسان و جن و ملائک
محمد علی فخر دوران ہے

کنیزک ہین حورین تو غلمان غلام | تیرے حکم مین جن و انسان ہے

نگر خوف محشر حبیب کمین تو
مدد پر تیرے شہ سلیمان ہے

قصیدہ

کون ہے میرا تمہارے در سوا | رحمت اللعالمین دیکھو ذرا

آسرا ہے ہمکو تیری ذات کا | رحم کر بندے پہ محبوب خدا

تیرا سلطان السلاطین نام ہے | رحم کرنا مجھپہ تیرا کام ہے

تیرے در کا آسرا ہے مجھکو بس | یا نظام الدین میری فریاد رس

دستگیری کیجیے شاہ زمن | یا نظام الدین بحق پنجتن

دستگیر بیکسان دیکھو ادہر | یا نظام الدین لو میری خبر

رحم کی مجھپہ کرو جلدی نگاہ | یا نظام الدین محبوب آلہ

بادشہ محبوب تمہارا کرم ہو
اب تو سلطان المشائخ رحم ہو

تم ملک فقرا مساکینون کے ہو
اور سلطان کل سلاطینون کے ہو

یا نظام الدین چشتی اب میری
پار جلدی کیجئے کشتی میری

آپکے در کا ہے بندہ خانہ زاد
یا نظام الدین سنو تم میری داد

سب بہین نیک ہین یک مین ہون بد
یا نظام الدین ہے وقت مدد

جلد سن لیجے میری فریاد کو
یا نظام الدین پہنچو داد کو

در پہ حاضر ہے تمہارے یہ غلام
یا نظام الدین کیجے اسکے کام

اپنے در سے کر کے بھیجو مجھکو شاد
یا نظام الدین میری اب دیجے مراد

عقد حل ہون اس دل غمگین کے
واسطے خواجہ فریدالدین کے

حل مشکل کیجے میری ضرور
یا نظام الدین ادہر دیکھو حضور

یہ حبیب خستہ ہے تیرا غلام

المدد یا شیخنا خواجہ نظام

شجرہ طیبات سلاسل چشتیہ بہشتیہ قدس اسرارہم

شجرہ شریف چشتیہ بہشتیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام اے تاج بخش اولیا
رحمت عالم محمد مصطفےٰ

السلام اے حضرت مشکلکشا
کرمدد مجھپر علیؓ شیر خدا

السلام اےخواجہ بصری حسن
کرعنایت مجکو حب پنجتن

السلام اے عبدواحد ابن زید
رنج و غم مین ہوگیا ہون سخت قید

السلام حضرت فضل ابن عیاض
کرعطا میرے تئین زہد و ریاض

السلام ایمقتدا اے اولیا
خواجہ ابراہیم ادہم بادشاہ

السلام اب عشق کی ہو می کشتی
یا سدید الدین حذیفہ مرعشی

السلام اے عالم ہر طیر و سیر
حضرت خواجہ امین الدین ہبیر

السلام حضرت علو دینور
جلد مطلب میرے دلکی لا تو بر

السلام اے چشتیوں کے تاج سر
خواجہ بو اسحاق چشتی نامور

السلام اے چشتیوں کے پیشوا
یا ابو احمد شہ ہر دو سرا

السلام اے دردمندونکی دوا
حضرت خواجہ محمدؐ رہ نما

السلام اے یوسف چشتی میری
پار جلدی کیجیے کشتی میری

السلام ایخواجہ مودود چشت
روضۂ دل ہو میرا رشک بہشت

السلام اے پیر ما حاجی شریف
رنج و غم سی ہو گیا ہوں میں نحیف

السلام اے خواجہ عثمان ہرونی
دو جہان سے کیجیے مجکو غنی

السلام اے دہلوی قطب مدار
خواجہ قطب الدین کعکی بختیار

السلام اے شاد میرے دلکو کر
یا فرید الدین یا گنج شکر

السلام اب رحم کی کیجئے نگاہ　　یا نظام الدین محبوب الہ

السلام اب ہوئی تازہ میرا باغ　　یا نصیر الدین کرو روشن چراغ

السلام اب دور ہو رنج و تعب　　یا کمال الدین علامہ لقب

السلام اب کیجئے میری مدد　　یا سراج الدین محبوب صمد

السلام اشاہ ہو قطب حزین　　حضرت شیخ المشایخ علم دین

السلام اب دفع ہو میری بلا　　شیخ محمود عرف راجن پیشوا

السلام اب بخشدے میری خطا　　شاہ جمال الدین جمن رہنما

السلام اب رحم کر شیخ انام　　جب حسنؓ ہے اور محمد تیراتام

السلام اے مظہر اللہ الصمد　　المدد شیخ محمد المدد

السلام اے قطب بشیر السلام　　رحم کر یا شیخ یحییٰ ذوالکرام

السلام اے راحت جان علی　　شہ کلیم اللہ جہان آبادی ولی

السلام اے زینت اورنگ چشت
یا نظام الدین ہو تازہ میر اکشت

السلام اے کاشف سرِ نہاں
المدد یا فخرِ دین فخرِ جہاں

السلام اے دافع رنج و بلا
خواجۂ نور محمدؐ با صفا۔

السلام اے حضرت روشن ضمیر
تو سوئے خواجہ سلیمان دستگیر

السلام ہے مجکو از بس بیکلی
خواجۂ حافظ محمدؐ یا علی

۲۸ ۱۲

اس حبیب خستہ کا دلشاد کر
یک نظر اے شاہ خیر آباد کر

شجرۂ شریف منظوم چشتیہ بہشتیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد اوس خالق اکبر کے لئے
شان پیرونکی بنائی جسنے

تہا کسی وقت مین در پردۂ غیب
کیا پہر اپنے کو ظاہر لاریب

ہر تعین مین تشخص کا لباس
پہنا کس خوبی سے وہ رب الناس

سب شیونات ہین اوسکی ہر جا
کعبہ و دیر مین ہے جلوہ نما

اوسکے ہر رنگ مین ہے رنگینی
اوسکے ہر گل مین ہے نکہت بھینی

خود کسی جا کہا رب ارنی
لن ترانی کی کہین خوش سخنی

کہین وہ شکل عرب بن آیا
نام احمد پہ پڑھا صل علے

اسد اللہ علے کہلایا
باپ حسنین کا خود آپ بنا

گہہ حسن بصری کے خرقہ مین شاد
عبد واحد کو کیا کچھہ ارشاد

کبھی ہو خواجہ فضیل ابن عیاض
ابن ادہم سے لیا خوب ریاض

نام رکھہ خواجہ سدید الدین کا
فیض پھیلایا امین الدین کا

کبھی ہو خواجہ علو دینوری
زیر فرمان کیا دیو و پری

ابو اسحاق وہ بنکر شہ چشت
دیا سب اپنے مریدونکو بہشت

پہنکر وہ ابو احمد کا لباس — کیا خود خواجہ محمدؐ کی پاس

آپ لے یوسف چشتی کا جمال — خواجۂ مودود کو بخشا ہے کمال

بنکے خود خواجۂ حاجی شریف — کیا عرفان بیان خوب لطیف

بنکے خود خواجۂ عثمان ہرون — شاہ اجمیر کو بخشا جو بن -

خود معین الدین حسن سجزی ہو — بس خلافت دیا قطب الدین کو

حضرتِ خواجہ فرید الدین ہو — کیا محبوب نظام الدین کو

آئے صورت مین نصیر الدین کے — بنگئے کام کمال الدین کے

پہنکے خرقہ سراج الدین کا — دیا روشن کیا علم الدین کا

شیخ محمود ملقب راجن — اوسکا فرزند جمال الدین جمن

نام رکھہ حسن محمد اپنا — جانشین شیخ محمد کو کیا

آپ یحیی المدنی بن آیا — پہر کلیم اللہ جہان بادی ہوا

شاہِ اورنگ نظام الدین ہو
نام رکہہ نور محمدؐ اپنا
شان حافظ کی وہ لیکر آیا

اوسنے تعلیم کی فخر الدین کو
بادشاہ خواجہ سلیمان کو کیا
خود محمدؐ بعلے کہلایا

خیر آباد کیا اپنا مکان
ہوا محبوب حبیب دوجہان

شجرہ شریف منظوم چشتیہ بہشتیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اول و آخر تمہین تو ہو
ہان یہ حبیبِ مضطر کے
شانِ محمدؐ سے علے عیان
خواجہ سلیمان پیر کلان

باطن و ظاہر تمہین تو ہو
حافظ و ناصر تمہین تو ہو
خلق کے رہبر تمہین تو ہو
اظہر و اطہر تمہین تو ہو

نورِ محمد فخرِ زمان — مہرِ منور تمہین تو ہو

حضرتِ خواجہ فخر الدین — حقکے صفدر تمہین تو ہو

شاہِ نظام الدین یکتا — خلق مین بہتر تمہین تو ہو

حضرتِ شیخ کلیم اللہ — جگ مین برتر تمہین تو ہو

قطبِ مدینہ اے یحییٰ — سب کے دلبر تمہین تو ہو

شیخ محمد قطبِ زمان — حق کے دلاور تمہین تو ہو

حسن محمد پیرِ جہان — حسن مین خوشتر تمہین تو ہو

شاہ جمن جمال دین — خلق کے افسر تمہین تو ہو

حضرتِ راجن شہ محمود — حق کے ذاکر تمہین تو ہو

علم الدین او شیخ سراج — علم کے دفتر تمہین تو ہو

کمال دین او شیخ نصیر — نورِ مطہر تمہین تو ہو

نظامِ دین محبوبِ الٰہ — عشق کے محضر تمہین تو ہو

حضرتِ شیخ فرید الدین — سبکے مہتر تمہین تو ہو

حضرتِ خواجہ قطب الدین — ماہِ منور تمہین تو ہو

حضرتِ خواجہ معین الدین — ہند کے سرور تمہین تو ہو

عثمان ہرونی حاجی شریف — حق کے غضنفر تمہین تو ہو

قطب الدین مودود جہان — فیض کے مظہر تمہین تو ہو

شیخِ زمان بو یوسف چشتی — دین کے ناصر تمہین تو ہو

خواجہ محمّد مرشدِ پاک — خلق مین شاکر تمہین تو ہو

آپی احمدِ ناصرِ دین — شاہ مظفر تمہین تو ہو

حضرتِ خواجہ ابو اسحاق — چشت کے سرور تمہین تو ہو

خواجہ علو اور امینِ دین — شاکر و صابر تمہین تو ہو

خواجہ سدید اور شہ ادہم
طبیب وطاہر تمہین تو ہو

حضرتِ خواجہ شاہِ فضیل
خلق کے زیورہ تمہین تو ہو

عبد واحد ابن زید
مرشد اکبر تمہین تو ہو

حضرتِ خواجہ حسن بصری
بصر کے مبصر تمہین تو ہو

راکب دُلال شاہ نجف
علی حیدرہ تمہین تو ہو

احمد مرسل حق کے حبیب
شافع محشر تمہین تو ہو۔

شجرۂ شریف چشتیہ بہشتیہ منظوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد علیشاہ اپہی تو ہو
میرے مولا آپہی تو ہو

خواجہ سلیمان پیر کلان
تو سر کے آقا آپہی تو ہو

نورِ محمدؐ مہر کرم — لطف کے بیضا آپہی توہو

دہلی کے خواجہ فخرالدین — مرشد یکتا آپہی توہو

نظام دین اورنگ ہدے — خیر و تقویٰ آپہی توہو

کلیم اللہ شیخ جہان — حق سے گویا آپہی توہو

قطب مدینہ محی شرع — حضرت یحییٰ آپہی توہو

شیخ محمد چشتی بیشک — مرشدِ دانا آپہی توہو

حسن محمد قطبِ زمان — مرکزِ عقبیٰ آپ ہی توہو

شیخ جمال الدین حسن — حسن مین یکتا آپہی توہو

شیخ محمود ملقب اجن — مہرِ تجلےٰ آپ ہی توہو

حضرت خواجہ علم الدین — علم کے دریا آپہی توہو

شیخ سراج الدین چشتی — محب مولا آپ ہی توہو

کمال دین علامہ لقب — عالم یکتا آپہی تو ہو

حضرت خواجہ نصیر الدین — ناصر دنیا آپ ہی تو ہو

نظام دین محبوب الٰہ — فرید مولے آپہی تو ہو

قطب الدین کاکی اوشی — قطب معلیٰ آپہی تو ہو

حضرت خواجہ معین الدین — خواجۂ والا آپ ہی تو ہو

شجرۂ چشتیہ بہشتیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محمد مصطفےٰ میری خبر لو — رسول کبریا میری خبر لو

علی شیر خدا میری خبر لو — ذرا مشکل کشا میری خبر لو

ہو کل کے پیر خواجہ حسن بصری — امام دوسرا میری خبر لو

ذرا اے عبد واحد ابن زید آپ — پئے شیر خدا میری خبر لو

فضیل ابن عیاض یار ریاضت — یہی ہے التجا مری خبر لو

امان الارض ابراہیم ادہم — بلخ کے بادشاہ میری خبر لو

سدید الدین حذیفہ مرعشی اب — برائے ھَل اَتی میری خبر لو

امین الدین ہبیرہ شاہِ بصرہ — بحقِ مرتضیٰ میری خبر لو

علو [illegible] عالی مراتب — پئے شاہِ دنی میری خبر لو

ابو اسحاق چشتی خواجۂ دین — امام اولیا میری خبر لو

ابو احمد شہنشاہ فرسافت — گل باغ رضا میری خبر لو

جناب شیخ دین خواجہ محمدؐ — جہاں کے پیشوا میری خبر لو

ابو یوسف عزیز مصر معنیٰ — تمہارا ہوں گدا میری خبر لو

جناب قطب دین مودود چشتی — اسیر غم ہوں آ میری خبر لو

مدد حاجی شریف زندنی ہو — ہوں بندئ بلا میری خبر لو

دہائی خواجہ عثمان ہرونی کی ۔ حبیب اللہ کا میری خبر لو

معین الحق معین الدین چشتی ۔ سراپا ہے بلا میری خبر لو

جنابِ خواجہ قطب الدین کاکی ۔ ہو قطب اولیا میری خبر لو

فرید الدین مسعود شکر گنج ۔ ہو زہد الانبیا میری خبر لو

نظام الدین سلطان المشائخ ۔ کہ محبوب خدا میری خبر لو

نصیر الدین چراغِ دہلوی اب ۔ نصیر الاولیا میری خبر لو

کمال الدین علامائے عالم ۔ علیم و رہنما میری خبر لو

سراج الحق سراج الدین چشتی ۔ سراج الاولیا میری خبر لو

جناب خواجہ علم الحق و الدین ۔ ہو دریا علم کا میری خبر لو

جناب شیخ محمود عرف راجن ۔ گدا ہون آپکا میری خبر لو

جمال الحق والدین شیخ جمن ۔ ہے آلِ عبا میری خبر لو

حسن ہے با محمد نام نامے — دلیل الاتقیا میری خبر لو

محمد چشتی اے شیخ زمانہ — ادہر دیکھو ذرا میری خبر لو

مدد قطب مدینہ شیخ یحییٰ — برائے مصطفیٰ میری خبر لو

کلیم اللہ جہان آبادی چشتی — کلیم کبریا میری خبر لو

نظام الحق والدین نیب اورنگ — دکن کے شہنشاہ میری خبر لو

جناب خواجہ فخر الدین چشتی — شہ ملک ولا میری خبر لو

ترحم خواجہ نور محمد — ہوں اہلبیت وپا میری خبر لو

مدد پیر کلان خواجہ سلیمان — شہ تونسہ ذرا میری خبر لو

تمہیں حافظ محمد یا علی ہو — امام و پیشوا میری خبر لو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی تصدق تیری ذات کا — محمد کی الفت ہو مجکو عطا

الٰہی بحق علے ہدیٰ — مددگار میرے ہون شیرِ خدا

الٰہی بحقِ امامِ حسین — رہون مین ہمیشہ بہ آرام چین

الٰہی وہ سجادِ زین العباد — رکھین اس گنہ گار کے دلکو شاد

الٰہی جنابِ امام ہمام — مدد پر ہون باقر علیہ السلام

الٰہی ہو اب گرم میری دُکان — پئے جعفرِ صادق رازدان

الٰہی ہو اب جلد یسے میرا کام — مدد پر ہون موسی کاظم امام

الٰہی طفیل سے علی رضا — ہو ضامن کہ صدقہ سی دفع بلا۔

الٰہی پئے شیخ معروف کرخ — نہ آئے میری پاس آفات چرخ

الٰہی بحق بنجم الامم — ہو سری سقطی کا مجھپر کرم

الٰہی نہ دلمین میرے آوے کید
سدا خوش رہین مجھسے خواجہ جنید

الٰہی ہو رحمت تیری بحساب
بلطف ابوبکر شبلی جناب

الٰہی رہون سبکے دلمین عزیز
پئے عبدِ واحد بن عبدالعزیز

الٰہی ابی الفرح یوسف سدا
کرین جلد حاصل میرا مدعا

الٰہی ابی الحسن ہنکار سے
مجھے عشقِ احمد کی دولت ملے

الٰہی فدا شامی و رومی ہے
علی بن مبارک جو مخزومی ہے

الٰہی مجھے غوثِ صمدان کی
محبت ملے شاہِ جیلان کی

الٰہی مجھے سہروردی کی خاطر
رحم کر پئے بونجیب عبدِ قاہر

الٰہی پئے شیخ عمّار یاسر
عطا کر مجھے جام الفت کا ساغر

الٰہی مجھے آفتون سے بچا
پئے نجم دین کے جو مشہور کبریٰ

الٰہی مجھے مجدد دین کے لئے
تو اب بخشدے جو گناہ ہم کئے

الٰہی مرے حال پر کرم کر
بحق علی لا الٰہ اب رحم کر

الٰہی مرادین وہ دیوین ولی
جو ہین احمدؐ جوزقانی ولی

الٰہی پئے نورِ دین بالکبیر
رہون عشق احمد مین قایم اسیر

الٰہی پئے شاہ سمنان کے
علاء الدولہ قطب فتیان کے

الٰہی ملے غوث کی واربانی
پئے شیخ محمود اور مزدقانی

الٰہی رہون ساتھہ ایمان کے
کہ سید علی شاہِ ہمدان کے

الٰہی پئے خواجہ اسحاق ختلان
عنایت ہو بندیکو ابغی ایمان

الٰہی مرے دلمین ہو اوسکا نقش
جو سید محمدؐ ہین اور نوربخش

الٰہی محمد علی نوربخش
میرے سب گنہ اونکے صدقہ سی بخش

الٰہی طفیل محمد غیاث
نہ آئے مرے لب پہ اب الغیاث

الٰہی حسن اور محمد کے پئے
ہمیشہ سجے دلمین یا ہو کے نئے

الٰہی مری دلمین ہی خوف از حد — مجھے بخشدی بہر شیخِ محمدؐ

الٰہی لگا بار میرا سفینہ - — پئے شیخ یحییٰ قطب مدینہ -

الٰہی رکھین لطف ارشاد کے — کلیم اللہ شاہ جہان آباد کے

الٰہی نکالین وہ دلکی مراد — کہ شیخِ نظام الدین اورنگ آباد

الٰہی بہت جلد نعمت ملے — محب النبی فخرِ دین سی مجھے

الٰہی روا جملہ حاجات ہو — مدد خواجہ نور محمدؐ کرو

الٰہی تو کر پار اب میری کشتی — پئے شاہِ تونسہ سلیمان چشتی

الٰہی عنایت ہو اونکی ولی — جو ہین پیر حافظ محمدؐ علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمدِ خالقِ ارض و سما
بعد نعتِ حضرت خیر الورا

عرض کرتا ہے حبیبِ خاکسار
خدمتِ احباب میں با انکسار

یہ رسالہ ہے حبیب العارفین
مشتمل بر حال عرس اہل دین

معنی لفظ عَروس و عِرس و عُرس
سن لغت تا کام آوے وقت پرس

ہے عروس آیا زبسی جان لو
اسکے معنی دولہ تم پہچان لو

عِرس ہے ہاں یہ سی دُلہن کی ذات
عُرس ہے جو پیش سے وہ ہے برات

دربیان تحقیق عرس

اس بیانسے یہاں غرض کچھ اور ہے
عرس کی تحقیق کا اب دور ہے

اولیا نقل مکان کرتے ہین جب
طالب انکی فاتحہ کرتے ہین سب

عرس اوسکا نام ٹھہرا کس لئے
وجہ اوسکی مجھسے اب سن لیجئے

اولیاء اللہ کے مرتے نہین
شک نہ لاؤ اسکو تم جانو یقین

بلکہ جب نقل مکان کرتے ہین وہ
زندہ رہتے ہین نہین مرتے ہین وہ

جب مجرد جسم سے ہوتے ہین وہ
مثل دولہن لحد مین سوتے ہین وہ

ذاتِ حق سے اونکا ہوتا ہے وصال
عام لوگو نپر نہین کہلتا یہ حال

جیسے فرماتے ہین حضرت مولوی
بہی اسی مضمون کو اندر مثنوی

آمد آن وقتیکہ من عریان شوم
جسم بگذارم سراسر جان شوم

نقل جب کرتے ہین خاصانِ خدا
جلوہ گر ہوتا ہے فیضانِ خدا

یک تجلی خاص اونپر ہوتی ہے
ہوش ہر فرد و بشر کی کہوتی ہے

سال مین جس حلت کے دن اے ذیشعور
اوس تجلی کا تو ہوتا ہے ظہور

ایسا جلوہ ان پرا تو نہین کہین
غیر عرس اولیا دیکہا نہین

اسلئے اسدن کا ٹہرا عرس نام
اس سے ہوتا بہرہ ور ہر خاص و عام

دربیان آداب عرس

حضرتِ شیخ المشایخ نورِ حق | رحمتِ باری کی جو ہین مستحق
ہی محمد انکا نام اور چشتی ہین | طالبونکے واسطے وہ کشتی ہین
ایک ہی اونکی کتابِ مستطاب | ہی ادب ہین طالبونکی وہ کتاب
اوسمین یعنی ارشاد فرماتے ہین وہ | راہِ حق اسطرح دکھلاتے ہین وہ
اولیا اللہ کے اعراس کا | تم کرو حقِ رعایت سب ادا
تا مدد سے اونکی تم ہو بہرہ ور | دسترس حاصل ہو تمکو خیر پر
اولیاؤنکے تم ایام وفات | یاد رکھو مثل فرض اور واجبات
بلکہ وہ وقت اور گھڑی بھی کہو یاد | اوسگھڑی اوسدن بروے اعتقاد
جو تمہین مقدور ہو کہانا پکاؤ | یا کہ شیرینی بصدق جان منگاؤ
فاتحہ دلواؤ اونکے نام پر | چست باندھو تم کمر اس کام پر

عرسمین ارواح پاک اولیا | ہوتے ہین حاضر بلا وشک ذرا
خیر اونکے نام پر جو کرتے ہین | صدق سے اوسکا پیام دل دیتے ہین
دیتی ہین اونکو دعا ارواح پاک | ورنہ پہر جاتے ہین ہوکر دردناک
گر مزار اونپر نہ طالب جا سکے | اور نہ خدمت کچھہ بجا وہ لا سکے
حسب مقدور اپنے وہ سامان کرے | فاتحہ اونکا بصدق جان کرے
گر نہووے یاد رحلت کی گہڑی | رات و دن نہین رحلت اونکی جب ہوئی
فاتحہ دے اُنکا دن یا رات کو | ہاتہہ سے کہووے نہ اس حسنات کو
گر نہ اوسکو یاد روز اور ماہ ہو | وقت رحلت سے نہ وہ آگاہ ہو
جب جب کا ماہ آوے طالبو | پہلی رات آدینہ کی یا روز ہو
انبیا اور اولیا کی روحون پر | فاتحہ دلوا کے ہو تم بہرہ ور
قطب الاقطاب جہان نیکوئی | ہین نصیر الدین چراغ دہلوی

عرس اونکا حضرت گیسو دراز / کرتے تہے کس دہوم سی با صد نیاز

جب جہانمین آتا تہا ماہِ صیام / ہوتی جب اٹہاروین شب نیکنام

کہانا کہلواتے تہے اونکے نام پر / خرچ کرتے تہے بہت اسکام پر

ونکو بہی دیتے تہے انکا فاتحہ / فاتحہ کا کرتے تہی یون خاتمہ

فاتحہ دینے مین ہان اے طالبو / ہین برابر رات دن تم جان لو

اور جانو رات دن آیندہ کے / ہین برابر فاتحہ کے واسطے

طالبونسے گر کوئی محتاج ہو / نیک بختی مین مگر سرتاج ہو

جو میسر ہواوے کہانا پکائے / فاتحہ دیکر وہ کہانا آپ کہائے

عرس سب کا گر نہ اوس سے ہوسکے / تو رعایت بعض عرسونکی کرے

جو کرے اسطرح عرس اولیا / اجر دیگا دو جہان مین کبریا

عمر دولت اوسکی ہووےگی زیاد / پاویگا دونو جہانکی وہ مراد

اور نہ محتاج خلایق ہوگا وہ
مورد افضالِ خالق ہوگا وہ

اس عمل سی عاقبت ہوگی بخیر
اس جہانمین بہی نہو محتاج غیر

ہے حدیثونمین یہ مضمونِ صحیح
ترجمہ اوسکا سنو مجہسے صریح

ہر بشر کا حشر ہوگا اوسکی ساتہہ
ہوگی دنیامین محبت جسکی ساتہہ

عرس کے آداب ساری ہوچکے
جو کہ مطلب تہے وہ باری ہوچکے

اب قصیدۂ عرسونکا لکہی حبیب
تا سعادت دوجہانکی ہو نصیب

کہتا ہون بعد حمد خدا مصطفی کا عرس
سلطان دین سید ہردوسرا کا عرس

اول ربیع مین پانچ ہین اعراس العزیز
ہی سبکی پہلی شافع روز جزا کا عرس

یعنی ہے دوسری کو شہ دین کا فاتحہ
اور تیسری کو خواجہ فضیل اصفیا کا عرس

پہر چودہوین کو فضل خدای کریم سے
ہوتا ہی بختیار شہ رہنما کا عرس۔

کرتا ہون جا و ب لسی اسی ماہ نیک مین | چوبیسوین کو شیخ کلیم خدا کا عرس

ہے جسکا نام شیخ محمد ولی حق | انتیسوین کو کرتے ہین ام رسہ نما کا عرس

شہر ربیع الثانی کی ہے جیم دین کو ہے | اسحاق شاہ چشت شہ اولیا کا عرس

اٹھا ہوین کو کرتے ہین اس ماہ مین ضرور | خواجہ نظام دین حبیب خدا کا عرس

ہوتے ہین اب جمادی اول عرس دو | چہبیسوین کو شاہ بلخ رہ نما کا عرس

کرتے ہین فرط شوق سے اکیسوین کو ہم | ہے حق سراج دین شہ پیشوا کا عرس

دو عرس ہین جمادی ثانی مین دوستو | غرہ کو خواجہ ناصر الدین اولیا کا عرس

اور بست و ہفتم سے مذکور کو دلا | ہے فخر دین مظہر نور خدا کا عرس

ماہ رجب مین ہوتے ہین ہر سال عرس پانچ | کرتا ہون اس مہینہ مین ال اولیا کا عرس

مودود چشتی قطب زمان جنکا نام ہے | غرہ کو ہے اوسی ماہ رضی سما کا عرس

خواجہ معین دین شہنشاہ ہند کا | اس ماہ کی چھٹی کو ہے اوس بادشاہ کا عرس

دسوین کو عرس خواجہ حاجی شریف ہے | دریائے لطف مخزن حلم وحیا کا عرس

پھر تیرھوین بفضل خداوند دو جہان | ہوتا ہی خواجہ یوسف اہل صفا کا عرس

مقبول حق خواجہ محمد ہے جنکا نام | ہی نصف ماہ کو اوسی اہل بقا کا عرس

دو مرشدونکے عرس ہین ماہ صیام مین | اٹھارہوین کو شیخ نصیر اولیا کا عرس

اکسوین کو شاہ نجف کل کے پیشوا | ہی عرس علی ولی مرتضی کا عرس

شوال کی ہی پانچوین عثمان ہرونی | جانو یقین عارفونکے پیشوا کا عرس

عرس ہبیرۃ البصری ساتوین کو ہی | اور چودہوین حذیفہ اہل بقا کا عرس

ذیقعدہ مین بھی چار ہین اعراس بالیقین | ہی بارہوین نظام دکن رہنما کا عرس

اور بست و ہفتم مہ مذکور کو بھی ہے | شیخ کمال معدن علم عطا کا عرس

پھر بست و ہفتم مہ ہذا کو دوستو | جانو یقین شیخ حسن رہنما کا عرس

انیسوین کو خواجہ محمد علی ولی | سلطان خلق رہبر شاہ و گدا کا عرس

یعنی ہر بارہوین مہ ذیقعدہ طالبو ✤ کرتا ہون تنہا ایک ولی خدا کا عرس ✤

وہ شاہ خیرآباد ہے مرشد جہان کا — کیونکر کرے نہ خلق اوس اہل خدا کا عرس

آل نبی ہے حافظ قرآن پاک ہے — ہے باعث نجات اسی رہنما کا عرس

ذی حجہ شریف مین ہوتی ہین عرس دو — ہے تیسرے کو ایسے ولی رہنما کا عرس

جسکا جناب نور محمد خطاب ہے — اور بیسوین کو شیخ جمال اولیا کا عرس

یہ تین عرس ماہ محرم مین ہین ضرور — تاریخ مختلف مین ہے پھر رہنما کا عرس

چوتھی کو ہے جناب حسن بصری کا وصال — کرتا ہون اوس خلیفہ مشکل کشا کا عرس

اور پانچوین فرید شکر گنج کی نیاز — عجز و نیاز سے ہے اُس اہل خدا کا عرس

پھر چودھوین کو عرس علو دینور کا ہے — سلطان نامدار شہ اولیا کا عرس

تاریخ بست و ہفتم ماہ صفر کے بیچ — ہوتا ہے عبد واحد اہل خدا کا عرس

بائیسوین کو حضرت محمود کی نیاز — یہ چھبیسوین کو حضرت علم الہدی کا عرس

اور بست و ہشتمین کو ہے یحییٰ نامدار — مقبول بارگاہ رسول خدا کا عرس

اور ساتوین کو خواجہ سلیمان تونسوی — محبوب حق و عاشق مشکل کشا کا عرس
خدمت یہی حبیب مجھے سال بہر کی ہے — کرتا ہون جان و دل سے ہر ایک اولیا کا عرس
اللہ سے دعا ہے یہی سوز شب میری — یون ہی کیا کرون مین ہر ایک پیشوا کا عرس

رقعۂ مبارک

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رحم کر الٰہی وقار النسا پر — ملے شاد و خرم وہ پھر مجھسے کر
مدد تجھپہ ہون شاہِ ملکِ عرب — ہون سایہ فگن پنجتن روز و شب
بحقِ علی سید المسلمین — رہے عیش و عشرت سے وہ مہ جبین
حوالے علیِ رضا کے کیا — ضمانت مین ضامن کے تجکو دیا
کرین تیری امداد بارہ امام — رکہین تیری اولاد کو تا قیام
خدایا بحق سب نبی آل ام — سدا چشتیون کا ہو تجہپر کرم

عنایت رکھین تجھ پہ پیران پیر
بحق حسین و حسن دستگیر

حسن بصری اور عبدالواحد تمہین
سبھی آفتون سے بچا کر رکھین

میری جان رہے تجھ سے راضی فضیل
براہیم شاہ بلخ کے طفیل

سدید و امین اور علو دینور
تجھے دشمنون سے کرین بیخطر

بپئے حضرتِ خواجہ اسحاق چشت
ہو سرسبز دل تیرا مثل بہشت

ابو احمد ابن فرسنافتہ
کرین تیرے اعمال پرداختہ

مدد تیری خواجہ محمد کرین
ابو یوسفِ چشتی انعام دین

ہو مودود چشتی کا تجھپر کرم
کرین دور حاجی شریف اسکے غم

تیری خواجہ عثمان ہرون سدا
کرین دستگیری بعین رضا

تصدق سے اجمیر کے یا خدا
وقار النسا کی ٹلے سب بلا

بحق شہ ہند خواجہ معین
کرین لطف تیری پہ اب قطب دین

شکر گنج دیوین وہ گوہر کا گنج
ہنوے کسیطرحکا اوسمین رنج

ہنسی او رخوشی سی سبھی ہونگے کام
ہر دارین مین تیرا ضامن نظام

نصیرالدین روشن کرین پھر چراغ
کمال الدین تازہ کرین دلکا باغ

سراج الدین محمود صاحب جمال
کرین مال کانیک تیری مآل

خدایا یے شیخ خواجہ حسن
ہوا انجام مقصد بوجہ حسن

ہو شیخ محمد و یحییٰ کلیم
مددگار ہر دم بفیض عظیم

نظام الدین اورنگ زیب رضا
کرین تیری حاجات جملہ روا

کہ فخر جہان فخر دین کے لئے
تیری سب بلائین میری جان ٹلے

جو نور محمد نگہبان ہین
مددگار خواجہ سلیمان ہین

کنیزک محمد علے کی کیا
حفاظت مین حافظ کی تجکو دیا

تو زندہ رہے یکصد و بست سال
خوشی اور صحت سے اے ذوالجلال

بہرِ آل و اولاد تیری مدام
بحقِ محمدؐ علیہ السلام

اسی جان بابا نہ موقوف کر
کہ نام خدا کا تو دیکھے اثر

فقط یا سلام اے پسندیدہ خو
صد و یازدہ بار پڑھ باوضو

حبیب علی کی دعا ہو قبول
خدایا بحق محمد رسولؐ

روایات

جبکہ آتا ہے یہ عرس یکتا
خلق مین ہوتا ہے شہرہ برپا

آگے ہر ملک سے سب خاص و عموم
کرتے ہین روضۂ اقدس پہ ہجوم

منتین نذرین چڑھاتے ہین سب
جو مرادین ہین وہ پاتے ہین سب

طارم عرش سے رب العزت
اپنے محبوب کی خاطر رحمت

ہاتھ سے حور کے ہے بھجواتا
جلوہ عشاق کا یون چمکاتا

بہر تسبیح و برائے تہلیل | مجتمع ہین ملک رب جلیل

حور و غلمان بصد عز و وقار | خوان رحمت لیئے بہر نثار

کچھہ ملائک گل فردوس سے ہار | لیکے ہاتھونمین یہ کہتے ہین پکار

جمع ہو جائین براتی یک جا | شاہ اجمیر ہے دولہ بنتا

کوئی کہتے ہین اُسی شاہنشاہ | ہر بلا شک وہی ہند کا شاہ

تر زبان ذکر سے رہتا ہر کوئی | خواجہ بابا اونہین کہتا ہر کوئی

کوئی کہتے ہین اونہین خواجہ کلان | حالت درد مین ہو کر گریان

دلسے صدقے جو کوئی ہوتا ہے | خواجہ چشتی بہی اونہین کہتا ہے

جوشش عشق مین ہندی سندی | اونہین کہتے ہین نبی الہندی

کوئی عارف اونہین با صدق و صفا | بادشاہ کہتا ہوا ہے آتا

جاذبہ شوق کا رہتا ہر جنہین | وہ تو ہند الولی کہتے ہین اونہین

اور کوئی اونکو بصد صدق ولی | شوقین کہتا ہے ایخواجہ جی

پیر چشتی جو اونہین کہتا ہے | حاجتین اپنی وہ سب پاتا ہے

اور ہے خواجہ بزرگ اونکو کہا | ملکی عرفانی بصد صدق وصفا

اور کوئی اونہین باعشق وسرور | شوقین کہتا ہے ایمیری حضور

سب اونہین قطب مشایخ بولو | یہ خطاب نبوی ہے جانو

یہ جو مخصوص معین الدین کا | لقب چشتی جہان مین پہیلا -

یہ بہی ارشادِ نبی جانئے گا | نکتہ باریک ہی پہچانئے گا

خواجہ عثمان نے بعزو کرام | بخشی ترغیب فقر اونکا نام

پیر کے پاس رہے بیس برس | نہوئے اونسے جدا ایک نفس

بارہا خواجہ عثمان ہر دن | دیکہو فرماے زبان سے یہ سخن

تو ہی محبوب خدا خواجہ معین | ہے تفاخر تیرے سے میری تئین

میرے خواجہ کو جو اپنے ہمراہ ۔۔۔ لیگئے کعبہ کو عثمان ذیجاہ

آکے در حین طواف اور دعا ۔۔۔ ہاتہہ خواجہ کا پکڑ کے کہنے لگا

یا خدا خواجہ معین الدین کو ۔۔۔ اب مین تفویض کیا ہون تجکو

ایکدن کعبہ کے زیر میزاب ۔۔۔ کہ دعا کرتے کہڑے تہے وہ جناب

حقمین خواجہ کے وہ کرتے تہے دعا ۔۔۔ وہانپہ آواز یہہ ہاتف نے دیا

کہ معین الدین حسن سنجری را ۔۔۔ کرد مقبول خدائے دانا

میرا یہ دوست تہو دلمین ملول ۔۔۔ ہان کیا خواجہ معین کومین قبول

وہانسے جب شہر مدینہ آئے ۔۔۔ ساتہہ مرشد نے اونہین لے آئے

عرض کی جاکے بالحاج تمام ۔۔۔ باادب ہوکے صلوٰۃ اور سلام

آئی آواز کہ وعلیک سلام ۔۔۔ یا قطب خواجہ معین الاسلام

ہوئے خوش ہوکے یہ مرشد اونکو ۔۔۔ خوب تکمیل کو پہونچا اب تو۔

الغرض عرس کے جب ہوئے ایام
جمع ہوتے ہین وہان خاص و عام

شہر و قریون سے بڑی شور و رون سے
آتی ہے سیدنی کس روز و رون سے

پیدل آتا ہے کوئی کوئی سوار
تا میر خواجہ کے ہونے کو نثار

جکڑیان گائے چلے ہین کوئی
آرزو پاتے چلے ہین کوئی -

منھہ پہ گرتا جو ہے اوس رہ مین غبار
ہے فدا عنبر چین مشک تتار

سیڑیان پا چکے ہین اے خوشخو
تاک گہتے ہین وہان پر مہ رو

اوسکے اوپر سے جو کر جائے گذر
ہو وے وہ اپنی خودی سے باہر

در نقارۂ و نوبت خانہ
ہے حقیقت در رحمت خانہ

رحمت خاص خدا کی اوسپر
بس اوترتی ہے جو آوے در پر

اوسکے آگے ہے بلند دروازہ
چرخ تک جسکا گیا آوازہ

سجدہ گاہ فقرا ہے وہ در
قبلہ اہل فنا ہے وہ در

سر جو اوس در پہ دہر رہتے ہین
جسنے سر اپنا رکہا اوس در پر
آگے دو ڈیگین نصب ہین اوسجا
اوسکی لذت کو جو کہائے جانے
مانتے ہین اوسی مقصد کے لئے
اوس سے بہتر کوئی لذت ہی نہین
اوسکی آگے ہی وہان شام چراغ
جسنے دیکہا اوسے یہ کہنے لگا
ایک ہے وہانپہ جو مجلس خانہ
عاشقان عشق بہر رہ بیٹھے ہین
ایک ڈیرا ہے وہان دلبا دل

جیتے جی گویا مرے رہتے ہین
در مقصود کو پہونچا جاکر
ذی مراد آنکی ہے پکوانا
یا مراد اپنی جو پائے جانے
پائے مقصد کو جو اوسکو بہر دے
ایسے حلوے مین حلاوت ہی نہین
اوسمین روشن ہی ہر اک شام چراغ
روشنی ایسی تو دیکہا نہ سنا
مئے وحدت کا وہ ہے پیمانہ
سیکڑون وہان نگہر بیٹھے ہین
آب رحمت کا چتر یا بادل

ہین قنادیل جو اوسمین لٹکے — آیت النور کے ہین وہان جلوے

رات کو ہوتا ہے اوسجا پہ سماع — رقص و حالت کا وہانپر اجماع

وہان رہتے ہین سبھی صوفی و رند — عربی و عجمی ہندی و سند

کوئی زاری و بکا کرتا ہے — کوئی حق حق کی صدا کرتا ہے

راگ کا ختم ہے جب دم ہوتا — سبکو شربت ہین پلاتے اوسجا

ختم ہوتا ہے وہان کڑکے پر — رقص ہے پیر و جوان لڑکے پر

یعنی ہے رجز کی ہندی کڑکا — جسکے سننے سے ہو دلکو دھڑکا

اور چھٹی ماہ رجب کی وہان پر — خاتمہ راگ کا ہے اے خوشتر

پگڑیان خواجہ کے در سے اونکو — ملتی ہین جو ہین مشایخ خوشخو

باندھ کر سر پہ وہ دستار سفید — ملتے آپسمین ہین وہ مثل عید

روضہ پاک پہ سب ہین آتے — اور مرقد کے تصدق جاتے

شادیانے ہین بجاتے اوسدم
ختم جب ہوتا ہے قل کا بیہم

ایکدر سامنے ہی سمت حضور
دیدے جسکی ہون آنکھین پرنور

ایکدر اور ہے اے پاک گہر
مسجد شاہ جہانی ہے جدہر

ایکدروازہ چہتری ہی جان
جہالرہ کیطرف اوسکو پہچان

سولا کہنبے کیطرف ہے ایکدر
عشق بازون کا وہان پر ہی سر

ایک دروازہ میان اور ہی وان
حسن کا اوسکے ہو کسطرح بیان

اور ہے سمت کچہری یک در
جمع ہوتے ہین وہان سب دن بہر

دو ہین دروازہ لنگر خانا
یاد رکہیو تو اوسے اے دانا

آتش بٹتی ہی وہان پر ہر روز
وہان کا ہر روز ہے مثل نوروز

منّ سلوا کی ہو لذت جسمین
اوسکی تعریف کی قدرت کسمین

مجلسے خانہ کے اندر یک در
ہے تصور مجھے اوسکا اکثر

ایک ہر دو ہانپہ عجائب کہڑ کی | دیکہکر عشقکی آتش بہڑ کی

الغرض ایک ہر کہڑ کی اوسجا | جملہ دروازے وہان ہین گیارا

وضع مین شوکت و شانین یکسر | چرے خلکے بر جسے ہین وہ برتر

ہے لکہا خواجہ حمید الدین کے | یعنی ملفوظ مین یہ ہے اونکے

ایک شب خواب مین پیغمبر نے | آنکر خواجہ معین الدین سے

ایسا فرمائے کہ اے خواجہ معین | ہی حقیقت مین میرے دین کا معین

کیا سبب سنتین سب کرکے ادا | ایک سنت کو میرے ترک کیا

صبح ہوتی ہے ملک شام ختام | تہا مرید ایسی وہ خواجہ کا غلام

ایک لڑکیکو وہ بہیجا حق جو | لائے تہے دار حرب سے اوسکو

ایک راجہ کی تہی صاحبزادی | اوسکی قسمت مین تہی یہ آزادی

گرچہ ظاہر مین وہ آئی تہی اسیر | لیک باطن مین عجب تہی تقدیر

بس اونہین لیکے سعین الاسلام
بی بی اُمّۃ اللہ رکہا نامی نام

حسب حکم بنوی لیکے وہین
اپنی خدمت مین رکہے اونکو تئین

اوسنے پیدا ہوئین اک بدر کمال
حضرتہ حافظہ بی بی جمال

گنبد پاک مین شرقی جانب
قبر اون بی بی کی ہی ایطالب

وہانکے خدّام ہین لڑکے بالے
گرد ہین چاند کے گویا ہالے

جہالرا ایک ہے وہان پانی کا
ہی وہ جان بخش دل فانی کا

ہی کمین وہان جو محمدؐ کا پسر
ہی بجا اوسکو کہین گر کوثر

چار کامل کے جو پائین ہی مزار
ہین وہ مشہور وہان چارون یار

سامنے گنبد اقدس کے وہان
سنگ مرمر کی ہی مسجد ای میان

سنگ مرمر کی ہے ظاہر مسجد
باطنًا نور کی ظاہر مسجد

طول اوس مسجد انور کا سنو
نوّد و ساٹہہ ہین گز شرعی دو

ہین اٹھارہ وہ گزِ شرعی سے — عرض مین اسکو تو باور کرے

چاردہ سالکی کوشش مین تمام — اوسکی تعمیر نے بنائے اتمام

فرش ہے صحن مین سنگ مرمر — گویا اوسمین ہے تجلی کا اثر

عرض اوس صحن کا کیا خوب نفیس — گزِ شرعی سے وہ ہے ستّائیس

کوئی گنبد نہین اسطور کی ہے — عرض و طول نہ اسدور کی ہے

گویا قدرت کی ہے سانچے مین ڈہلی — دلکو ہر ایک کی لگتی ہے بہلی

در و دیوار سے اوسکی لامع — پرتو ماہ حقیقت طالع

کلس اوس گنبد انور کا عجب — نہین اسطور کا تارہ روم حلب

رفعت و شانمین ہے زیبائی — ہے اشارہ طرف یکتائی

راگ پچہلے کو جو ہوتا ہے وہان — مست رہتے ہین وہان رقص کنان

اسقدر لطف سماع ہے اوسجا — کہ کسی نے کہین دیکہا نہ سنا

کیونکہ سرکار یہ ہے معدن چشت | اور دربار یہ ہے مخزن چشت

ہے یہ دستور ہمیشہ وہان پر | جس سی عاشقکی ہو صدمہ جان پر

لوگ سب بعد عشا آتے ہین | خوف فرقت سی مری جاتے ہین

روضہ اطہر کے ماموری کے قبل | یہی معمول ہے جاری ہیہ شغل

جبکہ پڑہتے ہین کڑک کے کڑکا | عشق کا جس سے اوٹھی ہی بھڑکا

کہتے ہین جتنے کہ ہین پیر و جوان | حالت جذب مین ہوکر نالان

کب سحر ہوئیگی میرے مولا | شوق مین کرتے ہین سب وا ویلا

چاندنی شب دیجور ہوئی | قبر آنکھون سے جو مستور ہوئی

نیند کسطرح غریبون کو آئے | لحد پاک جو آنکھون مین سمائی

پہر وہ چاندنیکا کیڑہ دیکھون | شوق سے جاکے مین آنکہونکو ملون

شامیانے جو لحد پر ہین کہری | دلکو عشاق کے کرتے ٹکڑے

کب مین دیکھون وہ غلاف زرین | یا خدا جلد سحر ہوئے کہین

جسگھڑی صبحکا تارا چمکا | عشق بازون کا ستارا چمکا

ہوئے عشاق کے دلکو شادی | دیتے باہم ہین مبارکبادی

دوستو وقت سحر آپہونچا | ابن احمد یہ پڑہو صل علے

یہہ ہمیشہ ہے وہان کا دستور | آکھڑے ہوتے ہین خواجے حضور

کرتے روشن ہین درِ گنبد جب | ہوتے حاضر ہین وہان خادم سب

جبکہ ہوتا ہے صبح کا تڑکا | پہر تو عاشق کا کلیجا پہڑکا

روبرو کہکے اذان وقت سحر | کہولتے درکو ہین اے پاک گہر

اولیا غوث وقطب باندہے ہات | عُرسمین رہتے ہین حاضر ذرات

روبرو گنبدِ انور کے جا | ہاتہہ باندہے ہین کہڑے سب فقرا

کوئی گریان ہے کوئی خندان ہے | کوئی مضطر ہے کوئی حیران ہے

کوئی کرتا ہے نفی و اثبات | کوئی مشغول ہے در اسم ذات

کوئی بیٹھا ہے تجلے مین محو | کوئی ارباب سُکر اہلِ سہو

فیض پاتا ہے کوئی روحانی | معنوی اورصوری جسمانی

کوئی کرتا ہے طواف گنبد | کوئی ہوتا ہے فدائے مرقد

کوئی چوکہٹ پہ رکہے سر روتا | عرض حاجت کوئی دلسے کرتا

ہاتہہ باندہے کوئی کہتا یا شاہ | حال پر میرے کرو جلد نگاہ

کوئی روتا ہے کوئی ہنستا ہے | لوٹنا دلکا یہان سستا ہے

یہ تصرف ہے نرالا اوسکا | کہ کسینے کہین دیکہا نہ سُنا

قبر مین رہ کے حکومت کرنا | اونکے ہاتہونمین ہے جینا مرنا

آنکہہ ملتی ہے یہان اندہے کو | بانجہ پاتی ہے یہان بچے کو

کوڑ کوڑیکا یہان جاتا ہے | صدق دلسے جو کوئی آتا ہے

معنوی فیض ولایت اونکا ہفت اقلیم مین کیا چمکا

آ چلے روز جو طالب آوے اوسکی تکمیل یہان ہو جاوے

ہوتی ہے تربیت روحانی جو کہ اسدر کی کرے دربانی

درد کی اپنے دوا لو لوگو اپنے مقصود کو پالو لوگو

کوئی اسدر سے تو خالی نہ گیا کوئی اسگہر سے تو خالی نگیا

جب پیمبر نے حکومت اوسکو دی ہوا تب ہند مین وہ ہند الولی

والی ہند کیا جبکہ نبی آیا تب ہند مین وہ ہندولی

اور محمدؐ کا نواسا ہے وہ اسد اللہ کا پوتا ہے وہ

ذرہ اوسدر کا ہے مثلِ خورشید سور اسگہر کا ہے مثل جمشید

جہتر اسدر سے کوئی در ہی نہین جہتر اس گہر سے کوئی گہر ہی نہین

پہر خدا ہمکو دکہائے اجمیر پہر خدا ہمسے بلائے اجمیر

یا خدا جلد لیجا پھر اجمیر
یا خدا جلد دکھا پھر اجمیر

ہونگی اوسکی مرادین حاصل
عرس مین ہوگا جو جاکے شامل

چلو اوس شاہ کا جلوہ دیکھو
میرے سرکا وہان سودا دیکھو

اپنے مقصود وہان پاؤگے
اپنے مطلوب وہان پاؤگے

پاؤگے چلکے وہان تاج وتخت
پاؤگے چلکے وہان دولت وبخت

پاؤگے چلکے وہان فقر وغنا
پاؤگے چلکے وہان سر خدا

حاجتین سبکی روا ہوتی ہین
مقصدین سبکے ادا ہوتے ہین

حق کیا جسکو ولایت کا امام
ہے وہی خواجہ معین الاسلام

جب سے اجمیر مین ہی تخت نشین
ہر گدا اوسکا ہے فغفور چین

یا الٰہی بطفیل احمد
میرے مطلب ہین نہوا بتو دیر

یا الٰہی بطفیل اجمیر
عشق خواجہ مین میری عمر ہو تیر

یا الٰہی بطفیل اجمیر — تشنہ لب ہون مجھے کر دے تو سیر

یا الٰہی بطفیل اجمیر — اپنی الفت مین میرے دلکو گھیر

یا الٰہی بطفیل اجمیر — دور کر دے میری قسمت کا پھیر

یا الٰہی بطفیل اجمیر — مجھے اس در سے تو خالی مت پھیر

یا الٰہی بطفیل اجمیر — مجھکو اسگھر سے تو خالی مت پھیر

کب تلک غم یہ اوٹھاؤن خواجہ — کب تلک تجھکو سناؤن خواجہ

اسطرح کا تو مجھے بیخود کر — جز خدا کے نہ کوئی آئے نظر

بیکس و عاجز و مسکین ہون مین — اور بہت رنج سے غمگین ہون مین

غمکے دریا سے نکالو خواجہ — میری کشتی کو سنبھالو خواجہ

آپڑی سخت بھنور مین یہ ناؤ — اپنے الطاف سے تم پار لگاؤ

مین دکن مین ہون بہت خستہ حال — رنج و غم کو تو میرے دل سے نکال

کب تلک درد مصیبت مین رہون
میرا اسدر کے سوا کوئی نہین
اس مصیبت مین پکارون کسکو
کون اگر میرے امداد کرے
گو برا ہون نہین برا ہون تیرا
ہمکو اسدر کے سوا در ہی نہین
گرچہ آلودہ عصیان ہون مین
مانگتا ہون تیری در کا صدقہ
میرا مطلوب مجھے ملجاے
مجکو ملجاے میرا شاہنشاہ
مجکو ملجاے میرا حافظ دین

کب تلک رنج وصعوبت مین رہون
میرا اس گھر کے سوا کوئی نہین
درد دل اپنا دکھاؤن کسکو
کون اگر میرا دلشاد کرے
جاؤن اسدر کے سوا کونسی جا
ہمکو اس گھر کے سوا گھر ہی نہین
یہہ ہی الطاف کا نشانا ہون مین
مانگتا ہون تیرے گھر کا صدقہ
میرا محبوب مجھے ملجائے
مجکو ملجائے میرا رہنما
مجکو ملجائے میرا قطب زمین

یا احد اپنی توحدت کے لئے / بخشدے ہمکو تو کثرت کے لئے

بطفیل شہ لولاک لما / بطفیل یہہ علی شیر خدا

فاطمہ کا مجھے کچھہ دے صدقہ / اور خدیجہ کا بہی کچھہ دے صدقہ

صدقہ جلد بھی تو اے بار خدا / اپنے حسنین کا مجھکو دلوا

زین عباد کا کچھہ دے صدقہ / یعنی سجاد کا کچھہ دے صدقہ

حضرت باقر و جعفر کے لئے / کچھہ تو دے سبط پیمبر کے لئے

حضرت موسی کاظم کے طفیل / حضرت ضامن ثامن کے طفیل

رحم کر مجھپہ تقی کی خاطر / لطف کر مجھپہ نقی کی خاطر

حسن عسکری و مہدی کا / اپنے الطاف سے دلوا صدقہ

چشت کے مرشد و بغدادی صدقہ / تا رہے دل مرا مقصد سے بہرا

صدقہ خواجہ حسن بصری کا / مجھکو کونین میں یارب دلوا

عبد واحد کا عطا ہو صدقہ — تا میرے نیک ہو دین و دنیا

فضل سے خواجہ فضیل ابن عیاض — ایسخدا مجکو عطا کر نوریاض

اور شاہ بلخی ابراہیم — ابن ادہم کے لئے بخش کریم

صدقہ خواجہ سدید الدین کا — صدقہ خواجہ امین الدین کا

اب علو دنیوری کا صدقہ — حشر تک سلسلہ ہووے میرا

بطفیل شہِ اسحاق چشت — سلسلہ کو کرو داخل بہشت

ناصر الدین ابی احمدؒ کیلئے — رحم کر خواجہ محمدؐ کے لئے

حضرت یوسف چشتی کیلئے — ہو روان زورق مطلب میرے

یا ودود از پئے خواجہ ودود — سلسلہ کو میرے رکھہ تو خوشنود

بطفیل شہ حاجی شریف — صدقہ دے کر کھڑا ہی بہ نحیف

مقتدا صاحبِ عرفانکے لئے — ہرونی خواجۂ عثمان کے لئے

صدقہ خواجہ معین الدین کا — ہو میرے سلسلہ کو عشق خدا

جلد یا خواجہ معین الدین اب — دے لگے بر لا وہ ہمارے مطلب

صدقہ مجکو تو ئی اجمیر کا دے — یا کہ الفت تیری تا مرگ رہے

یاد کہا دے مجھے جلوہ اپنا — یا مجھے کردے تو شیدا اپنا

قطب دین خواجہ فرید الدین کا — صدقہ خواجہ نظام الدین کا

صدقہ دے خواجہ نصیر الدین کا — کردے روشن تو چراغ اب میرا

لطف سے شیخ کمال الدین کے — ہمپہ اسرار خدائیکا کہلے

صدقہ تو شیخ سراج الدین کا — کر عنایت مجھے میرے مولا

ہمکو ملجاوے پئی علم الدین — دید انوار سمٰوات و زمین

بطفیل شہ راجن محمود — جلد بر آئیں ہمارے مقصود

صدقہ خواجہ جمال الدین کا — یا الٰہی مجھے جلدی ہو عطا

اور حسن خواجہ محمدؐ کے لئے
سینہ گنجینہ عرفان کردے

مجھپہ اب شیخ محمدؐ کے لئے
کر نظر لطف کے خالق میرے

شیخ یحیی المدنی کا صدقہ
اپنی درگاہ سے یارب دلوا

مہر ہو شیخ کلیم اللہ کی
تا بر آئے میری امید دلی

شاہ اورنگ نظام الدین کا
صدقہ اور دے فخر الدین کا

خواجہ نور محمدؐ کے لئے
عفو سب میری خطائین کردے

دے سلیمانِ زمان کا صدقہ
یعنی وہ پیر کلان کا صدقہ

صدقہ مجکو میرے ہادی کا
اپنی الطاف سی کر ہمکو عطا

یعنی اے حافظ خیر آبادی
آپکے در پہ ہوئین فریادی

جب محمدؐ علی ہی آپ کا نام
ہو ظہور اسمون کا سب مجہین تمام

اے شہنشاہ ولایت جلدی
کیجئے میری مرادین پوری

خالی مت پہیرئیے اپنے درسے
کوئی خالی نہ گیا اس گہرسے
تیری سرکار مین سائل ہونمین
اور عنایات کے قابل ہونمین

نظرے کن تو برین خستہ حبیب
ہے بہت عاجز و بیچارہ غریب

۲۸

روایت

۱۲۲

تارکین کے ہین شہ فرخ پے
نام خواجائی حمید الدین ہے
اونکے ملفوظمین ہیگا یہ لکہا
چشم بینا سے ذرا دیکہئے گا
ایک شب خواب مین پیغمبر نے
آنکہ خواجہ معین الدین سے
ایسا فرمایے کہ اے خواجہ معین
ہی حقیقت مین میرے دین کا معین
کیا سبب سنتین سب کرکے ادا
ایک سنت کو میری ترک کیا

صبح ہوتی ہی ملک شام خطام — تہا مریدیسے وہ خواجہ کا غلام

ایک لڑکے کو وہ بہیجا حق جو — لائے تھے دار ب حرب سے اوسکو

ایک راجہ کی تہی صاحبزادی — اوسکی قسمت مین یہ تہی آزادی

گرچہ ظاہر مین وہ اے اسیر — لیک باطن مین عجب تہی تقدیر

بس اونہین لیکے معین الاسلام — بی بی امتہ اللہ رکہا نامی نام

حسب حکم نبوی لیکے وہین — اپنی خدمت مین رکہی اونکی تئین

اوسسے پیدا ہوئین اک بر کمال — حضرت حافظہ بی بی جمال

بارہا خواجہ عثمان ہرون — ایسا فرمائے حقیقت مین سخن

تو ہے محبوب خدا خواجہ معین — ہے تفاخر تیریسے میری تئین

میرے خواجہ کو جو اپنے ہمراہ — لیگئے کعبہ کو عثمان ذیجاہ

آکے در وقت طواف اور دعا — ہاتہہ خواجہ کا پکڑکے کہنے لگا

یا خدا خواجہ معین الدین کو
مین نے تفویض کیا ہے خدایا تجھکو

ایک دن کعبہ کے زیر میزاب
خود دعا کرتے کھڑے تھے دو جناب

حق مین خواجہ کے وہ کرتے تھے دعا
وہان یہ آواز یہ ہاتف نے دیا

کہ معین الدین حسن سنجری را
شاد ہو ہے ہمنے قبول اوسکو کیا

میرا یہ دوست نہو دلمین ملول
ہان کیا خواجہ معین کو مین قبول

وہانسے جب شہر مدینہ آئے
ساتھہ مرشد کے اونہین لے آئے

عرضکی جاکے صلوٰۃ اور سلام
آیا روضہ سے نبی کے یہ پیام

باخوش الحان کہ وعلیک السلام
یعنی اے قطب مشایخ ذی نام

یہ جو مخصوص معین الدین کا
لقب چشتی جہان مین پہیلا

یہ ہی ارشاد نبی جانیئے گا
نکتہ باریک ہے پہچانیئے گا

کہے مرشد نے یہ خوش ہو اونکو
خوب تکمیل کو پہونچا اب تو

ہو حبیب آپکا یکتا محبوب
کیا عجب آپ ہو حقکے مطلوب

۴۹ — ۱۲۳

روایت

شیخ کامل محمد صدیق — نقشبندی بدخشی بالتحقیق
مجمع الاولیا ہے اونکی کتاب — اوسمین فرماتے ہین وہ عالیجناب
خواجہ ہندالولی معین الدین — ایسا فرمائے ہین سنو بیقین
جو کہ میرا مرید خاص ہوا — یا مخصص میرے مریدونکا
مین نہ فردوس مین رکہونگا قدم — تا نہ جنت مین جائین کل یہ ہم
یہ روایت ہی اوسمین ہیگی صریح — عارفان خدانے کی تصحیح
آئی ہاتف سے یک بیک آواز — سنئے عشاق صوت رازونیاز
اے معین الدین ہمدم ملئے — سید ہم انچہ خود تو فرمائی

عرض کی شیخ نے خدائے کریم
ہین مرے جو مرید ذی تسلیم

یا مریدونکی میرے ہوئین مرید
یا کہ شجرہ سے قرب ہوئے پدید

یعنی جو جو طریق شجرہ سے
آنکے ملین گے میرے سے

بخش اپنے کرم سے رب کریم
کہ تیری ذات ہے غفور و رحیم

آئی آواز اے معین الدین
جو کہ تیرا مرید ہے بیقین

یا مریدونسے تیرے تا محشر
جو کہ بیعت کرینگے سرتاسر

تیرا باعث جو درمیان آیا
ہمنے یکدست سبکو بخشدیا

یہ روایت بھی اوس کتابمین ہے
سن لے اے دل عبث تو خوابمین ہے

سات ترسائی ذی ریاضت تھے
نخل بر بار باغ خلوت تھے

شہر بغداد مین گئے تھے وطن
خلش خار غم سے تھے ایمن

تین لقمونسے کرتے تھے افطار
چھ مہینے کے بعد روزہ دار

خلق کو اونسے اعتقاد ہوا
ہوگئی تہی دلونمین اونکے جا

بسبب نفس کے صفائی کے
اور ریاضات بیریائی کے

اونکو کشف قلوب تہا حاصل
کہ نہ تہا پردہ خفا حایل

پاس خواجہ کے ایکدن آئے
اک نظر اپنے جو فرمائے

بید کی رنگ ہوگئی لرزان
خوف خواجہ سے دل ہوا بستان

بولے والا یہ جبکہ سر رکہا
خواجہ دوجہان نے فرمایا

غیر حق حق نہین یہی حق ہے
ذات بیچون ہے اور مطلق ہے

کررہے ہو عبادت اغیار
دیدہ دلمین کیا پڑا ہی غبار

کہی ساتون نے عرض اے شہ دین
خوف آتش سی ہم ہین نزار و حزین

دلمین پوجا کہ ہے مقدم جائے
نہ ہمین آخرت مین آگ جلائے

اونسے خواجہ نے تب یہ فرمایا
کہ کرو بندگی رب ہدی

نہ تمہیں آگ پھر جلائیگی ‎ نہ کبھی دام مین پہنسائیگی

عرض کی گرچہ یہ سخن حق ہے ‎ اپنے کی عبادت حق ہے

تمکو خواجہ اگر نہ آگ جلائے ‎ حق ہے ایمان ہمارا آپ پہ آئے

تب یہ فرمائے آپنے بخدا ‎ نہیں آتش کو اسقدر زہرا

کہ میری کفش پاکو آگ جلائے ‎ سر مو او سمین کچہہ تفاوت آئے

نہ کہ خود مجکو آگ سے ہو گزند ‎ سنکے یہ بات کی اونہون نے پسند

گر کرامت یہ اک نظر ہو عیان ‎ ہم بہی اک پل مین ہونگے ذی ایمان

سنکے یہ بات پہیکی وہ رہبر ‎ کفش چرمی کو آگ کے اندر

اور آتش کو یہ خطاب کیا ‎ کہ نہ کفش معین کو آگ جلا

آتش گرم دم مین سرد ہوئی ‎ گرد تشکیک خاک گرد ہوئی

ساز دمساز راز ہو گیا ساز ‎ اور ہاتف سے آئے یہ آواز

کفش محبوب کی میرے جو جلائے
ایسا زہرا کہان نسے آتش لائے

پردۂ ننگ اوڑہا جو تہا حائل
ساتون اسلام مین ہوے داخل

صحبت خواجہ کا وہ گل پہولا
ہوئے ساتون ولی ملک ولا

یا الٰہی طفیل خواجہ کے
بخشدے جو گناہ ہمنے کئے

یا الٰہی سپے معین الدین
کر عنایت مجہی تو صدق و یقین

یا الٰہی بحق ہندِ ولی
مجہسے راضی رہین محمدؐ علی

مجہکو یارب مثال پروانہ
عشق خواجہ مین کر تو دیوانہ

۶۸ ۱۲۴

تیری در کا ہے یہ حبیب کمین
خواجہ خواجگان معین الدین

روایت

ایک روایت ہی یہ عجیب و غریب
اوسکو کرتا ہے اب بیان حبیب

تہا نہایت نجیب یک افغان
خیر آباد مین تہا اوسکا مکان

ایک لڑکا ہوا اوسے پیدا
عاقل و ذی کمال اور دانا

سیرتِ نیک صورتِ زیبا
بحرِ خوبی کا تہا درِ یکتا

قرۃ العین باپ کا گر تہا
مان کے بہی نور تہا وہ آنکہونکا

الغرض جبکہ وہ جوان ہوا
عقد کا باپ کو خیال آیا

کرکے تجویز ایک مشاطہ
کہا نسبت تو اوسکی اچہی لگا

یعنی عالی ہو خاندان اوسکا
حسن مین بہی ہو وہ حسین یکتا

سنکے لڑکے نے باپ سے یہ کلام
کہا کیجے نہ عقد کا پیغام

جو تجرد مین ہے مزا حاصل
دوسری شئی یہ کب ہے دل مائل

میری شادی نہ کیجیے باباجان
مجہکو اسبات کی نہین ارمان

مار لونگا کروگے گر شادی
جین شادی مین ہوگی بربادی

باپ نے اوسکو خوب سمجھایا — جب نہ مانا تو رو کے کہنے لگا

گر تو شادی نہ کی تو اے بیٹا — نام آگے چلے میرا کیسا۔

کیون ہے شادیسے تجکو ننگ و عار — کیون ہے اسطرح دل تیرا بیزار

الغرض رو کے باپ سے یہ کہا — مردمی مجھمین نہین ہے اے بابا

میری بدنامی ہو نہ جائے کہین — اپنے بیگانے ہونگے چین و جبین

دلمین کچھ سونچکر چلا گھر سے — تا کرون عرض ابن حیدر سے

پاس حضرت کے کانپتا آیا — گھر سے گھبرا کے ہانپتا آیا

سر کو خواجہ کے پاؤن پر رکھکر — کہا بیٹے کا حال رو رو کر

مجھپہ اے شیخ رحم کی جا ہے — میرے لڑکے کا حال خستہ ہے

میرا کوئی نہین تمہارے سوا — شک نہین جائیگا اے آقا

آگئی کشتی میری طوفان مین — غرق ہون شاہ بحر حرمان مین

رحم آیا یہ سُنکے حضرت کو ‏ ‏ باپ بیٹے کی دیکھہ الفت کو

پہر اوسے ایسا حکم فرمائے ‏ ‏ کہہ تو بیٹے سے کل یہان آئے

اُٹھکے آداب وہ بجا لایا ‏ ‏ اور قدمبوس ہوکے گہر آیا

کہا بیٹے سے آپنی صبح تو جا ‏ ‏ یاد فرمائے ہین تجہے مولا

جب سنا باپ سے کلام ایسا ‏ ‏ پہر تو جامہ مین وہ سما نسکا

رات بہر تہا قرار اور نہ خواب ‏ ‏ صبح ہوتی ہے وہان گیا شاب

آہوے تہے نماز پڑہ کے حضور ‏ ‏ بادۂ ورد سے تہا دل مسرور

راہ مین ملکے آپسے وہ پسر ‏ ‏ رکہدیا سر کو پاؤن پر یکسر

تب اشارہ سے آؤ فرمائے ‏ ‏ اپنے ہمراہ اوسکو لے آئے

اور مصلے پہ آ قیام کئے ‏ ‏ کچہہ وظیفہ جو تہا تمام کئے

پہر اوسے اپنے پاس بلوائے ‏ ‏ جو سن میری زبان کو فرمائے

رحم آیا یہ سُنکے حضرت کو ‏ باپ بیٹے کی دیکھہ الفت کو

پہر اوسے ایسا حکم فرمائے ‏ کہہ تو بیٹے سے کل یہان آئے

اُٹھکے آداب وہ بجا لایا ‏ اور قدمبوس ہوکے گھر آیا

کہا بیٹے سے آپنی صبح تو جا ‏ یاد فرمائے ہین بتجہے مولا

جب سنا باپ سے کلام ایسا ‏ پہر تو جامہ مین وہ سما نسکا

رات بہر تہا قرار اور نہ خواب ‏ صبح ہوتی ہے وہان گیا شاب

آہوے تہے نماز پڑھ کے حضور ‏ بادۂ ورد سے تہا دل مسرور

راہ مین ملکے آپسے وہ پسر ‏ رکہدیا سرکو پاؤنپر یکسر

تب اشارہ سے آؤ فرمائے ‏ اپنے ہمراہ اوسکو لے آئے

اور مصلے پہ آ قیام کئے ‏ کچہہ وظیفہ جو تہا تمام کئے

پہر اوسے اپنے پاس بلوائے ‏ چوس میری زبان کو فرمائے

جسطرح مہربانی کی او سپہر ہم پہ بہی چشم مہر کی ہو نظر

آسرا ہے تو آپکا ہے مجہے خویش و مادر نہ باپکا ہے مجہے

تیرا در چہوڑ کر کہان جاؤن حال اپنا مین کس سے عرض کرون

رحم کر مجہپہ ابن بنت رسولؐ پئے ہند الولی عطاءِ رسولؐ

کیجے رحم مجہپہ اے سرور قیدیٔ غم ہون اور خستہ جگر

جو ہین مظلوم داد چاہتے ہین دلِ ناشاد شاد چاہتے ہین

جو قرضدار یا کہ ہون بیمار یا جو افلاس مین ہون یا دل زار

یا کہ اولاد کی ہو جسکو طلب یا کوئی اور دل مین ہو مطلب

جو کہ بیکدست بے سر و پا ہین تنگدستی سے یا شکستا ہین

دستگیر انکا وقت ہے سرور سرفرازی کی اونپہ ہووے نظر

سن نواسے میرے پیمبرؐ کی دیکہہ پوتے علیؑ حیدرؓ کی

جسکا بیٹا جوان مرجائے ۔ دل کو صبر و قرار کب آئے

ہے یہی شاہ دین میری فریاد ۔ آل و اولاد سب رہین آباد

یا محمد علی ہے وقت مدد ۔ عرض میری نہ کیجے گا رد

دو جہانمین نہین ہے کوئی سیا ۔ پیر و مرشد تیرے جناب سوا

جتنے ہین یار میرے یا مولے ۔ جان و دل سی ہین آپ پر وہ فدا

داخل سلسلہ جو عورتین ہین ۔ درد دل اپنا جا وہ کس سے کہین

تیرے کہلا کے جائین کس جا ۔ کون ہے تجہہ سوا غریبو نکا

زیر داماں تمہارے جو آیا ۔ حشر کے تاب مہر سے وہ بچا

زیر داماں تمہارے جو آیا ۔ دم آخر زبان سے حق نکلا

زیر داماں تمہارے جو آیا ۔ غم کی اوسنے لیا قبا کو قبا

زیر داماں تمہارے جو آیا ۔ دو جہان سے ہوا وہ بے پروا

اس حبیب غریب پر ہو کرم
اَلْمَدَدْ شیخِ مُرشدِ عالَم

۱۲۵ — ۷

مستزاد

کونسا دل ہے جسے عشق کا آزار نہین
اے فلک تو ہی بتا
اور دوا اسکی بجز وصل ستمگار نہین
معاً ہوتی ہی شفا
چمن دہر مین بس کیونکہ مچایا نہ کرون
شور بلبل کیطرح
سب ہین وہ غنچہ دہن زینتِ گلزار نہین
آہ کیا کیجے صبا
جانکی بیتابی کو اور اپنی گرفتاری کو
ہمنے دل ہی مین کہا
کس سے کہئے کہ یہان کوئی بہی غمخوار نہین
اپنے حافظ کے سوا
ندیا نالۂ دل نے کبہی فرصت یہ مجھے
آکے دیکھون مین تجھے
چشمِ گریانکی کچھ اب حاجتِ اظہار نہین
تجھپہ ظاہر ہی بہلا

فخر دین نور سلیمان میر کے حافظ ہین
دستگیر دو جہان

جز تمہاری سیر اب ہر کوئی مددگار نہین
کیجے حاجت کو روا

کہدو اوس یوسف خوبی سی کہ پردیکو اوٹھائے
اپنی صورت کو دکھائے

خلوت دل ہی یہ کچھ مصر کا بازار نہین
ابتو ہو جلوہ نما

شہر سی دشمن کی بچون اور زیارت ہو نصیب
یہی چہتا ہی حبیب

خیرآباد تلک پہنچون تو دشوار نہین
لطف عالی سی تمہا

خمسہ جات

۲ — ۱۲۶

ای مرشد رہبر ہدایت آگاہ
ہر چشم نشین تو چشم حق کا واللہ

ہو گوشہ چشم سے یہ نگرانہ نگاہ
اے سید حافظ فقیر ذی جاہ

وے مظہر کامل کمالات الہ

حاضر ہے حبیب دیکھ حسن سرمد
آنکھون سے بچھا نیگو تمہاری مسند

اب اسپہ عنایات عطا ہو بیحد | مانند تراب بر درت باز آمد

للہ رحمے بحالِ زارش للہ

دیگر

امیر دم دیدہ حقیقت آگاہ | منظور نظر ہو عین حق کی واللہ

ہو چشم کرم سے اس کمینہ پہ نگاہ | اے سید حافظ فقیر و بیچارہ

دے مظہر کاملِ کمالاتِ الہ

اے واقف کن فکان و حسن سر | اے ماہ درخشندہ و نجم اسعد

تو ہی ہے حبیب مہر گردونِ احد | بیچارہ تراب بر درت باز آمد

للہ رحمی بحال زارش للہ

خمسہ

تقئید جہات سے تو ہو جا یکسو | مطلق ہو مقید نہو گر ہے حق جو

اپنے کو گوانکے دیکہہ اوسکو ہر سو — لا آدم فی الکون ولا ابلیس

لا ملک سلیمان ولا بالقیس

مرشد کہ تصدق سے یہ ہمنے جانا — اور قلب حقیقی کی حقیقت مانا

یون ہمنے حبیب اوسکی سئیں پہچانا — فالکل عبارۃ وانت المعنی

یا من ہو فی القلوب مقناطیس

خمسہ

یا رب یا رب بشوکت فخر الدین — یا رب یا رب بدولت فخر الدین

یا رب یا رب بہمت فخر الدین — یا رب یا رب بحرمت فخر الدین

یا رب یا رب بنصرت فخر الدین

ہیں مرے گناہونکی یہ ساری تاثیر — بنتی نہین ہی کوئی طرح کی تدبیر

ہی بندہ ندامت حبیب اتو اسیر — عصیان مرا مپرس و باز مگیر

یارب یارب بعصمت فخرالدین

خمسہ

گھٹا چھائی ہے غم کی پیر چشتی
بہت ہیں اندنون میرے پہ زشتی
تمہیں ہو نا خدا ہی وقت پشتی
بگرداب بلا افتاد کشتی
مدد کن یا معین الدین چشتی

مین گرتا ہون برائے حق سبنہالو
مجھے دام توحش سے نکالو
بلائے موج آفت سر سے ٹالو
بگرداب بلا افتاد کشتی
مدد کن یا معین الدین چشتی

سوا تیری نہین میرا جہانمین
پہنسا ہون مین بلائے ناگہانمین
لگی دل کیون یہ سحر بکرانمین
بگرداب بلا افتادہ کشتی
مدد کن یا معین الدین چشتی
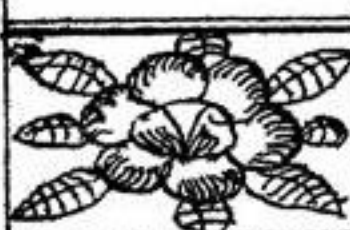
یہ بی برگی مین کیا سامان ہوا ہے
کہ خوف رعد غم ہران ہوا ہے
بپا پہر نوحکا طوفان ہوا ہے
بگرداب بلا افتاد کشتی

مدد کن یا معین الدین چشتی

نہین معلوم مجکو کیا ہوا ہے
دلا یہ مرض جادو سا ہوا ہے
میری اب جان کا سودا ہوا ہے
بگرداب بلا افتاد کشتی

مدد کن یا معین الدین چشتی

میری عزت تمہارے ہاتہہ مین ہے
میری حرمت تمہارے ہاتہہ مین ہے
میری صحت تمہارے ہاتہہ مین ہے
بگرداب بلا افتاد کشتی

مدد کن یا معین الدین چشتی

مجہے کہتے ہین سب چشتی بہشتی
عدو ہے برسر طغیان و زشتی
لگا دو پار کشتی شکستی
بگرداب بلا افتاد کشتی

مدد کن یا معین الدین چشتی

تمہارا ہون تمہارا ہون تمہارا
نہین ہے غیر کا دلمین گذرا
کہان اے ناخدا تجھ بن سہارا
بگرداب بلا افتاد کشتی

مدد کن یا معین الدین چشتی

برای مصطفےٰ اب رحم کیجے
برائے مرتضیٰ اب رحم کیجے
پئے خیر النسا اب رحم کیجے
بگرداب بلا افتاد کشتی

مدد کن یا معین الدین چشتی

تیرے در کا حبیب یک ہے کمینہ
اب اوسکی سجدہ گاہ ہے تیرا زینہ
عجب ہے بحر آفت کا قرینہ
بگرداب بلا افتاد کشتی

مدد کن یا معین الدین چشتی

محمد علیشاہ چشتی خیرآبادی کی غزل مبارک پر خمسہ بر گفتۂ حضرت خواجہ حافظ

منم بلبل بہر گل کہ رو چون گلستان دارد
چہ گویم وصف آن گلشن نہ آسیب خزان دارد

سرے دارم بآن سرو کہ سیر جستان دارد
دلم بربود جانا کہ آئینے دستان دارد

شکر لب خندۂ نمکین خمار سیکشان دارد

مژہ ناوک نگہ تیغ نگہہ سے دل ہی ٹکڑے
شاہو کیا سرا پا بت عیار کے ہے

یہان ہی فکر اعلی لیست ایہ نا مین وصف کر
چہ گرخ نرگسین چشمی سمنبر عنبلین زلفی

لب نازک تر از لالہ قدی سرو جہان دارد

یہی فریاد ہی سیری اغثنا مرشد ہی
محمدؐ کے نواسی این حیدر حامی محشر

سزا وار ترحم ہی یہ سر افگندہ بے سر
کہ از تمکین نمی بیند زحال زار من دلبر

خدایا مہربان سازش کہ دل سنگین چنان دارد

عجب کیا ہی اگر ملجائی یہ دلربا بیتم
تمہاری حکم کے تابع ہین سب حنا اولاد آدم

ہمین حسن تیکی خواہش ہی او اسکا وصل الکرم
از ین نا مہربان شوخی چہ آسایش ہمہ دستم

که با کم التفاتیها ز من خاطر گران دارد

عوض اشک کے خون جگر ہے چشم سے جاری
لگا ہے تیر مژگان سینہ پر درد ہے کاری
ہوا معلوم جو سنتا نہیں فریاد و زاری
نمی بیس دلبری شاید و دارد دل آزاری

که از مژگان زند پیکان و از ابرو کمان دارد

کہا کر وہ بت رعنا مجھے صورت بیک لمحہ
بپا کرتا ہے از بس فتنہ و آفت بیک لمحہ
تعجب کیا جو کھوئی ہوش اور طاقت بیک لمحہ
متاع صبر از دلہا کند غارت بیک لمحہ

نگر در گوشہ چشمی چنین ہا مردمان دارد

حبیبا حکم حافظ ہے لگا پیر کلاں سے لو
طرف تیرے کے جانا بنو نکو ویرانہ صفت سے او
خدا کا گر تو طالب ہے سمجھ دنیا کو شل جو
بیا مشتاق زین بگذر تو خاک پای سلیمان شو

که ہر کس از جمال او کمان بیکران دارد

مخمسہ بر غزل حضرت خواجہ حافظ
محمد علی شاہ چشتی خیرآبادی کے غزل مبارک کے

کہ با کم التفاتیہا زمن خاطر گران دارد

عوض میں اشک کے خون جگر ہی چشم سی جاری
لگا ہی تیر مژگان سینہ پر درد دینا کاری

ہوا معلوم جو سنتا نہیں فریاد و زاری
تمیں دلبری شاید ہوا در دل آزاری

کہ از مژگان زندیکان و از ابرو کمان دارد

کہا کر وہ بت رعنا مجھے صورت بیک لمحہ
بپا کرتا ہی از بس فتنہ و آفت بیک لمحہ

تعجب کیا جو کھوی ہوش او طاقت بیک لمحہ
متاع صبر از دلہا کند غارت بیک لمحہ

نگر در گوشہ چشمی چنین ہا مردمان دارد

حبیبا حکم جا ہی لگا ہی کلان لو
طرف تعمہ کے جانا نہ تو نگر ویرانہ صفت

خدا کا گر تو طالب ہی سمجھ دنیا کو شغل جو
بیا مشتاق زین بگذر تو خاک پا سلیمان شو

کہ ہر کس از جمال او کمان دیگران دارد

خمسہ حضرت صاحب خواجہ حافظ
محمد علی شاہ چشتی خیر آبادی نے غزل مبارک پر

که با کم التفاتیها ز من خاطر گران دارد

عوضمین اشک کے خون جگر ہی چشم سی جاری
ہوا معلوم جو سنتا نہیں فریاد و زاری

لگا ہی تیر مژگان سینہ پر دردمین کاری
بعیش دلبری شاید ودادر دل آزاری

که از مژگان زند تیکان و از ابرو کمان دارد

نکہا کر وہ بت رعنا مجھے صورت بیک لمحہ
تعجب کیا جو کھوی ہوش او طاقت بیک لمحہ

بپا کرتا ہی از بس فتنہ و آفت بیک لمحہ
متاع صبر از دلہا کند غارت بیک لمحہ

مگر در گوشہ چشمی چنین ها مردمان دارد

حبیبا حکم حافظ ہی لگا یہ کان سے لو
خدا کا گر تو طالب ہے سمجھ دنیا کو شل جو

طرف تجھ کے جانا نہ تو نگر ویرانہ صفت سے
بیا شتاق زین بگذر تو خاک پای سلیمان شو

که هر کس از جمال او کمال بیکران دارد

خمسہ بر غزل حضرت خواجہ حافظ
محمد علیشاہ چشتی خیرآبادی کے غزل مبارک کے

شفاعت سے محمد کے چلے جائینگے جنت میں
حمایت سے محمد کے چلے جائینگے جنت میں

کرامت سے محمد کے چلے جائینگے جنت میں
عنایت سے محمد کے چلے جائینگے جنت میں

اَتَینا کُم اَتَینا کُم فَحَیّانا وَ حَیّا کُم

الا یا ساقی کوثر الا یا ساقی کوثر
بھر لے آفتاب اب جا ہی جام مئی کوثر

میں آیا ہوں تیرے در پر میں آیا ہوں تیرے در پر
کہ تا میں مست بیخود ہو پکاروں آ پکو سرور

اَتَینا کُم اَتَینا کُم فَحَیّانا وَ حَیّا کُم

کوئی ہی حیثیت کہہ کا کوئی قادر کا کہلاتا
خودی کو جب کے کہوتا ہی خدا کو ہی وہی پاتا

بغیر از مرشد کامل کے رستا کون بتلاتا
یہی کہتا ہوا میں خواجگان کی در پہ ہوں آتا

اَتَینا کُم اَتَینا کُم فَحَیّانا وَ حَیّا کُم

جو آئی ہند میں خواجہ معین الدین حسن سنجری
ہوے حاضر سبھی پیرین باعیش و غیر و زری

سبھی داں ہوے مثل جلال الدین تبریزی
یہی کہتی ہوئی آتے ہی وہ بابرگ و نوروزی

اتیناکم اتیناکم فحیانا وحیاکم

جو اوس یوسف کے چہ مین بر سر دربار آتے تھے
کوئین خود جہانکتے ملنے زلیخا واڑ آتی تھی

نہین سکین جن ہوتی تھی تو سو سو بار آتے تھے
زبان حال سے کرتی یہی اظہار آتی تھی

اتیناکم اتیناکم فحیانا وحیاکم

خودی کھو کے ہم دید خدا پانیکو آئے ہین
میان ہم حالت دل اپنی کہلانیکو آئے ہین

دل آئینہ دل کا صاف چمکانیکو آئے ہین
تمہارے سامنے یہ بیٹھکر گانیکو آئے ہین

اتیناکم اتیناکم فحیانا وحیاکم

تمامی ہند مین گہر گہر ہے شادی جا بجا تزئین
کر دیکھو آج دولہ بنگیا خواجہ معین الدین

کہی ارباب قلوب ہین کوئی ہے صاحب تمکین
براتی ہے بہشتی آئے ہین ملائک کہتے ہین آمین

اتیناکم اتیناکم فحیانا وحیاکم

نرالا سیر یہی محبوبی جلوہ کا عالم ہے
عجب باتین عجب گیاتین کوئی انداز ہی کم ہے

عجب ڈبکی او ہین ہین کرشمہ کیسا یہ ہم ہے
یہی پڑھتا ہوا آتا ہی جو کوئی کہ محرم ہے

اَتَیْنَا کُم اَتَیْنَا کُم فَحَیَّانَا وَ حَیَّاکُم

مے جام محبت مین ہو کے سرشار رہے ہے
پڑے ہین درمیان کوچہ بازار سو ہے
کھڑے ہین سیر کھر دم طالب دیدار رہے ہے
یہی کہتے ہین تجھ بھی برسر دربار سو ہے

اَتَیْنَا کُم اَتَیْنَا کُم فَحَیَّانَا وَ حَیَّاکُم

مے عشق خدائے پاک سے سرشار آتا ہے
جناب خواجہ حافظ کا زلہ خوار آتا ہے
حبیب مصطفیٰ جب برسر دربار آتا ہے
یہی کہتا ہوا ہر دم بشوق یار آتا ہے

اَتَیْنَا کُم اَتَیْنَا کُم فَحَیَّانَا وَ حَیَّاکُم

مسدسہائے اردو

۱۳۴ ۹

تمہارے در کا ہون محتاج احمد مختار
بغیر در گہ والا کہین نہین گھر بار
کرون مین اپنے مطالب نہ کس طرح اظہار
مجھے یہ بیت ہے پیش نظر ہی لیل و نہار

کریم سائل خود را غنی کند یکبار
دوبارہ لب نگشاید صدف ز ابر بہار

ہین آپ چشمہ فیض و عطا و جود سخا
خدا نے آپکو کونین کا شہنشاہ کیا
مین ہون غلام غلام اور آپ ہین آقا
کرون مین عرض بھلا اپنی حال کو اب کیا

کریم سائل خود را غنی کند یکبار
دوبارہ لب نگشاید صدف ز ابر بہار

مرے حضور مرے بادشاہ مرے مختار
بہ کبریا کہ سنی ہی مری ہزارون بار
مین کیا کہونگا کہ احسانکی نہین ہی شمار
وہ آپ دیتے ہین کیا کیجیے بھلا تکرار

کریم سائل خود را غنی کند یکبار
دوبارہ لب نگشاید صدف ز ابر بہار

بلا کے ہاتھ سے ہون پالنگ زیر سنگ
بدل رہا ہی یہ سپہر فلک ہزارون رنگ

غلام آپکا کہلاکے کیون ہون اتنگ
بغیر آپکے اور دوسرے عرض حال ہے ننگ

کریم سائل خود را غنی کند یکبار
دو بارہ لب نکشاید صدف زابر بہار

ہون تشنہ کام جمال رسول زبانی
کبہو تو ہوئیگی بحر کرم کو طغیانی

عزیز تشنہ دہان جانکر ندین پانی
جو مشکلین ہین مری دم مین ہونگی آسانی

کریم سائل خود را غنی کنہ یکبار
دو بارہ لب نکشاید صدف زابر بہار

یہ دوستونسے وصیت ہی بعد مرنیکے
تمام عمر خطا تمین صرف کی اسنے

حضور خاص مین لیجا کہ کہو یہ حاضر ہے
مگر امید شفاعت تہی اسکو حضرت سے

کریم سائل خود را غنی کند یکبار
دو بارہ لب نکشاید صدف زابر بہار

جناب خواجہ سلیمان و حافظ دوران
غریب و عاجز و مسکین ہنو ممین الاحسان

ظہور نور محمد اور فخر انس و جان
کہ ہست مشکل ما پیش درگہت آسان

کریم سائل خود را غنی کند یکبار
دوبارہ لب نگشاید صدف ز ابر بہار

ہیمتی احمد مختار و حیدر کرار
اگرچہ حرص و شرہ میں ہون غرق لیل و نہار

جناب حافظ دوران شہ صغار و کبار
میں کیا سوال کرون اور کیا کرون اظہار

کریم سائل خود را غنی کند یکبار
دوبارہ لب نگشاید صدف ز ابر بہار

ظہور مظہر کل ہین وہ صاحب لولاک
حبیب گردش گردون سی کب ہے تجکو باک

نبی ہین اونکے لئے عرش و فرش اور افلاک
ہر ایک حال مین حامی ہے اونکی ذات پاک
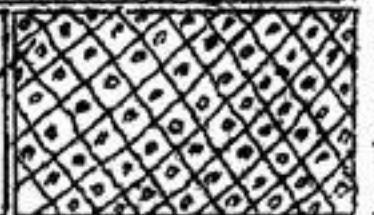
کریم سائل خود را غنی کند یکبار
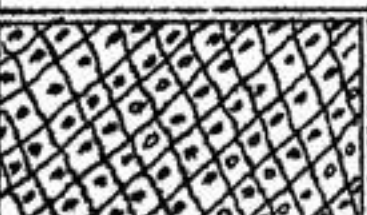
دوبارہ لب نکشاید صدف زابر بہار

ہماری قبلہ عالم بڑے حضرت صاحب قبلہ خواجہ حافظ محمد علیشاہ چشتی خیرآبادی قدس سرہ الابدی کے شعر مبارک پر ہماری حضرت صاحب قبلہ خواجہ حافظ سید محمد حبیب علیشاہ چشتی حیدرآبادی ادام اللہ تعالی برکاتہ العالی علی سائرالمریدین وجمیع مفارق الطالبین الی یوم الدین نے مصرعہ پہونچایا مسدس مبارک یہ ہے

۱۳۵ **مسدس** ۶

وہ تو بہکنے لگے ہمتین ہین جنکی پست
پی کے محبت کا خم ہوگئی ہین کتنی مست
نام نہ پوچھو میرا مین ہون تو مست الست
آپکے جن و بشر ہوگئے سب زیر دست

سورچہ ناتوان آصف عہد خود است
کز کرم و لطف تا شاہ سلیمان خرید

اپنے گنہگار پر جلد رحم کیجئے
دیکھو خطاوار ہون لطف و کرم کیجئے

نظر عنایات کی مجھپہ نہ کم کیجئے
نام غلامون مین تم میرا رقم کیجئے

مور چۂ ناتوان آصف عہد خود است
کز کرم و لطف تا شاہ سلیمان خرید

حشمت کی سرکار مین رہتا ہون حاضر مدام
اے میرے حاجت روا جلد کرو میرا کام

وصل کی امید مین بیٹھا ہون مین صبح و شام
شاہ ہونپہ رکھتا شرف آپکے در کا غلام

مور چۂ ناتوان آصف عہد خود است
کز کرم و لطف تا شاہ سلیمان خرید

دلمین میرے شوق ہے آپکے دیدار کا
حال بہت ہے حزین عشق کے بیمار کا

دھیان ہے آٹھون پہر مجکو میرے یار کا
اس دل غمگین پر رحم ہو سرکار کا

مور چۂ ناتوان آصف عہد خود است
کز کرم و لطف تا شاہ سلیمان خرید

خواجہ محمد علی مرشدِ روشن ضمیر
بندۂ ناچیز پر رحم کرو میرے پیر

از پئے فخر جہان و ز پئے شیخ کبیر
خواجہ سلیمان کے آپ ہو بنیک وزیر

مورچۂ ناتوان آصف عہد خود است
کز کرم و لطف تا شاہ سلیمان خرید

عاجز و مسکین ہیں آپکے در کا غریب
سر کو جھکائے ہوئے بیٹھا ہے در کے قریب

کاوشِ فرقت سے ہے حال کچھ اسکا عجیب
روتا ہوا کانپتا کہتا ہے تم سے حبیب

مورچۂ ناتوان آصف عہد خود است
کز کرم و لطف تا شاہ سلیمان خرید

۱۳۶

۳

مسدس

جتنے لیا ہم سارے حسینوں نمیں اوسکو چن
بولوں شراب عشق کا پیکر کے ایک بن

اپنی محمد اور علی سے لگی ہے دُھن
عشاق تا کہ وجد کریں مری بات سن

لو کان فینا للالوهة صورة

انت لا اکنا ولا اتردد

مسدس

١٣٧ ٣

جیب افعل کا تیری سمجھے ہے حقکو فاعل ہے | نہین غیر خدا کوئی اگر تو صاحب دل ہے

فنا کر ہستی موہوم کو اپنے تو عاقل ہے | سبب کیا نحن واقرب کے اشارے جو غافل ہے

تجھے مین ہی جسے ڈھونڈھے ہے تو اور جسکا مائل ہے

تیری غفلت سوا یہان کونسی دیوار حائل ہے

ایضا

١٣٨ ٣

محب حافظ مین پھرا جو چھٹکے ہیت اپنا وطن | بنگیا تیر ملامت کا نشانہ یہ بدن

گھایل اب تیغ سے ابرو کے ہوا میرا تن | اس حبیب دل خستہ کو نہ دی رنج و محن

اے اجل آنقدر صبر کن امروز که من

لذتے گیرم ازان زخمہ کہ بر جانم زد

۱۳۹ — **مسدس** — ۸

خواجہ معین دین محمد کے ہین وزیر
سارے ولی ہین آپکے دربار کے فقیر
شیخون کے شیخ آپ ہین کل مرشد و پیر
کرتے ہین عرض آپسے سب شاہ او امیر

از پا فتادہ ام ملکا دست ما بگیر
دستم چنان بگیر کہ گویند دستگیر

مشکل کشائے بندۂ مسکین کی کرو
حاجت روائے بندۂ مسکین کی کرو
عقدہ کشائے بندۂ مسکین کی کرو
اب رہنمائے بندۂ مسکین کی کرو

از پا فتادہ ام ملکا دست ما بگیر
دستم چنان بگیر کہ گویند دستگیر

اللہ میرا کیسا غفور الرحیم ہے
غفار مذنبین نبی کریم ہے

اور خواجگان چشت کا رتبہ عظیم ہے
حافظ جو میرا ہی وہ خدا کا ندیم ہے
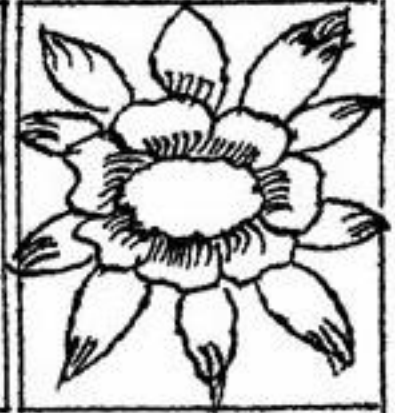
از پا فتادہ ام ملکا دست ما بگیر
دستم چنان بگیر کہ گویند دستگیر

فریاد عاشقان ہی شب و روز روز و شب
اور اُٹھہ رہا ہی ہجر مین معشوق کی تعب
ملتی نہین ہو ہمسے یہ بتلاؤ کیا سبب
تشریف لاؤ گے مجھے فرماؤ آپ کب

از پا فتادہ ام ملکا دست ما بگیر
دستم چنان بگیر کہ گویند دستگیر

یہ عرض کر رہا ہون مین عالیجناب سے
بیدار کیجئے مجھے اب جلد خواب سے
مجھکو چھوڑاؤ ہجر کے جلدی عذاب سے
تشریف لائیے مرے گھر مین شتاب سے

از پا فتادہ ام ملکا دست ما بگیر
دستم چنان بگیر کہ گویند دستگیر

حافظ ہماری خواجہ محمد علی جو ہین — آل نبی ہین اور خدا کی ولی جو ہین

اور رازدان واقف سر جلی جو ہین — روشن ہی اونکو مری مرادین دلی جو ہین

از پا فتادہ ام ملکا دست ما بگیر

دستم چنان بگیر کہ گویند دستگیر

اوس ماہ رو کی سامنی چلتا ہی کسکا بس — مقدور کیا کہ روبرو آجائی ہیچکس

بسمل ہین چار پانچ تو گھایل ہین آٹھ دس — مرشد ہمارا سارے مریدونکا دادرس

از پا فتادہ ام ملکا دست ما بگیر

دستم چنان بگیر کہ گویند دستگیر

رہتی ہی مری دل مین تو ہر وقت تیری یاد — اور اشتیاق بڑھنی لگا دمبدم زیاد

لگتی نہین ہی تیر کہ یہ در پر تو مری داد — اب تو حبیب عاجز و مسکین کو کیجی شاد

از پا فتادہ ام ملکا دست ما بگیر

دستم چنان بگیر کہ گویند دستگیر

عیدی

عیدی رمضان المبارک

۱۴۰ ۲

ای مؤمنو عید مہ رمضان آئی
اور عیش و خوشی وصل کا سامان لائی
احباب مبارکی دیئے سنکے حبیب
جسوقت کہ تو حیثیت سی نعمت پائی

رباعیات

۱۴۱ ۲

ابن عم مصطفےٰ شاہ ولایت پر سلام
تشنگان کربلا اہل مصیبت پر سلام
خسرو لولاک کے ہو آل و عترت پر سلام
یعنی حضرت فاطمہ خاتون جنت پر سلام

رباعی

۱۴۲ ۲

ہنگام نزع نام رسول خدا کا لے
مشکل میں نام حضرت مشکل کشا کا لے
بس ہے حبیب تیرے لئے وقت بیکسی
نام شریف دل سے شہ کربلا کا لے

۱۴۳ رباعی ۲
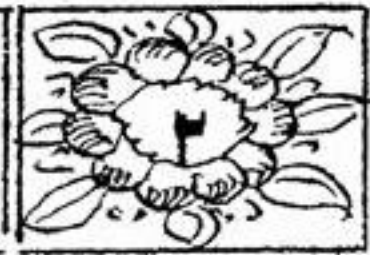
یاالٰہی از طفیل مصطفےٰ
دور کر درد و الم رنج و بلا
بندۂ عاجز حبیبؔ خستہ پر
سایہ افگن ہون شہید کربلا

۱۴۴ رباعی ۲
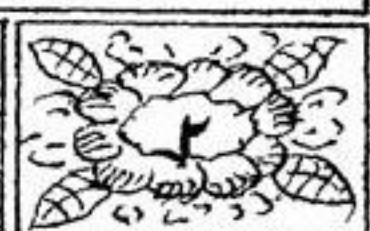
حسین ابن علیشاہ کربلا تم ہو
حبیبؔ بی سروساماں کی مدعا تم ہو
ہر ایک مرض کی دارو ہے اسم پاک حضور
میری حکیم میرے درد کی دوا تم ہو

۱۴۵ رباعی ۲

یاالٰہی از طفیل پنجتن
رفع ہون میری یہ سب رنج و محن
اس حبیبؔ بندۂ ناچیز کا
ہو مدینہ دفن گہ اے ذوالمنن

۱۴۶ رباعی ۲

افسوس حبیباؔ سگ جانان نہ ہوا
اور کوچۂ حافظ کا تو دربان نہ ہوا

سجّادہ نشین و زاہدِ خلوت دوست | سب کچھہ تو ہوا ولی مسلمان نہوا

۲ رباعی ۱۴۷

یا علی شیر خدا ربّ سما کیواسطے | دامن خیر النساءؑ ذی حیا کیواسطے

اولیا غوث و قطب یا ہین تیرے در پر ہیک | کچھہ ملے مجکو حبیب کبریا کیواسطے

۲ رباعی ۱۴۸

یا علی قنبر کو بہیجو تا مصیبت دور ہو | جو گذرتی ہی سیر دلپر وہ آفت دور ہو

تیری در کا ہی کمینہ خستہ جان مسکین حبیب | بندہ عاجز کے دامنگیر وحشت دور ہو
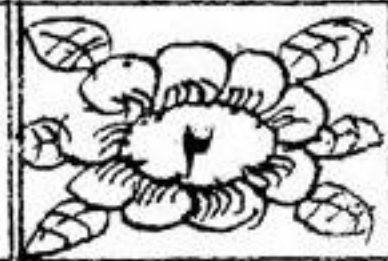
۲ رباعی ۱۴۹

یا الٰہی از طفیل فاطمہ | نام احمدؐ پر ہہ سیرا خاتمہ

اس حبیب خستہ جانکو امن دے | دور رکھہ مجہسے وبائی حاتمہ

۲ رباعی ۱۵۰

میرے حسین ہیں میرے بادشاہ میرے مختار | میرے یہ ٹوٹی ہوئی ناؤ کو لگاؤ پار

بچالو جملہ شہیدانِ کربلا کے طفیل | حبیب عاجز و مسکین ہے بہت ناچار

٢ **رباعی** ١٥١

حبیبا کس لئے کرتا ہے زاری | تجھے بخشیگا تیرا ربِ باری

محبت پنجتن کی دل مین رکھیو | کرتا ہو پلہ میزان بہاری

١ **متفرق اشعار اردو** ١٥٢

آبرو دے یار گر لگائے تیغ | قتل ہونے مین ہمکو کب ہے دریغ

١ **شعر** ١٥٣

پہنکر بیٹھے ہیں جو الفقر فخری کا لباس | واہ کیا پوشاک ہے صلّ علےٰ صلّ علےٰ

١ **شعر** ١٥٤

درد و غم مین مبتلا ہون آ نبیِ کبریا | رحم کیجے از برائے فاطمہ خیر النسا

شعر ۱۵۵
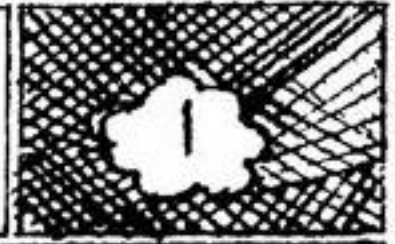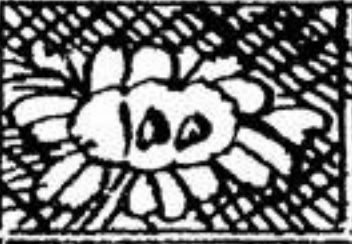
پیغام وصل یار کا جب سے سنا ہے دل
سچ ہمکو اب بتا کہ تجھے کیا ہوا ہے دل

شعر ۱۵۶

اے جان جہان تجھپہ مری جان تصدق
ہر نام پہ تیری مرا ایمان تصدق

شعر ۱۵۷

جانمن مجکو ستانا تمہیں کب لازم تہا
سر بسر گرچہ خطاوار تہا مین مجرم تہا

شعر ۱۵۸

عزیزو مجکو گو چہ مین ہو یوسف زنگی احسن سے
وصال اوسکا اگر ہو تو کیفیت سے حالت ہے

شعر ۱۵۹

یاد مولا کی رہے ہر دم حبیب نادان
فائدہ کچھ بہی نہین ہے عشق بتان سے ہیچ ہیچ

گیت چکلی پر گانی کے

۱۶۰ | ۶

گیت
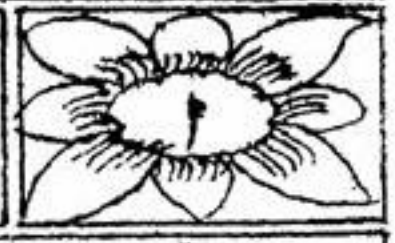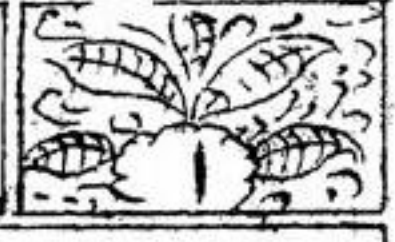
یہی ہے التجا اپنی اللہ نبی ﷺ سے
اللہ نبی سے حضرت علیؓ سے

حسین و حسن اور خاتونِ جنت
تصدق دلاؤ تم اپنی گلی سے

بجز حکمِ مرشد کے کب فائدہ ہو
یہ ذکرِ خفی اور سرِّ جلی سے

کوئی حال میرا ذرا جا کے بولو
مرے پیر حافظ محمد علی سے

تو اب باوضو ہو کے ہر دم پڑھا کر
ٹلے گی بلا تیری نادِ علی سے

حبیب کمین کی کرو اب سفارش
ذرا غوثِ اعظم سے مند الولی سے

۱۶۱ | ۵

گیت

چلی ہیں پیو نگی حافظ کا لے کے نام

محمد علیشاہ چشتی جو جوبے ادسکی مدد کو خواجہ نظام

حضرت شیخ کلیم اللہ خواجہ سلیمان فخر جہان

ارحم خواجہ معین الدین قطب مشائخ شیخ انام

تخم محبت عشق کا کہوٹا دم کی چکی پھیر مدام

چشت نگر کی ساری سکہیان پیس رہی ہین دیکہو تمام

جسکی سہاگ کی چڑیان پہنی لگہایوت سہاگ کا باندی

میرے سہاگ کو مولا رکہے سدا سہاگن میرا نام

حافظ حافظ جسنے پکاری بیگی ہوا ہے اوسکا کام

حبیب علیشاہ مین ہون سہاگن لاکہون ہین جسکی باندی غلام

۱۶۳ گیت ۶

محمد کے گہر کے علی نبی وارث

خدا بہی نبی گہر داما دی

نبی کی بیٹی علی کی دولہن

ہژدہ ہزار عالم کی ہی شاہزادی

انبیا اور کیا حور و ملائک
سب دیتے ہین مبارکبادی

ابو طالب کے گہر کے لوگ کہت ہین
فاطمہؓ تیری سے ہوئی آبادی

علیؓ جی کی دولہن فاطمہ زہراؓ
بی بی آمنہؓ ہر جنکی دادی

خدا کے کرسے حبیب علی کو
ایسے گہر کی ئی خانہ زادی

۳ ۱۶۳

گیت
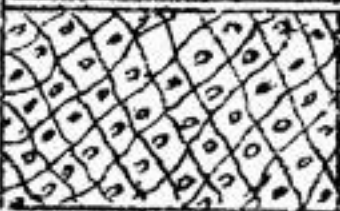
خیر آباد شریف کو مان مین سر چلتے جاؤ آونگی
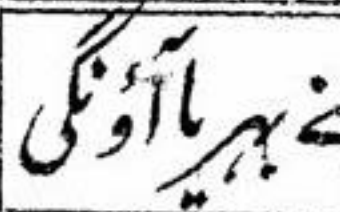
من بانی سو مرادان مان مین اپنے بہر پا آونگی
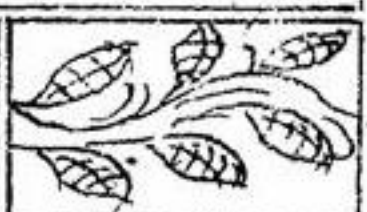
پیر کی اپنے تربت پہ مان مین گیند کنوارہ جڑاونگی

بچا بالک بین گے تو مان مین دودہ ملیدہ بناؤنگی
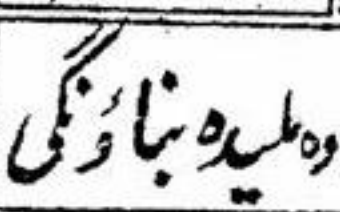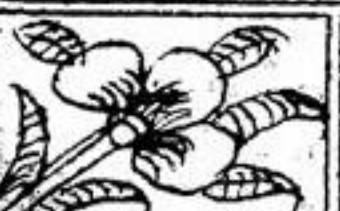
نہلکے گیلے بالو نسے مان مین حبیب بندی جاؤنگی

پیر کے در پر مظفر کی ماں ہیں کشتی بھر کے لٹا آؤنگی

چیزہای ہندی

۱۶۶ — ۶

ہوری

ہوری کھیلوں پیا ہے ہیں سو سو بار
چشت نگر کے کنج گلین میں
فخر جہاں کی رینی رچی ہے
محمد علیشاہ کو دولہن بنائی
عبیر گلال کو چھڑکت سو کھر پر

خواجہ معین الدین کے دربار
نظام الدین اولیا کھیلن ہار
نور کی پڑت پہنوار
خواجہ سلیمان نے کر کے سنگھار
ڈالت ہے گلے ہار

پھر پچکاری حبیب کو مارے
دیکھت ہے سنسار

١٦٥ — ٥

ٹھمری

جسکی ہمکو آس ہے جسکی ہمکو آس ہے
پاس رہت ہی نجر نہ آوین جو پھولن مین باس ہے
رے جوگیکا بیگی ہیں رے پھراکر دیس بدیس
پیم نگر مین سیس نوایا پھر کیون رہت اوداس ہے
اپنی مین تو جان رے اوجہو رے رین پہچان او
نحن اقرب جسنی بولا وہ ہی اپنی پاس ہے
رب نی کسنی بولا لن ترانی کون کہا
من رے آنی کہہ احمد کا آیا پہن لباس ہے

ہری پرتھمی وہی اکاس رے ہری گروجی وہی داس
واکی بیت جسنے توڑو جب لگ تین سواس ہے

١٦٦ — ٣

ٹھمری

مین ہون دیوانی وا نگری کے جا نگری مورا سیان بست ہے
وہ ہی مورے منکی نگری وا ہی نگر مین پیا رہت ہے
آپ گروجی آپ ہی چیلہ جگ درشن کا یو ہی میلا

سب مین رہت ہی وا ہو اکیلا جا کی بنیتی سبہون کرت ہے

تن من مہ ہی سواس مہ ہی ہر دم اپنے پاس وہ ہے

آتا ہمکا حبیب بتادے پہر کیون توری آنسو بہت ہے

۱ ٹہمری ۱۶۷

تا ہو ریکی ساتہہ سنگ مین جاتی
ہنکی مرادین سبہی مین پاتی

از ربط الفت وز شوق وصلت
بنکے جوگنیان سیس نواتی
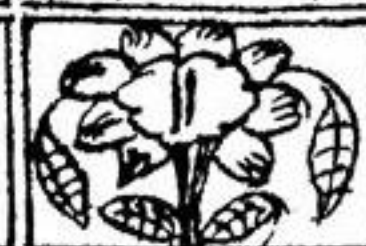
خواجہ سلیمان کرم کرین تو
حافظ پیا کو مین اپنے مین پاتی

شادان و فرحان در بزم جانان
اپنی گرو کی چیری کہاتی

جانان چگویم حال دل من
تا بولے بتیان نا ہیچے پاتی

بے تابی دل پایان ندارد
انکہو نسے دریا اپنے بہاتی

لرزان و ترسان در بزم شاہان
سنکے مین بتیان اونکو سناتی

پہنکے چوڑیان سب سکہین مین
مین بے سہاگن اونکے کہاتی

خطِ غلامی در دست دارم
تری کہاکے کسکی کہاتی

چشتی نظامی فخری کہاکے
اونکی چرن پہ سیس نواتی

عاجز حبیبم یا شیخ ارحم
تمی ہی ہو جیاگے سنگاتی

۱۶۸ ۲

ٹہمری
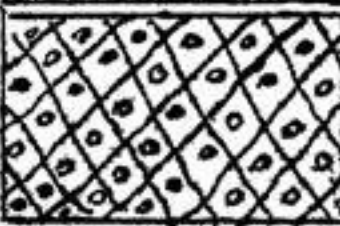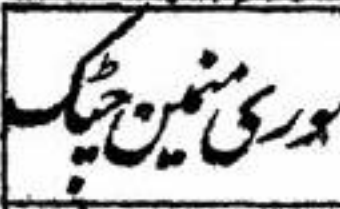
کیسے سنگ پہونچونگی سکہری ندیان گہری بیرن اٹک
فخر کے نور سلیمان تہاری لاگ رہی موری منین چٹک
چار کہونٹ چودیس پہیریٔن حافظ پیا توری بہائی نٹک
ناؤ حبیب کی پار لگادو بیچ سمندر رہی ہے بہٹک
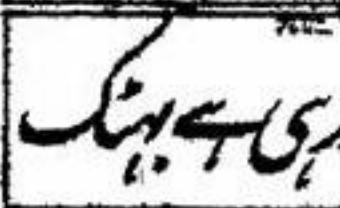
۱۶۹ ۳

ٹہمری

مین توگرسی دہیان لگائی سیکری
شام سُندر کا ابتو درسن

فخر پیا بر پائے سیکری
یا گہٹ مین ہین پائی سیکری

۱۷۰ ۴

بائین حبیب کی پکڑ سیان نے
سیدہی راہ بتائے سیکری

ٹھمری

سگر بے کی ہی ہون دیوانی
نظام الدین کے کنور لاڈلے
بہت دنن سے آس لگ کے

جا کو کہت ہین یوسف ثانی
دولہ بنو ہے فخر جہانی
تمری دوار کہڑ کر ہون نوانی

۱۷۱ ۴

محمد علیشاہ حبیب علی کو
پلائے گیو ہے مد سبحانی

ٹھمری

الست بربکم سنکے سکھیان قالو بلیٰ کی بنسی بجائی

بنسی بجائی سدبسرائی اور توری در پر سیس نوائی

نحن اقرب کہکے سنجی کل شیئ محیط سنائی

وھو معکم اینما کنتم ایسے گرو کی چیری کہائی

سنکی بتیان کچھو نا بولون منہ سے نکلی ہوئی پرائی

شراب طہورہ واسے جو مانگی مدا احمد کی ہمکو پلائی

غیب سے آکے بیچ شہادت وحدت سے در پردۂ کثرت

ڈنکا بجاکے دین نبیؐ کا حبیب علی کو ناچ نچائی

۶ — **ٹھمری** — ۱۷۲

اجمیری رنگ مین رنگ دے چوندریا — واری واری جاؤن پورب کے بسیا

تمری کہاں کے کت گہر جاؤن — مائی باپ ہین نہ ہو کوء بھیا

ہون اوگن کچھو گن نہین مجہ مین
بالاپن سے آس لگا کے
من کی بتیان کسکو سناؤن

تم ہو موری لاج رکھیا
بیٹھہ رہی مین تمری ڈگریا
تم بن کون لے موری کھبریا

محمد علیشاہ حبیب علی کے
لاج رکھیا سُدکے لیو ٗیا ۔

۱۷۳ ۳

ٹھمری

ہو جی مورا بانکا کنہیا رے
جشت نگر کے لاکہن گلیان

واری جاؤنگی توری بلہاری جاؤنگی
او سین سے ڈہونڈ پیا کو پاؤنگی

آن ملے جو حبیب سے اپنے
سنکی ہین بتیان اونکو سناؤنگی

۱۷۴ ۳

ٹھمری

چلو چلو رے سکی دس ڈیس مین جہان پیو کا اپنو درسن ہوے

وہان پیو سوا نہین کوؤ ملو وہان جاگے جو اپنی خود یکو کہوے

کبہی جانت ہون نہ پہچانت ہون ولی دسی مین اوسکو مانت ہون

من موہن صورت ہر گہٹمین وہ تو گرو الگاکے بتادینو موئے

مین تو چیری ہی وہ گرو جی جو **حبیب** کا حافظ مولا ہے

ابہی چاہو تو ایک نجر مین وہ بیرنگ دو رنگو ڈلسے کہوے

۴ — **ٹہمری** — ۱۷۵

پیر خواجہ کے مین بلہاری — دیکہو مرادان میری ساری

سپنے مین آؤ درس دکہاؤ — ابتو سدہ بدہ گئی ہے ہماری

ہمرو پیا اجمیر بست ہے — یون ہی کہت نرناری
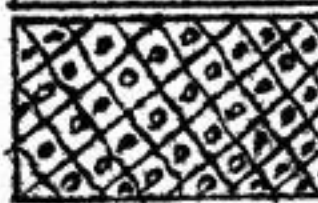
حبیب تہارو نام جپت ہے
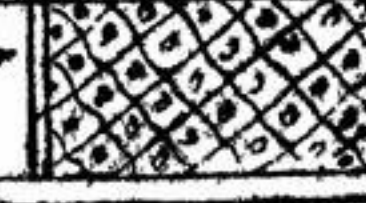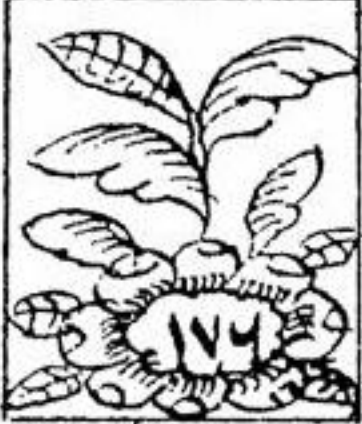
مین توری صدقے مین توری واری
ٹھمری
۱۷۶
۴
تمری کارن بہی ہون دیوانی
لاکہن بتیان تمری سہی ہون
دونو جہان مین پیر ہمارے
مکھڑا دکھا دو یوسف ثانی
ہمرا کہا تم ایک نہ مانی
معین دین اور غوث سبحانی
بائین حبیب کی بیگی پکڑ لو
فخر کے نور سلیمان کے جانی
ٹھمری
۱۷۷
۳
خواجہ محمد علیشاہ پیر تمہارے مین بلہاری
صدقے واری صدقے واری پیر تمہارے مین بلہاری
مین ہون باندی آپکے در کی مین ہون لونڈی آپکے گھر کی

پیر و مرشد خواجہ میری صورت اپنی دکھاؤ پیاری

سر سے اوتار و پیر ہمارے مجکو سنبھالو پیر ہمارے

میرے سر پہ گناہونکی گٹھری کیسی ہے یہہ بھاری

ٹھمری

١٧٨ ۴
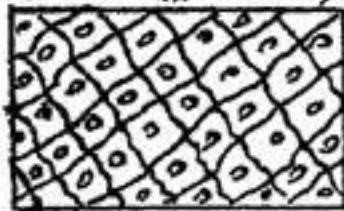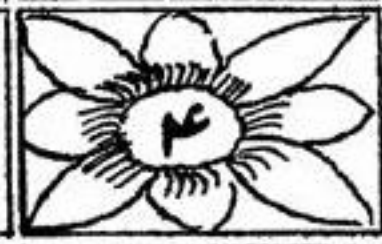
سیاں بولو جی نادریا موری کون لگائے پار

ندیا گہیری بانس نہ بلّی آن پڑی مجے دھار

نادریا موری کون لگائے پار

آن ملو نہین تو جیرا اپین دوگی اور ہونگی گلے کاہا

نادریا موری کون لگائے پار

جبیب گریب کی اج یہی ہر حافظ کے دربار

نادریا موری کون لگائے پار

۱۷۹ — ٹھمری — ۵

سائین ہمارا توسہ والا اوسکے چرن کا ہمکو سہارا

مرشد ایسا ہادی ایسا رہبر ایسا حامی ایسا

کوئی ہوا ہے ایسا نہوگا حق کا پیارا حق کا پیارا

مشکل کشائی شان ہے جسکی حاجت روائے آن ہر جگی

معشوق حق کا محبوب ربکا حسن و ادا مین سب سے نرالا

۱۸۰ — ٹھمری — ۵

ہر گھٹ مین وا کا روپ نرالا ۔ وہ تو اپنا نام چھپائے رے لوگو

حافظ پیا مین سب پیرن ہین ۔ قطرہ مین دریا سمائے رے لوگو

گروا لگائے شدہ بسرائے ۔ وہ تو اپنی چھب دکھلائے رے لوگو

آپ ہی گاوت آپ ہی ناچت ۔ آپ ہی ڈھول بجائے رے لوگو

ٹھمری

١٧٩ — ٥

سائین ہمارا تو سہ والا او سکے چرن کا ہمکو سہارا

مرشد ایسا ہادی ایسا رہبر ایسا حامی ایسا

کوئی ہوا ہے ایسا نہو گا حق کا پیارا حق کا پیارا

مشکل کشائی شان ہے جسکی حاجت روائی آن ہر جگی

معشوق حق کا محبوب ربکا حسن و ادا مین سب سے نرالا

ٹھمری

١٨٠ — ٥

ہر گھٹ مین واکا روپ نرالا
وہ تو اپنا نام چھپائے رے لوگو

حافظ پیا مین سب پیرن ہین
قطرہ مین دریا سمائے رے لوگو

گرو الگائے سدھ بسرائے
وہ تو اپنی جھب دکھلائے رے لوگو

آپ ہی گاوت آپ ہی ناچت
آپ ہی ڈھول بجائے رے لوگو

جو نظام نگر کا نبا دا سی

وہ جگمین حبیب کہاوت ہے

۱۸۲ — ۴

ٹھمری

تیرے سوائے کوئی نہین ہے

رام نام کی سمرن پہیرے

لاجکی ماری کہہ نسکت ہون

مائی باپ ہین نا موکو بہیّا

کوو نہین اب اوسکا لوّیا

سنکی موری کون سنیا

حبیب تہاری بنتی کرت ہی

محمد علیشاہ سُدہ کے رکہیّا

۱۸۳ — ۲

ٹھمری

سیّان موری پکڑلے بیان

حبیب پیلے سے عرجکرت ہی

بیّان پیرون تورے سیّان

اپنی نگر کے تباجے رہتیان

ٹھمری

(۳) (۱۸۴)

کرم کرو اب بندہ نوازا
تم بن کون پار اوتارے
پیر نصیر نے تمکو پکارے
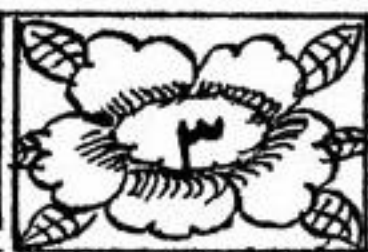
حضرت تم ہو صاحب رازا
اٹک رہت ہے ہمرا جہازا
سیّد محمدؐ گیسو درازا

ٹھمری

(۵) (۱۸۵)

موری پت نرہی سب سکھین مین
نس دن میکا سوجبت نا ہین
اتنی بات من موہن مانو

تمری کارن بی پت پہرت ہون
تمری ڈگر یا تاک رہت ہون
سیس نوائیکی عرجکرت ہون

باہین حبیب کی بیگی پکڑ لو
حافظ پیا توری بیان پرت ہون

ٹھمری

چشت نگر کے رہنے والو
تمری در سکی بہی ہون دیوانی
ندیا ہے گہیری بانس نہ بلے

ہمری یہ بات پیا کو سناؤ
ہان بیگی آؤ ہان بیگی آؤ
ہمری ناؤ دریا پار لگاؤ

بہول بہولیا نمین پڑ گئی سجنی
اپنے حبیب کا باٹہہ بتاؤ
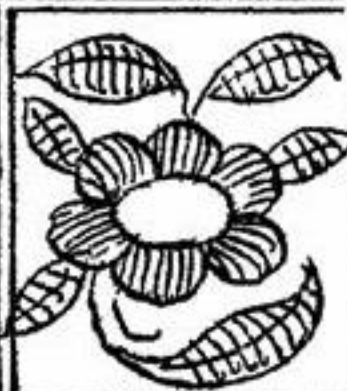
ٹہمری

۷ — ۱۷۶

موکو گروا لگالے سیّان ذرا ہنسکی
فخر پیا کے بہی ہون دیوانی
انکلونی توجیارا ہین دونگی
حافظ پیا کی سنجر کے بیرٖ چہی
چشت نگر کے گہنے ندیان

جوت دکہا جائیو نمین ہنسکی
چشت نگر کے گلین ہین پہنسکی
تمرے چرن پر سیس گو ہکی
موری کلجوا مین رہ گئی ذہکی
باوری ہہی ہو نمین اور ہمین پہنسکی

منکی مرادین سب ہین نے پائی
واکی چرنن پر سیس گوگھسکی
اپنے حبیب کی بات کو مانو
بنتی کرت ہے تم سے ترسکی
ٹھمری
موری گھر آوے چشتی پیارا
خواجہ معین الدین میرے من آؤ
بن درسنکی اب نہین یارا
اپنے نین سے کرونگی نجارا
اپنے حبیب کی عرجکو مانو
بنتی کرت ہے یہ تم سے بچارا
ہوری
حافظ پیاری ہین چیری ہو توری
چشت نگر مین کھیلونگی ہوری
گونا لیگئے پیؤ دواری
موری ٹوٹی لاجکی ڈوری

فخر کے نور سلیمان کے رنگ مین | ذرا رنگدے چوندریا موری

کوئی جا بولو حبیب پیا سے
سیج پلنگ پر بیٹھی ہے گوری

۶ — ۱۸۹

ٹھمری

کہین باغ بنا کہین ویرانا
کہین شمع بنا کہین پروانا

ہر گھٹ مین آپہی رہت من موہن
کہین دیوانا ہے کہین ہی شانا

کہین گرو بنا کہین ہے چیلا
کہین جشن ہو کہیلا کہین ہی میلا

کہین مؤمن ہے کہین ہی ہندو
کہین کعبہ ہے کہین ہے بتخانا

کہین حشمت نگر کو جلکے بسالیو
کہین توسہ والا سلیمان کہالیو

کہین عاشق آپ حبیب کی صورت
کہین جماوت ہی منمین پیو کی مورت

ٹھمری

رُت آئی پیا بن برسنکی
بات کرت ہی موری جیا ترسنکی
محمد علیشاہ سے کوئی جاکہیو
مین تو باوری ہی توہرے درسنکی

چشتی حبیب جب لست نہین موہن
بنتی کرت ہون مین ہرسنکی

ٹھمری

چشت نگر کی ساری کمائی
محمد علیشاہ پیا نے پائی
سیسی مین لکھہ سند چہپ اکی
لیکے بلیان سیس نوائی
نظام الدین محبوب الٰہی
موری نکیجے جگ مین ہنسائی
دن نہین چین نیند نہین ندیا
کس چاتر نے آنکھہ لڑائی
واہو نام کا مالا جپت ہون
جا نگری مین پیا کو پائی

مائی باپ سب چہوڑ کے سجنی | حافظ پیا کی چیری کہائی

حبیب علی کی بات کو مانو
دیتی ہون تم کو فخر دوہائی

جوگی

چشت نگر سے آیا جوگی
پیم کی بتیان سنا یا جوگی

کیسی دہونی لگا یا جوگی
جگ مین دہوم مچایا جوگی

کس جوگن کا جوگ لیا ہے
انگ بہبوت رما یا جوگی

فخر پیا سے پیت لگا کر
نین نیر بہا یا جوگی

محمدؐ علیشاہ نام ہے جنکا
اوسنے ہمکو بنا یا جوگی

حافظ نام کا مالا پھیرا
نام حبیب دہرایا جوگی

افراد ہندی

پنجابی

۳ ۔ ۱۹۳

مینوں آس لگی ہے دل وچ تینڈی

آمورے ڈھولا خبر لے مینڈی
حبیب توں سیانوں کوئی نہیں وسدا

آس لگی ہے دل وچ تینڈی
توں مینڈا صاحب مین تیری لونڈی

ہوری

۵ ۔ ۱۹۴

چشت نگر کی ہی ہونمین چیری
رنگ اجمیری نظامی ہی رنگدری
خواجہ سلیمان تونسہ والی
بتیاں پکڑ کے چھوڑو نہ بالم

پیا ملنگ کھیلوں گی ہوری
چیری ہی ہونمین توری
دو جگہہ مین شرم رکھہ موری
بہوت گئی رہی تھوڑی

بھر پچکاری حبیب کو ماری

١٩٥ — ۴

ساس نندیا کی کا رہی چوری

ٹھمری

توری درسن کو مورا جیا للچائے مان

جو واکے نام کا بہروسا کہت ہی — سنگی مرادان وہ ہی بہرپائی مان

تین برس سے آس رکہت ہون — آن ملونی تو جیا موا جائے مان

سپنے مین دیکھی حبیب کی صورت — رات سیان مورے گہر آئی مان

١٩٦ — ۵

ٹھمری

جاگت جاگت عمر گجاری بن جاگت نہین چین

جا نینن مین پیا بست ہے واکو نیند کب آیوری

پورب پچھم اوتر دکھن ڈہونڈ پہری چودیس

شان محمد علی کی لیکے حافظ نام بتایوری

شاہوری کا جوگ ا وٹھا کے گھر گھر الگ جگا یوری

ٹھمری

۱۹۷ ۳

تمسا ہمکو ایک نہین ہے ہمسے تمکو لاکہہ ہجارہ

جو وا کے دیس کی راہ بتاوے تن من دہن سب اوس پر وارو

حبیب کی بتیان ہرا سے بولو پیر سنگر کی جانیو الو

ٹھمری

۱۹۸ ۵

خواجہ قطب کی آ کی نگر مین سنگی مرادین سب مین بہر پائی

سب کچہہ اپنی فخر کا صدقہ مانگ کے اون سے لے آئی

در پہ کہڑی سارے اولیا اللہ ہوتی ہر کسکی ہا نپہ رسائی

کوئی خالی نہ یہان سے گیا ہر دم مین کرتے ہیں حاجت روائی

سنلے حبیبؔ در پر آدی ہوتی ہے قسمت مین جسکی بہلائی

۱۹۹
ٹھمری
۳
معین الدین پیر چشتی اجمیری تم بڑے گریب نواجا
قطب دین اور گنجشکر موری کیجے مشکل کاجا
نظام دین محبوب الٰہی تم رکھیو موری لاجا
۱۲۰
ٹھمری پنجابی
۴
تم آؤ میرے ڈھولن یار وے
آس لگی ہے مینوں تینڈی
بیاں پرت ہوں منتی کرت ہوں
تم بنگی کھیریا لیؤ مینڈی
مینڈی لیلی تو سانڈا کوئی نہیں وسدا یا
میاں مجنوں یہ کہدا بھر داوی
سائیں گلاں مٹھیاں تینڈی
حبیب پیا نوں دل وچ رہندی
۲۰۱
مبارکبادی
۶

سگر نبی کی مین ملہاری بنڑا بنی کو لی آیا مان

رنگ رنگیلا چھیل چھبیلا ہنس ہنس گروا لگایا مان

ایسے بنے پر ہیرا موتی واروں تن من دہن سب وارے ری

نیہا لگایا سد بسرایا نینا سے نینا لڑایا مان

سب مل دیو آؤ مبارکبادی چشت شہر مین مچی ہے شادی

نظام نگر کی آئی براتی پہولن سیج بچھایا مان

فخر کا نور سلیمان کا پیارا محمد علیشاہ راج ڈولارا

جس سہرے کی حبیب دیوانی دو تو خیر آباد بسایا مان

چانول چھڑنے کے گیت

۲۲ — ۵

حافظ حافظ بول سکے بہنا چانول مین کوٹونگی

محمد علیشاہ پیر کے گھر سے نعمت مین لوٹونگی

آؤ بہنان بہنو گہنان چشت شہر سے لائی ہون

نظامِ دین محبوب کا صدقہ فخر الدین سے پائی ہون

کنگنی کونڈا بہوسا اوسکا ملاؤن نے پائی ہین

کوئی کٹائے چانول فقرا نبی کے در سے لائی ہون

سب سکہیان مل چانول کوٹے اپنی اپنی باری ہے
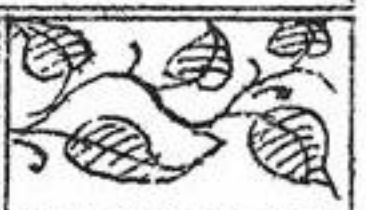
پکی پکائی دیگ لیوے جو مرشد کی پیاری ہے

عشق کا موسل دلکی اوکلی وصل کے چانول ہین پائی ہون
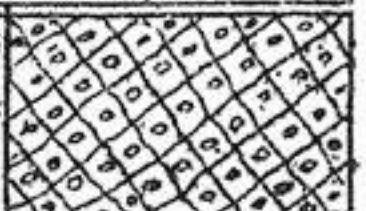
لچھہ پوت سہاگ کا باندہے حبیب سہاگن کہلائی ہون

ایضاً

۲۰۳ — ۵

حافظ پیا کو سب جا دیکھی ہر ایک بستی اور بن مین
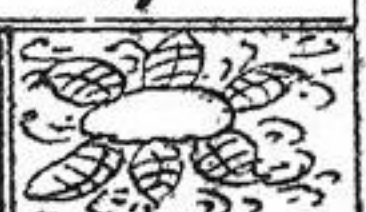
در مین حافظ گہر مین حافظ حافظ مورے آنگن مین

میرا پیارا مجھہ مین آیا نفخت فیہ من روحی سنایا

تن مین حافظ من مین حافظ حافظ موری انکہن مین

ہر جا وہ ہی ہے موجود اوپر نیچے دیکھو خوب

حافظ پورب پچھم مین حافظ اوتر دکہن مین

مکہ مدینہ جا کے آیا چشت کے گہر سے نعمت پایا

آکے خیر آباد بسایا جسکا شہرہ لاکہن مین

پیر سنگڑ سے سب کچھہ پایا محمد علیشاہ نام دہرایا
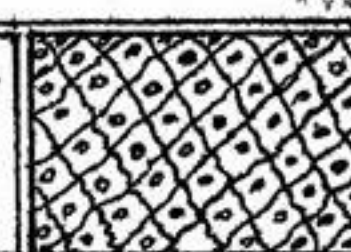
حبیب کو اپنا داسی بنایا کون ہی ایسا جرن مین

٢٤ **دیگر** ٥

چشت شہر مین دہوم مچی ہے دولہ دلہن کو لے آیا

دئی براتی مبارکبادی ہنس ہنس گروا لگایا

چشت شہر اجمیرن دہلی روپ بدلگی آپ ہی آیا

خواجہ حافظ محمدؐ علیشاہ اپنا نام دہرایا

حسن وادامین یوسف ثانی ایسی لہن کون بہانی آیا

چار کھوٹ چودیس پہری مین تجہسا نظرمین نہ آیا

خواجہ سلیمان پیارا بڑا میرے رب سی مجکو ملایا

حوران پریان منجالا کے پھولن سیج بچھایا

اولیاء اللہ غوث و قطب سب متین مانگ بہرایا

عاشق نام حبیب کا رکھ کے اپنا داسی بنایا

۲۰۵ دیگر ۱۱

مجھے پیا کے دیس بہجا مورے بابل
میری بنگی ڈولی لگا مورے بابل

چشت کے گہر جو دیا بالے پن مین
مری دہوم سے شادی مچا مورے بابل

نیرا بدیسی جانت ہو جبت — مجھی تو ہی تو کر کے دیا مورے بابل

اب نا رہون گی بابل تورے گھر مین — مجھے خیر آباد پہنچا مورے بابل

پیا بن میکا چین نہین ہے — مجھے کوئی طرح سے ملا مورے بابل

والف بینہما کا منتر — کسی کامل سے پوچھ سکا مورے بابل

حافظ بنے کو بلا مورے بابل — سیج پلنگ پہ بٹھا مورے بابل

کوئی ٹونا ٹامن جنتر منتر — مجھے پیا ملنکا بتا مورے بابل

موری حکومت مولا رکھے — سائین کے گھر مین سدا مورے بابل

بہت دنن بچ پیا گھر آئیلو — باندھ بیٹی سے ٹہہا مورے بابل

غزلیات فارسی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف تاء فوقانی

۲۰۶ ۵

نگاہم از نگاہِ یار شد مست
دلم از دیدن دلدار شد مست

خراماں چون گذشت آن غارت ہوش
سر ہر کوچہ و بازار شد مست

ز بوی زلفِ عنبر بوی پرخم
اسیر الفتِ دلدار شد مست

ز چشمِ مستِ آن ساقیِ گل فام
چہ بیکش صوفی و دیندار شد مست

کرم فرما مرا این نیست طاقت
حبیب از فرقت بسیار شد مست

۲۰۷ ۹

نظام الدین نظام اہل دین است — که محبوب الٰہی بالیقین است

محمد ابن احمد نام نامیست — بلا شک رحمة للعالمین است

چه سلطان المشائخ سرور دین — برائی خرقه پوش حبل المتین است

به محشر گل بن شادی کند گل — درین غم بلبلت زار و حزین است

شهِ اصحاب تمکین اہل تلوین — و لا معشوق رب العالمین است

تعالی الله بدہلی روضهٔ پاک — که رشکِ آسمان فوق زمین است

شوم قربان آن قبر مطهر — که در دل آرزوئی من همین است

بحمد الله ز خلفائے طریقش — سلیمانِ زمان و فخرِ دین است

ترحم بر حبیب چشتی دل کن — غلام حافظ دنیا و دین است

ردیف حال مهمله

کار دیگر مرا چہ کار آید
اشتیاق ست این کہ یار آید

موسم گل رسید اے بلبل
بے گل من چہ خوش بہار آمد

خال و زلف تو دانہ و دام است
مرغ دلھا باضطرار آید

یافتم جرعۂ ز جام لبش
بر زبان شکر بار بار آید

آمدم بر درت محمد علے
کہ نہال دلم ببار آید

فخر دین است اینکہ بر قدمش
جان و ایمان اگر نثار آید

۶
بیقرار است اے حبیب حبیب
جز در تو چہ جان قرار آید
۲۰۹

بدانائے عالم کہ ہرگز نبود
تغیر از وجود تو دیگر وجود

ظہور من شش جہت نام من
بہر جا نمازم بہر سو سجود

کہ خود دیر و کعبہ مکان منست
ہمہ جلوۂ خویش کردم نمود

دلا غیرِ خود را چو دانی کہ نیست
درِ علم حق بر تو خواہد کشود

اگر ہستی خویش فانی کنی
ترا جلوۂ یار خواہد نمود

۲

بدیر و حرم چون فشردم قدم
حبیب او در آمد بچشمِ وجود

۲۱۰

نبود و نبود و نبود و نبود
بغیر از وجود تو دیگر وجود

ظہورش و شش جہت شد علم
معمائے نغز این کہ دانا کشود

قبا گشت چون دامن غیرت
ہانا کہ از رازِ پردہ کشود

اگر از وجود خودت بگذری
خدا را بہ بینی بچشم شہود

گہے جلوہ در داد مجنون صفت
چو لیلی گہے عقل و دین در ربود

گہے قیس و فرہاد گشتم حبیب
گہ لیلی شدہ مس دل خود ربود

۲۱۱ — ۷

ردیف راء مهمله

فریادرس و یاورس خواجه سلیمان دستگیر
جز تو ندارم هیچکس خواجه سلیمان دستگیر

تو دستگیر بیکسان تو چاره بیچارگان
فیض تو من دارم هوس خواجه سلیمان دستگیر

این بنده پابند را جز درگهت مأمنی نی
در کار من لطف تو بس خواجه سلیمان دستگیر

ای ساقی اینجا یک قطره از بحر عطا
افشان برین ناچیز خس خواجه سلیمان دستگیر

ای تو سلیمان نشان من همچو مور ناتوان
رحمی بحالم یکنفس خواجه سلیمان دستگیر

ملک و ملک جن و بشر وابسته فرمان تو
سیمرغ پیش تو مگس خواجه سلیمان دستگیر

حفظ شما در دو جهان حافظ شود در هر زمان
دارد حبیب این ملتمس خواجه سلیمان دستگیر

۲۱۲ — ۴

ردیف زاء معجمه

حضرت شیخ المشایخ خواجه بنده نواز
بر درت سجده کنان گویم بصد عجز و نیاز

دین و دنیا دولت و ایمان با عیش و سرور
کن عطا بہر خدا ای صاحب ناز و نیاز

رحم کن ای دستگیر اینجہان و آنجہان
کن کرم سید محمدؐ حضرت گیسو دراز

با این حبیب خستہ تن جان تباہ نامہ سیاہ
ورد قرآن زابدہ توفیق با روزہ نماز

۴ ۲۱۳

دلم محو جمال یار امروز
تنم مشتاق آن دلدار امروز

ہزاران مست صدہا بیقرارند
ز چشم نرگسین بیمار امروز

بزم چشتیان ہر سو دویدم
شدم مست خمار یار امروز

ترحم بر حبیب خستہ دل کن
طفیل حیدر کرار امروز

۵ ۲۱۴

ردیف شین

دوش از پیر خرابات بیامد در گوش

نوبہار آمد و گل چتر زد و بادہ بنوش

بادۂ الفت جاناں نہ اگر پیمائے
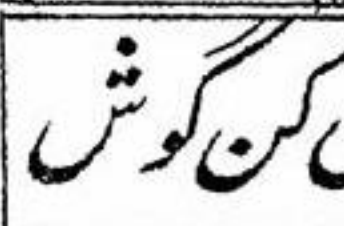
راز را از لب پیمانہ مکن گل کن گوش
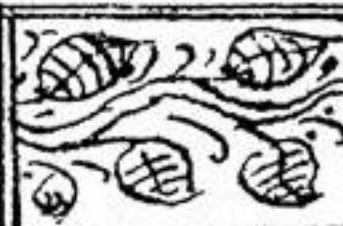
نیستم قاضی و ہم محتسب و زہد پرست
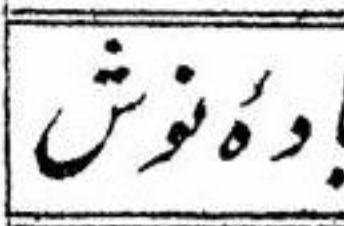
ہاں خراباتی و رندم نہ فقط بادۂ نوش
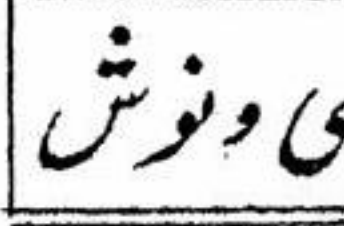
گر بجواہی کہ بکف دامنِ شاہی آری

خرقۂ فقر بہ تن ساز بیا نگ نہی و نوش
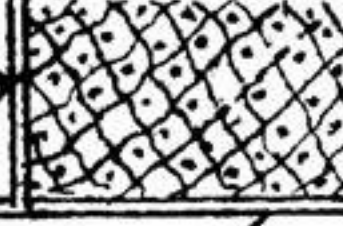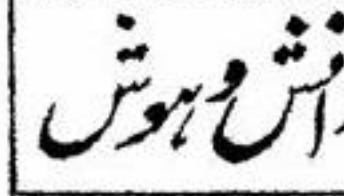
لطف کن سوئے حبیب و ز جفا شانہ مپیچ

یک نگاہِ تو ربودہ دل و دین دانش و ہوش

۲۱۵ ردیف لام ۱۰

نبیٔ کریم رسولِ خلیل

رؤف رحیم عزیز جلیل

هو الله جمیل محب الجمال | لقاء الخلیل شفاء جلیل

اگر مشکلی پیش آید ترا | فقل حسبی الله نعم الوکیل

مرا نام پاک تو یا مصطفی | که حصن حصین است وظفر جلیل

بغیر از وصال تو احوال من | مریض مریض علیل علیل

دوای دل دردمندان توئی | فانی علیل علیل علیل

تو عین تجلی تو اظهار حق | تو صاحب جمالی تو حسن جمیل

تو انسان کامل مجمع صفات | فانی غریب رذیل ذلیل

اگر تارک دو جهانت شوی | بگویم عقیل عقیل عقیل

حبیبا بعشق محمد علی | فانی قتیل قتیل قتیل

۱۰ — ## ردیف میم — ۲۱۶
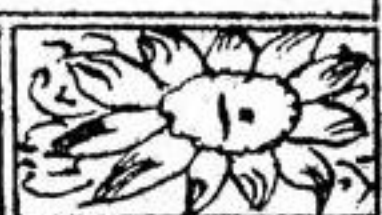
السلام ای تاجدار ملک وحدت السلام | السلام ای والی اقلیم کثرت السلام

السلام ای مجمع کل انبیاء و اولیا ‌ ‌ ‌ السلام ای مرجع کل اتقیا و اصفیا

السلام ای چارهٔ کل دردمندان السلام ‌ ‌ ‌ السلام ای حاجت کل مستمندان السلام

السلام ای جملهٔ ازواج نبوت السلام ‌ ‌ ‌ السلام ای آل و اصحاب رسالت السلام

السلام ای رحمت عالم برای مرتضی ‌ ‌ ‌ رحم فرما از برای فاطمه خیر النساء

السلام ای چار یاران نبوت السلام ‌ ‌ ‌ السلام ای باریاران رسالت السلام

یا ابوبکر و عمر عثمان و حیدر السلام ‌ ‌ ‌ حضرت زین العبا باقر و جعفر السلام

السلام ای ساکنان شهر شبر السلام ‌ ‌ ‌ والصلوٰة الله علیکم دایما ذاک المقام

صد سلام ای طبع روشن زنده خاطر خفتگان ‌ ‌ ‌ السلام ای شمع نور افشان بزم قدسیان

۷
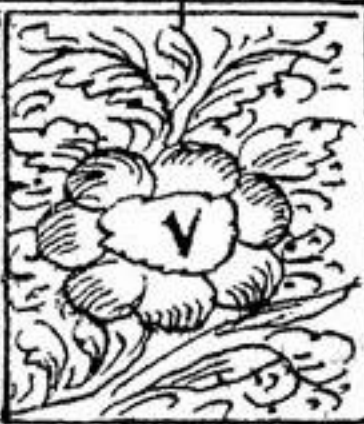
حضرت قطب المدینه شیخ یحیی السلام

رحم کن بر این حبیب ناتوان تشنه کام

۲۱۷

چشم را دریاد حشمت اشک ریزان میکنیم ‌ ‌ ‌ دل بسودای سر زلفت پریشان میکنیم

طاعت صد ساله ام یک گردش چشمت ببود
نقد جان را نیز اکنون نذر ترکان میکنم

در خیال عارض گلرنگ آن سیب چمن
سینه پر داغ را رشک گلستان میکنم

نیست غم از داغهائے سینه و سوز جگر
گر ز باغ حسن وے یک گل بدامان میکنم

هر سحر گه از برائے چاک کردن در جنون
وام از یاران خود یک دو گریبان میکنم

خضر فرخ پی ندارے لطف از من دریغ
مورم و قصد قدمبوس سلیمان میکنم

۲۱۸

مطمئن شو ای حبیب از شر دشمن نیست باک
شاه خیر آباد را من خضر ایمان میکنم

۶

عشقت از ماه و سال میدارم
آرزوئے وصال میدارم

خرقه کن خرقهٔ جدائی را
بے تو از بس ملال میدارم

کن مدد خواجهٔ محمد علے
بار عصیان کمال میدارم

تا فتد پرتوئے ز عکس رخت
دل سجنجل مثال میدارم

پر گناہم بہ بند صورت عفو | صورت انفعال میدارم

پیش لطف حبیب نیست مجال
گرچہ فکر محال میدارم

۵ — ۲۱۹

در آرزوی وصلت میگریم و میرقصم | وز جاذبہ فرقت میگریم و میرقصم

در دائرہ کثرت جز یار نمی بینم | وز جوش می وحدت میگریم و میرقصم

واللہ یکے دانم باللہ یکے خوانم | چون دیدہ بہر صورت میگریم و میرقصم

در کثرت ہو ہو مہ از وی نشدم غافل | نی نی سبب غفلت میگریم و میرقصم

با ساقی مہ روی حقا چو حبیبا می
حقا کہ ازین فرحت میگریم و میرقصم

۶ — ۲۲۰

غریبم عاجزم مسکین گدایم | بنام چشتیان از دل فدایم

گہے بیمار دار درد مندم | گہے چون دردمندان می نمایم

گہے دریا گہے ساحل گہے موج
گہے در وجد و حالت مست و مدہوش
گہے حسن مقید گاہ مطلق

گہے من وصل وگاہے جدایم
گہے رقاصم وگہ مے سرایم
بشکل خود اسیرم مبتلایم

۷

گہے دل دادہ بیچارہ حبیبم
گہے محبوب با ناز و ادایم

۲۲۱

غلام خواجۂ بندہ نوازم
گہے در بتکدہ چون بت پرستم
گہ ابن الوقتم و گاہی ابوالوقت
گہے در میکدہ ہستم سیہ مست
گہے در کسوت صورت پرستان
گہے باران گہے ابرم گہی برق

سگ کوئے شہ گیسو درازم
گہے در کعبہ در بند نمازم
باوصاف جمال خویش نازم
گہے رندم گہے از پاک بازم
گہے معنی شناس و سرفرازم
گہے طوفان گہے اندر جہازم

گهی دریا گهی ساحل گهی موج
گهی من اصل وگاهی جدایم

گهی در وجد و حالت مست و مدهوش
گهی رقاصم وگه می سرایم

گهی حسن مقید گاه مطلق
بشکل خود اسیرم مبتلایم

گهی دل داده بیچاره حبیبم
گهی محبوب با ناز و ادایم

غلام خواجهٔ بنده نوازم
سگ کوی شه گیسو درازم

گهی در بتکده چون بت پرستم
گهی در کعبه در بند نمازم

گه ابن الوقتم وگاهی ابو الوقت
باوصاف جمال خویش نازم

گهی در میکده هستم سیه مست
گهی رندم گهی از پاک بازم

گهی در کسوت صورت پرستان
گهی معنی شناس وسرفرازم

گهی باران گهی ابرم گهی برق
گهی طوفان گهی اندر جهازم

ید الله فوق ایدیهم بود سر — که زیر دست پیران هست دستم

۷ — ۲۲۴

حبیب الکل فی الکلیست ثابت
همه اسرار حق در خویش جستم

رسیده کاسهٔ پیری می بدستم — ازان رو جام رسوائی شکستم

ازان روزی که در دل عشق آمد — بغیر از قاصدی نامه فرستم

کشیدم سجده پیش طاق ابرو — بیاد کعبه رو احرام بستم

بدست ساقی کن جرعه خوردم — من آن مستم که از روز الستم

همه عالم گواه هستی اوست — اگر لب وا کنم من نیز هستم

زدو خط اهل کسوت بخیه بر لب — زدم از فکر این و آن برستم

۶ — ۲۲۵

حبیب از اولین پابند عشقم
مسلمان نیستم نے بت پرستم

بندِ خودش از ہمہ بگسیختم | در سرِ زلفِ تو دل آویختم
شیر دلان سخت فروماندہ اند | لاف ز عشقت چہ زنم کیستم
خلعت ہستی تو در بر رسید | فاش بگویم کہ ازان زیستم
تخم ہوائے تو بکشت دلش | از تہِ دل روز ازل ریختم
جز بوجود تو وجودی کراست | ہست چگویم کہ خودش نیستم

۷

کف بگریبانِ وصالش زدم
رشتہ حبیب از ہمہ بگسیختم

۲۲۶
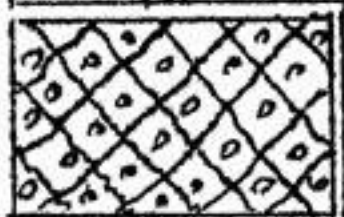
ای شاہ عالم جانمن در عشق تو دیوانہ ام
گاہے نظر بر من فگن در عشق تو دیوانہ ام
عاشق شدم بر روی تو افتادہ ام در کوے تو
بگذاشتہ حبّ الوطن در عشق تو دیوانہ ام
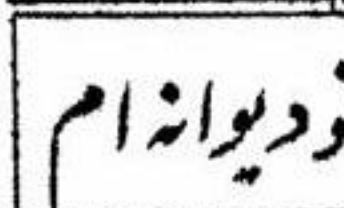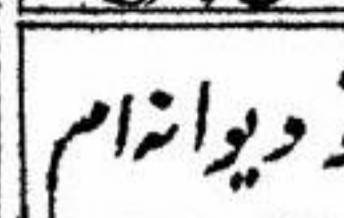
مصحف رخ نیکوئے تو طاق حرم ابروئے تو

نظارہ ات سیر چمن در عشق تو دیوانہ ام

ای جان من جانان من در دل بیا سلطان من

خالیست بے تو انجمن در عشق تو دیوانہ ام

من در فراقت چون شدم دیوانہ و مجنون شدم

صد پارہ دارم پیرہن در عشق تو دیوانہ ام

رویت چو گل اندر چمن وآن قامتت سرو روان

مانند بلبل نالہ زن در عشق تو دیوانہ ام

گفت آن طبیب جان بگو درد دیگہ داری در نہان

گفتا حبیب خستہ تن در عشق تو دیوانہ ام

۹ ماہ در طشت آب مے بینیم | بحر را در حباب مے بینیم ۲۲۷
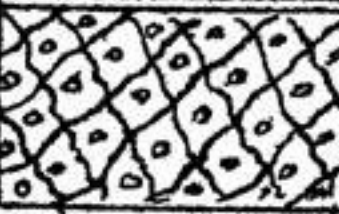
ہست چون یار ہاست ہر جائی | عاشقان بے حساب می بینم
چون یکی گشت خواب و بیداری | ہمہ در عین خواب می بینم
چون بہر ذرۂ نظر کردم | شاہدِ بے نقاب می بینم
آفتابِ حقیقت احدے | ہمہ جا بے حجاب می بینم
عاشقانِ جمالِ مطلق را | سینہ مثلِ کباب مے بینم
صوفی و مطرب و غزلخوان را | ہان بچنگ و رباب می بینم
مفتخر شو بحبِّ آلِ نبی | کاندرین فتح باب می بینم

۸ عشق و عاشق محبّ و حب حبیب ۲۲۸
در سوال و جواب می بینم

روی خوشت دیدم و نگریستم | ہان دل خود را بتو آویختم
دعوۂ عشقت چہ زنم چیستم | کیستم و کیستم و کیستم۔

گوش چو گردید بسویم نگار
نقش بدیوار شدم شیفتم

بود نه در رشتهٔ مریم مسیح
دست بدامانِ تو آویختم

گرد سرایت اثر زندگیست
زیستم و زیستم و زیستم

تخمِ محبت بزمینِ دلم
ریختم و ریختم و ریختم

جز بوجود تو کسی نیست نیست
نیستم و نیستم و نیستم

۶ — ۲۲۹

گردچو نظارهٔ بروے حبیب
شیفتم و شیفتم و شیفتم

اگرچه ساقیا من دلق پوشم
بده جامی که تا خرقه فروشم

نه قاضیم نه مفتیم نه عالم
خراباتِ جهانم میفروشم

حدیث حسن حافظ را چه پرسی
بیک نظاره اش گم کرده هوشم

مبره هیبت تقیید و اضافات
خداوندی که او آورده جوشم

که الفقر اذا تم هو الله	صدا از غیب این آمد بگوشم

مدد العشق فی حال حبیب
فانظر حسبة الله خروشم

ردیف نون

در دلم کوی اوست خانه نشین	رو تو فردوس بر کرانه نشین
دلبر ما بد لبری همه	در دل ماست دلبرانه نشین
سالها بی تو آفتاب خورم	مهر کن ماه یک زمانه نشین
ای سلیمان فخر انس و جان	دل بدرگاه تست خانه نشین
محفل عاشقی است ای ساقی	پرده بردار و دلیرانه نشین
تار بند خودی شوی آزاد	بر در یار بیخودانه نشین
بر در حافظ آی بنده صفت	بعد از آن خیز و خواجگانه نشین

۶ — ۲۳۱

چون خدا امید حبیب ترا
بزل در ساز و شادمانہ نشین

ہست محبوب خدا فخر الدین | درة التاج ولا فخر الدین
از یدت شان ید اللہ ظاہر | دستِ تو دستِ خدا فخر الدین
من کہ آلودۂ عصیان ہستم | رحم کن بہر خدا فخر الدین
متصف با ہمہ اوصاف الہ | بخدا شان خدا فخر الدین
سر زد از ہمت عالی یکسر | ہست اللہ نما فخر الدین

۱۲ — ۲۳۲

نظرے کن بہ حبیب نالان
خبر تو کس نیست مرا فخر الدین

سید الاولیا معین الدین | سند الاصفیا معین الدین
جانشین جناب پیغمبر | خلف مرتضی معین الدین

نام پاک تو حرز جان منست — درد دل را دوا معین الدین

بادشاہِ زمان و اہل زمین — سرورِ اصفیا معین الدین

از غم بندو کاهش و رنجش — ساز ما را رہا معین الدین

تاج عرفان گدائے راہ حبشی — یا حبیبِ خدا معین الدین

بدرت عاشقانہ پا کوبم — شد دلم مبتلا معین الدین

کن بحق محمد عربی — یک نظر سوئے ما معین الدین

فخریان یافتہ خدا از تو — یافتم از خدا معین الدین

ہست ہند الولی عطائے رسول — نامِ پاکِ تو یا معین الدین

نیست اندوہ و غم مریدان را — اے معین جزا معین الدین

۹

چارہ این حبیب بیچارہ
ساز بهر خدا معین الدین
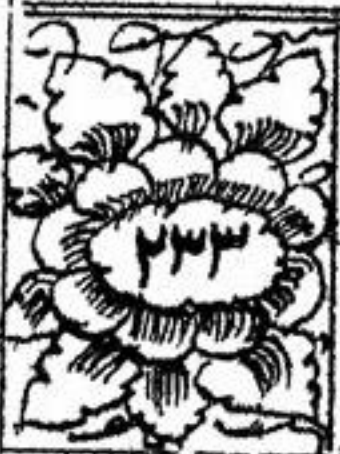
یا معین الدین چشتی بادشاہ صوفیان
سالک راہ طریقت ہادی کل گمرہان

خود توئی کعبہ توئی قبلہ توئی قبلہ نما
خود توئی حاجی مطوف سجدہ گاہ عارفان

خود توئی عاشق توئی معشوق و محبوب خدا
خود توئی رشک گلستان غنچہ و توئی باغ جنان

خود توئی انسان کامل جامع جملہ صفات
خود توئی نور و تجلی گشتہ پنہان و عیان

خود توئی معشوق یزدان ازانکہ حق دادہ خطاب
وز جبین پاک تو ہذا حبیب اللہ عیان

یا فتی قطب المشائخ خوش خطاب از مصطفیٰ
مرکز پرکار وحدت خلوتی لامکان

خود توئی ابن علی یا خواجہ ہند الولی
یک نظر سوئے گدا کن والی ہندوستان

خواجہ عثمان ہرونی گفتا ترا ترغیب فقر
فخر گر بر فقر داری میسزد خوشا زمان

آن آفتاب حسن بایوان بر آمده
فی فی مسیح ز طوطی پران بر آمده

انگنج مختفی بظهور جمال خویش
آن واجب الوجود بامکان بر آمده

ای فخر دین محب نبی چو شدی عیان
کز جلوهٔ تو نور سلیمان بر آمده

شان محمد است علی نام پاک تو
حقا که حق بصورت انسان بر آمده

۸

گاهی حبیب خسته و گاهی طبیب دل
گه خضر و گاه موسی عمران بر آمده

۲۳۵

شوریدگان حضرت چشتیم آه آه
دیوانگان اهل بهشتیم آه آه

کردیم یاد او در دل خود صد هزار بار
بی قید یک نامه نوشتیم آه آه

هر دم طواف کعبهٔ ابروی او کنیم
ما روزه و نماز بهشتیم آه آه

کردیم آه و ناله و در جوش بحر اشک
ما آب و گل ز عشق سرشتیم آه آه

جنت وصال یار جهنم فراق اوست
در آتش فراق بکشتیم آه آه

ما را بزہد و تقوی طاعات نیست کاری
در یاد او ز جملہ گذشتیم آہ آہ

سوز و گداز و عشق و محبت بذوق و شوق
اندر زمین دل ہمہ کشتیم آہ آہ

۲۳۶

گاہ در جواب خویش نگفتی دعا سلام
ای صد ہزار نامہ نوشتیم آہ آہ

۵

ردیف یای تحتانی

بت من بی نیازی جان گدازی
کہ مے آید نظر ہردم نیازی

کنم سجدہ میان طاق ابرو
درین مسجد ادا کردم نمازی

رخت چون ماہتاب و مہر طلعت
قیامت قامتی فتنہ طرازی

بت نکتہ نوازی نکتہ چینی
کہ حسنش دل فریبی جان گدازی

۲۳۷

حبیبم لیکہ در عشقت اسیرم
بنام آن خدائے کارسازے

۷

ختم مرسل محمدؐ عربی
ابطحی ہاشمی و مطلبی

گفت خالق ترا روف رحیم
رحمۃ العالمین چہ خوش لقبی

چون نہ نازیم ما سیہ کاران
شافع روز حشر بی سببی

نام پاک تو حرز اہل یقین
دافع الہم رافع الکربی

گفت حق از برای است تو
سبقت رحمتی علی غضبی

از عبادات سالہا اولی است
گر پسندے یکی ز بے ادبی

کن بحال حبیب بیچارہ
نظرے یا قریشی النسبی

۱۰

۲۳۸

بے لطف کنی نہ غمگساری
مردم بہ غمت ز بیقراری

گاہے نکنی بمن نگاہے
ہر چند نمودم آہ و زاری

اندر سرت عمر من بسر شد
تا کی صنما بانتظاری

نے قاصد و نامہ نے پیامے | قربان تغافلم کہ داری

ارنی تو بگو کہ لن ترانی | کی تاب جمال یار داری

مرہم نہ نہی چو بر دلِ من | بیچارہ دلم چرا فگاری

ما سجدہ کنیم پیش آن بت | زاہد تو نماز اگر گذاری

حال دل خستہ چون دہم شرح | خون شد دل من بانتظاری

جانا نہ بیا کہ جان بلب شد | در ہجر تو گل شدست خواری
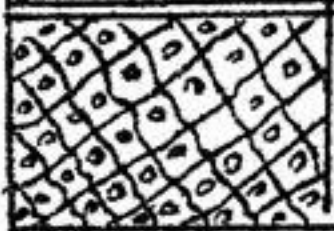
شاہ ولایت بحر ہدایت فخر کرامت لحمک لحمی
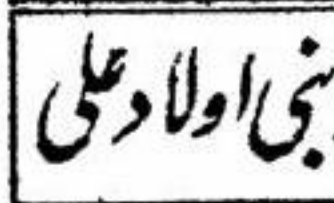
آن خم ابرو دیدۂ جادو چہرۂ گلرو بینم یارب

شوقی لقاک روحی فداک ارحم حسنی خیرآبادی
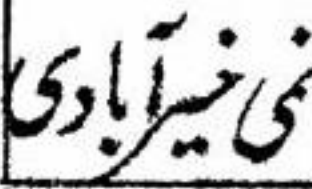
ہجر تو ایجان سوختہ جانم وصل تو بخشد آب حیاتم
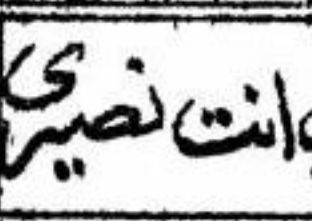
نحن مریض انت طبیبی نحن غریب انت نصیری

بادل نالان دیدۂ گریان در سر تو سر گردانم
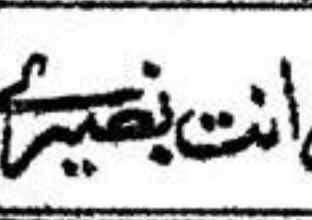
نحن حبیب انت محبی کیف بحالی انت بصیری

حضرت قطب المشایخ خواجہ سید الولی
فاش میگویم توئی ابن علی ابن علی

شیر صحرائی طریقت شاہباز معرفت
فی الحقیقت تو شبیہ شہسوار دلدلی

انتسابش قربتش با مرتضی شد مقترن
وصف پاکت می سزد گویم اگر نادعلی

ذکر میگوید حمد ذاکران ہر صبح شام
بردرت سر خفی اخفی و قلبی و جلی

هر کہ از چشتی کند بیعت بہشتی میشود
شد حبیب خستہ را اینک ندا از ہر ولی
خمسجات فارسی
۲۶
۵
عشق تو رہنمائے حریم جمال تست
بعد از فنائے خویش کہ این غنچہ میشگفت
در دیگہ داد دولت دائم بدست مفت
چو روح در نظارۂ فنا گشت این بگفت
نظارۂ جمال خدا جز خدا نکرد
خمسہ
۲۴۲
۵
در یاد تو مستان ازل مدہوشند
از عاقبت کار ہمہ بے ہوشند
چون بادہ ز مستی تو ہر دم جوشند
ما میکوشیم و دیگران میکوشند
تا بخت کرا بود کرا خواہد دوست

مخمس

۲۴۳ — ۱۰

سیدی مرشدی و مولائی
کہ بہ حسن و جمال یکتائی
برمن خستہ رحم فرمائی
اے بسا شیرگان ترا آہوست
اے بسا دردگان ترا داروست

ہے بہت دل پہ میرے رنج و تعب
جلد پورا کرو میرا مطلب
کیجیئے حاصل مرادین میری سب
اے بسا شیرگان ترا آہوست
اے بسا دردگان ترا داروست
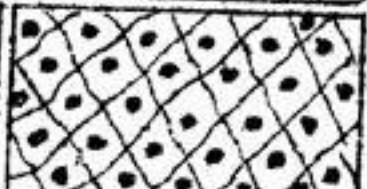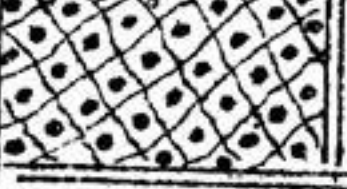
اندنوں ہون قتیل و خوار و حزین
اور پریشان حال و دل غمگین
میرا تیرے سوا اُٹھ کوئی نہین
اے بسا شیرگان ترا آہوست
اے بسا دردگان ترا داروست

یا محمد علی امام زمان
تیرا در چھوڑ کر مین جاؤن کہان

میرے اس درد کی کرو درمان | ای بسا شیر گان ترا آہوست

اے بسا درد گان ترا داروست

رحم کر مجھپہ ابن بنت رسول | اے ہند الولی عطائے رسول

عرض حاجت غلام کی ہو قبول | اے بسا شیر گان ترا آہوست

اے بسا درد گان ترا داروست

تم بلاشک نبی کے نائب ہو | ہو نمین فریاد داد کو پہونچو

دور سب دشمنو نکو میری کرو | اے بسا شیر گان ترا آہوست

اے بسا درد گان ترا داروست

مین پریشان ہون شیخ حاضر باش | سخت حیران ہون شیخ حاضر باش

سینہ بریان ہون شیخ حاضر باش | اے بسا شیر گان ترا آہوست

اے بسا درد گان ترا داروست

درپڑی کی میرے رکھو اب شرم
شاہ تاکے یہ مجھ پہ ظلم وستم
دو جہان سے کرو مجھے بے غم
اے بسا شیرگان ترا آہوست

اے بسا دردگان ترا داردست

عاجز و ناتوان و خستہ حبیب
ایسے بیمار کی تمہی ہو طبیب
تیرے در کا غلام ہے وہ غریب
اے بسا شیرگان ترا آہوست

اے بسا دردگان ترا داروست

اب عدو کر رہا ہے ظلم وستم
دور کر میرے سب درد والم
تیرے بندہ پہ مرشدِ عالم
اے بسا شیرگان ترا آہوست

اے بسا دردگان ترا داروست

رباعیات فارسی

انت سید انت حافظ انت پیر — انت یا شیخ المشایخ دستگیر

انت مولائی ندارم ماسواک — جز درِ پاک تو یا روشن ضمیر

رباعی

۲ — ۲۴۵

ای امام دو جہان حضرت حیدر مددے — نائب مملکت ختم پیمبر مددے

عاجز و بندۂ مسکینست حبیب گیتی — بہر اصغر مددے وازپے اکبر مددے

رباعی

۲ — ۲۴۶

اخی مصطفی بابا مدد کن — جنابِ مرتضی بابا مدد کن

بحالِ این حبیب دل شکستہ — بیا بہرِ خدا بابا مدد کن

رباعی

۲ — ۲۴۷

ایحافظ ہادی حق آگاہ مددے — وی وارث مرشدان فریجاہ مددے

برحال حبیب ناتوان و خستہ — للہ مددے شیئاً للہ مددے

٢ — رباعی — ٢٤٨

کجا رفیق کجا ہمدمی کجا خویشی
کہ در طریق ادب کس ندارد اندیشی
نگرد گاہ نگاہی صنم بزاری او
خطا چہ کرد حبیب کمینہ دلریشی

٢ — رباعی — ٢٤٩

علی شیر خدا با ما مدد کن
جناب مرتضیٰ با ما مدد کن
ہمین گوید حبیب ناتوانان
علی موسیٰ رضا با ما مدد کن

٢ — رباعی — ٢٥٠

از رخ نقاب کن یعنی ترا بہ بینم
سویم نگاہ افگن یعنی ترا بہ بینم
ای شیخ ہر دو عالم بر گور من چو آئی
شادیست بعد مردن یعنی ترا بہ بینم

٢ — رباعی — ٢٥١

ای راہ نما بحق خدا راہ نما
راہی بنما چونکہ توئی راہ نما

تک کے این حبیب دل گمراه بنالد | عالم همه گویند ترا راه نما

رباعی

۲ — ۲۵۲

واقف اسرار شیخی رهنمای طالبان | در جهان کس نیست حبا چون محمد چون علی

حال خود را با که گویم با که گویم حالِ خود | داشتم ملجا و ماوا چون محمد چون علی

اشعار

۲ — ۲۵۳

اِنِّي حَبِيبٌ مَالِي سِوَاكَ | يَا شَيْخُ اَعْظَمُ رُوحِي فِدَاكَ

اُنْظُرْ اِلَيْنَا فِي كُلِّ وَقْتٍ | اِرْحَمْ عَلَيْنَا فِي كُلِّ حَالٍ

شعر

۱ — ۲۵۴

ما پیر خدا و مصطفی را | دانیم یکی نه فرق اصلا

شعر

۲۵۵

هر چه که می بنگرم در نظرم هست دوست | نیست کسی غیر حق فاش بگو اوست اوست

۱ **شعر** ۲۵۶

ہفتاد و ہفت سالہ و دہ ماہ و نہ روز ۔ سن شریف خواجہ محمد علی ستائین

۱ **شعر** ۲۵۷

ایکہ فرزند جناب مرتضی مولا توئی ۔ یا معین الدین چشتی سرورِ اعلیٰ توئی

۱ **شعر** ۲۵۸

ای شیخ ہر دو عالم نظرے کنی بحالم ۔ من ذرۂ کمینہ تو نور کبریائی

۱ **شعر** ۲۵۹

جانمن زود بیا دیدہ بزیر پایت ۔ بردلم شور لب خندہ لبسر سودایت

۱ **شعر** ۲۶۰

دنیا خواہم از تو نہ عقبیٰ طلبم ۔ اے یارِ خدا از تو ترا می طلبم

٢٦١ شعر ١

چشم رحمت بکشا کن نظرے شاہانہ | لطف کن لطف کہ بیگانہ شود دیوانہ

٢٦٢ شعر ١

حبیبا بہر سو دیدم بسے | ندیدم بغیر از تو دیگر کسے

تمت

در مطبع مخدومی المرتضوی واقع بندر بمبئی درماہ

صفر المظفر سنہ ١٣٠٩ ہجری النبوی

صلے اللہ علیہ وسلم طبع شد.